ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

کا

مفتی اعظم نمبر

جمادی الاول ۱۴۰۲ھ مطابق مارچ 1982ء

www.muftiakhtarrazakhan.com

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

/makhtarraza1011

ماہنامہ اعلیحضرت بریلی شریف

مفتیٔ اعظم نمبر

جلد ۲۲ | جمادی الاول ۱۴۰۲ھ مطابق مارچ ۱۹۸۲ء | شمارہ ۳

چیف ایڈیٹر

مولانا ریحان رضا خاں رحمانی سجادہ نشین و متولی خانقاہ رضویہ بریلی شریف

معاون ایڈیٹر

محمد سعید جیلانی کانپوری

سالانہ: ۱۸/- | فی کاپی نمبر: ۳/-

شرح خریداری

برطانیہ، افریقہ، امریکہ، ناروے، آسٹریلیا، عرب ممالک، برما، لنکا، ہالینڈ
قطر، دوبئی، بنگلہ دیش اور پاکستان کیلئے ہوائی ڈاک سے
۶۲/- روپے۔ بحری ڈاک سے ۳۸/- روپے

برانچ آفس ماہنامہ اعلیحضرت 99/233B نالہ روڈ کانپور

دفتر اشاعت و انتظام خریداری، رقوم روانہ کرنیکا پتہ
ماہنامہ اعلیحضرت محلہ سوداگران بریلی شریف

مولانا ریحان رضا خاں پرنٹر و پبلشر نے رضا برقی پریس میں چھپوا کر دفتر اعلیحضرت بریلی سے شائع کیا

شرکائے کارواں

اداریہ
سعید جیلانی

آج کیا گذرے زمانہ پہ خدا خیر کرے
گردشِ وقت کو بھی آج پریشاں دیکھا

فقیہِ اعظم — مفتیٔ اعظم — مفتیٔ عالم

ولی ابن ولی ابن ولی ابن ولی

تیری عظمت کو لاکھ بار سلام

جمعرات ۱۲؍ نومبر ۱۹۸۱ء کی صبح جب سورج طلوع ہوا تو بریلی شریف کے شہریوں کو ایک دردانگیز خبر ملی کہ حضور مفتیٔ اعظم ہند کا وصال ہوگیا۔ مسلمان ہندو، سکھ عیسائی سب ہی غمزدہ تھے حضرت کا نورانی چہرہ جس سے اسلام وایمان کی کرنیں پھوٹتی تھیں سب کی نظروں میں گھوم رہا تھا۔ ہزاروں تقریریں ایک طرف اور حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ کا نورانی چہرہ ایک طرف۔ سبحان اللہ! دل کی دنیا ہی بدل گئی تھی۔ جو دیکھتا تھا بس دیکھتا رہ جاتا تھا۔ دل چاہتا تھا کہ حضرت بیٹھے رہیں اور میں دیکھتا رہوں۔ اخلاق وانسانیت کا پیکر جمال۔ اسلام وایمان کا ایک عظیم آفتاب درخشاں جس نے دنیا میں اپنے علم وفضل تقویٰ وطہارت وپاکدامنی کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں اب ہمارے سامنے نہ رہا۔

پہلے آفتاب ولایت زمین کے اوپر چمک رہا تھا اور اب زیرِ زمین اپنی ضیا باریوں سے دن کا اجالا پھیلائے ہوئے ہے۔ ہمیں اپنی خوش بختی پر ناز کرنا چاہئے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے جو دینِ متین ہم کو عطا فرمایا۔ اس میں اس بات کی طرف واضح اشارات موجود ہیں کہ عالمِ برزخ میں رہنے والی ہستیوں سے اہلِ دنیا کس طرح مستفیض ہوسکتے ہیں ان سے رابطہ کا طریقۂ کار کیا ہے؟ ان کے فیضان سے تاریک دلوں میں اسلام وایمان کا نور کس طرح پھیلایا جاسکتا ہے۔

بے چین دلوں کو صبر وقرار پہونچانے کیلئے اولیائے کرام سے کس طرح کنکشن جوڑا جاتا ہے؟ ریڈیو سے حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر نشر ہوتے ہی پوری دنیا میں غم کے بادل چھا گئے۔ راقم الحروف نے یہ روح فرسا خبر ۱۴؍ نومبر کو مدینہ منورہ میں سنی اور مدینہ منورہ کے مسلمانوں پر کیا گذری؟ اللہ اللہ!

۱۵؍ نومبر ۱۹۸۱ء کو فاتحہ سوئم ہوا اور حضرت مفتیٔ اعظم ہند کی روح کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

اشک شبنم پہ گل کے لبوں پر ہنسی، عزم وزوری ہے جیسے خوشی کے لئے
پھر تحیرات کے بعد ہوتی ہے کیوں، حادثہ چاہئے زندگی کے لئے

حضرت علامہ شاہ مصطفےٰ رضا خاں قدس سرہٗ العزیز کی وفات حسرت آیات نے پورے عالم اسلام کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے گویا حضرت والا زبانِ حال سے کہہ رہے ہیں کہ دیکھو دیکھو اب میں چلا کیونکہ یہ دنیا فانی ہے ہوشیار خبردار، ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنا۔ نماز ترک نہ کرنا۔ رسول گرامی صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی جاہ میں درود وسلام کی ڈالیاں نچھاور کرتے رہنا۔ ایمان کے لٹیروں سے بچ کے رہنا اخلاق وانسانیت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ پاکدامنی اور پاکبازی کی زندگی گذارنا۔ خدا تمہاری مدد کرے میں چلا۔ میں چلا۔

بیس لاکھ انسانوں کا ہجوم

بریلی شریف کی تاریخ میں کسی شخص کے جنازے کا ایسا منظر کسی نے اب سے پہلے نہ دیکھا جو ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ دیکھنے میں آیا۔ جمعہ کی نماز کے بعد جب جنازہ چلا ہے اس وقت کا منظر بس دیکھنے والے ہی بیان کر سکتے ہیں۔ الفاظ کے پیکر میں اسے کس طرح ڈھالا جا سکتا ہے۔ سڑکیں، گلیاں، چھتیں ہر جگہ ہر موڑ پر انسانوں کا سیلاب عظیم نظر آیا۔ آنکھیں اشکبار، دل غمگین، چہرہ اداس، بدن تھکا تھکا سا۔ کیوں نہ ہو دلوں کے سکون نے سفید چادر اوڑھ لی تھی

بری اور ہوائی راستوں سے پروانوں کے قافلے

ہوائی جہازوں سے ٹرینوں سے، بسوں سے کاروں سے ہر طرف قافلے در قافلے بریلی شریف کی سرزمین پر پہنچ رہے تھے ایک عجیب سماں تھا جس نے دیکھا وہ مرتے دم تک ان مناظر کو بھول نہ سکے گا۔ مفتیٔ اعظم نے ایک تاریخ بنا ڈالی۔ زندہ رہے تو تاریخ میں سنہرے ابواب کا اضافہ فرماتے رہے اور جب روح عالم بالا کی طرف پرواز کر گئی تب بھی دیکھنے والی نگاہوں کو وہ ترو تازگی عطا فرمائی کہ روح جھوم جھوم اٹھی۔ امیر کارواں تجھ پہ کروڑوں سلام اور خداوند قدوس کی رحمتیں نازل ہوں۔

اولیائے کرام کے در سے۔ دیدہ و دل کو نور ملتا ہے
بے خبر آئیں دیکھیں کہ یہاں۔ زندگی کا شعور ملتا ہے

ولادت: حضرت مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ میں بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جس وقت آپکی ولادت ہوئی آپ کے والد محترم مجدد اسلام سیدنا اعلیحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ مارہرہ شریف اپنے پیران عظام کے دولت خانہ پر تشریف رکھتے تھے۔

یادگار تاریخیں
ولادت ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ
وفات۔ جمعرات ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء بوقت ایک بجکر ۴۰ منٹ پر رات میں یعنی شب جمعرات

معذرت

حضرت مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد دنیا بھر سے تعزیتی پیغامات کا جو سلسلہ شروع ہوا تو وہ اسقدر زیادہ ہے کہ فرداً فرداً اس کا جواب ناممکن ہے اور سب پیغامات کو شائع کرنا بھی دشوار ہے۔

ماہنامہ اعلیحضرت کے قارئین جانتے ہیں کہ جنوری ۱۹۸۲ء اور فروری کے رسالے میں کافی پیغامات شائع کئے جا چکے ہیں اور زیر نظر مفتیٔ اعظم نمبر میں پوری طرح ٹیلی گرام و خطوط کی اچھی خاصی تعداد نظر آرہی ہے اسکے باوجود ہزاروں پروانوں کے پیغامات شائع ہونے سے رہ گئے ہیں۔ خدارا ہم کو معاف فرمائیں ممکن ہوا تو آئندہ شماروں میں بھی یہ سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ لیکن پھر بھی کسی اہل محبت کا خط شائع نہ ہو سکے تو ادارہ اور حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے شہزادگان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سیدنا اعلیحضرت علیہ الرحمہ اور حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ فیض انشاء اللہ ہم سب سنی مسلمانوں کے شامل حال رہے گی۔

روحِ مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ

عالمِ بالا کی طرف

بدھ کا دن گزر چکا ہے۔ رات کا سماں ہے آج کسے معلوم تھا کہ دنیائے اسلام کا عظیم روحانی پیشوا جس کی محبت کے چراغ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں جل رہے ہوں اچانک رخصت ہونے والا ہے۔

آہ رات ڈھل چکی ہے۔ گھڑی نے ایک بجا دیئے ہیں عزیز و اقارب حضور مفتیٔ اعظم ہند کے پاس موجود ہیں۔

وہ دیکھئے اب گھڑی میں ایک بجکر ۴۰ منٹ ہوئے ہیں اور روحِ مفتیٔ اعظم عالمِ بالا کی طرف پرواز کر گئی۔ ایک کہرام مچ گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

پوری دنیا میں غم کے بادل چھاگئے جس نے سنا ہم بخود رہ گیا ہر شخص کو ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ اے لوگو! اپنی روح کی تسکین کیلئے سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے نقشِ قدم پر چلو تاکہ اللہ تعالےٰ کے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہونچنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

حضرت مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ عالیجاہ میں مدینہ منورہ کے مسلمانوں کا

خراجِ عقیدت

چادر شریف کا عظیم الشان نذرانۂ خلوص

مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے سعید جیلانی کانپوری کو ایک چادر پیش کی اور کہا کہ اسے ہم لوگوں کی طرف سے حضرت مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی بارگاہِ عالی جاہ میں پیش کر دیا جائے وہ چادر ۲؍ جنوری ۱۹۸۲ء کو ایک جلوس کے ساتھ مزارِ مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر چڑھائی گئی۔ اس موقعہ پر علامہ ریحان رضا خاں رحمانی میاں سجادہ نشین خانقاہِ رضویہ اور قائم مقام فی الافتاء حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری موجود تھے۔ سعید جیلانی کانپوری نے قمر شاہجہانپوری کی پیش کردہ منقبت سنائی جو ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

فدائے شمعِ رسالت ہیں مفتیٔ اعظم
اک آفتابِ ولایت ہیں مفتیٔ اعظم

رضائے حق کی ضمانت ہیں مفتیٔ اعظم
دلِ سعید کی جنت ہیں مفتیٔ اعظم

عروجِ آدمِ خاکی برنگِ درویشی
جمالِ چشمِ بصیرت ہیں مفتیٔ اعظم

نگاہِ لطف و کرم سے نوازنے والے
دلِ غریب کی دولت ہیں مفتیٔ اعظم

بجا ہے فخر بریلی کو تیرے دامن میں
رضا کی خاص امانت ہیں مفتیٔ اعظم

سعید ارضِ مقدس سے لے کے آیا ہے
ردا کہ جسکی حفاظت ہیں مفتیٔ اعظم

از: جناب قمر شاہجہانپوری

وصی سیتاپوری

حضور مفتیٔ اعظم پہ لاکھ بار سلام

وہ جسکی ذات کمالات کا تھی آئینہ نو — وہ جس کے زہد پہ تقویٰ کی بے پناہ جِلا
شریعت اور طریقت کے منبروں کی ضیا — وہ شخصیت کہ جو تھی عاشقِ رسولِ خدا

حضور مفتیٔ اعظم پہ لاکھ بار سلام
شمار کون کرے ان پہ بے شمار سلام

جو علم و فضل و کمالِ وفا کا پیکر تھا — بہارِ گلشنِ رضوی کا جو گلِ تر تھا
متاعِ ملّتِ بیضا کا جو مقدّر تھا — وہ ایسا بندۂ حق تھا جو بندہ پرور تھا

حضور مفتیٔ اعظم پہ لاکھ بار سلام
شمار کون کرے ان پہ بے شمار سلام

یہ سچ ہے قدسی نفس مصطفیٰ رضا خاں تھے — انھیں کے سایۂ داماں میں لوگ شاداں تھے
وہ شاہزادہ تھے اور شہریارِ عرفاں تھے — ہم ان کی ذاتِ گرامی پہ کتنے نازاں تھے

حضور مفتیٔ اعظم پہ لاکھ بار سلام
شمار کون کرے ان پہ بے شمار سلام

جھکی انھیں کے قدم پر سکندری بھی رہی — عمل میں ان کے مگر شان بوذری بھی رہی
حدودِ فقر میں ان کے قلندری بھی رہی — اصولِ زہد میں تعلیم قادری بھی رہی!

حضور مفتیٔ اعظم پہ لاکھ بار سلام
شمار کون کرے ان پہ بے شمار سلام

کرامتوں کا کہیں سلسلا نہ پائیں گے ‏ ‏ اب ان کا جیسا مزاج آشنا نہ پائیں گے
اب ایسا صاحب صدق وصفا نہ پائیں گے ‏ ‏ عظیم ان کی طرح باخدا نہ پائیں گے!

حضور مفتیٔ اعظم پہ لاکھ بار سلام
شمار کون کرے ان پہ بے شمار سلام

یہی نہیں کہ بڑے باپ کے وہ بیٹے تھے ‏ ‏ وہ کتنے سچے تھے اور پاکباز اچھے تھے
سب ان کو عاشقِ خیر الانام کہتے تھے ‏ ‏ نفس نفس پہ وہ ذکرِ رسول کرتے تھے

حضور مفتیٔ اعظم پہ لاکھ بار سلام
شمار کون کرے ان پہ بے شمار سلام

چلے نہ کیوں دلِ شوریدہ سر بریلی کو ‏ ‏ بنایا آپ نے بھی مستقر بریلی کو
سمجھ کے جنتِ اہلِ نظر بریلی کو! ‏ ‏ پسند کرتا ہے ہر دیدہ ور بریلی کو

حضور مفتیٔ اعظم پہ لاکھ بار سلام
شمار کون کرے ان پہ بے شمار سلام

وہ پاک نفس مثالی تھی زندگی ان کی ‏ ‏ ہر ایک سُنّی پہ لازم ہے پیروی ان کی
حقیقتوں میں رہی گم خود آگہی ان کی ‏ ‏ بھلائیں کسطرح شفقت کو ہم وصی ان کی

حضور مفتیٔ اعظم پہ لاکھ بار سلام
شمار کون کرے ان پہ بے شمار سلام

قطعہ تاریخ وصال

حضور مفتیٔ اعظم ہند

از قلم احمد مصطفےٰ انصاری اشرفی ایم اے ایل ایل بی

(مرادآباد)

لرزتے ہیں کیوں پائے چرخ بریں پر ؛ رو دیئے کیوں عرب اور عجم کے مکیں

عالم بے کسی میں کہاں جائیں ہم

آؤ فرزندِ احمد رضا شاہِ دیں

۱۴ ھ ۲

مدینہ منورہ سے آئی چادر شریف کو

خراجِ عقیدت

یکم جنوری بروز جمعہ ۱۹۸۲ء جمعہ کو مسجد سعید آباد گھوسیاں کانپور میں بعد نماز جمعہ چادر شریف کی زیارت کے موقع پر طاہر کانپوری نے یہ منقبت پیش کی، اس کو دوبارہ ۲ر جنوری کو حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دولت کدے پر پروانوں کے ہجوم میں جناب سعید جیلانی کانپوری نے پڑھنے کی سعادت حاصل کی ——— ادارہ

عظمت مصطفیٰ کی چادر ہے
عشق خیر الوریٰ کی چادر ہے
رحمت کبریا کی چادر ہے
مصطفیٰ کی عطا کی چادر ہے
کیوں نہ شہرت ہو اسکی دنیا میں
مصطفیٰ خاں رضا کی چادر ہے

فضل وجود و عطا کی چادر ہے
احترام و وفا کی چادر ہے
حسن صدق و صفا کی چادر ہے
شوکت اتقا کی چادر ہے
کیوں نہ اسکو لگائیں آنکھوں سے
مصطفیٰ خاں رضا کی چادر ہے

نائب مصطفیٰ کی چادر ہے
حسن غوث الوریٰ کی چادر ہے
فیض نوری لقا کی چادر ہے
جانشین رضا کی چادر ہے
کیوں نہ اہل نظر اسے چومیں
مصطفیٰ خاں رضا کی چادر ہے

طاقت جان و تن رہے چادر
رونق انجمن رہے چادر
زیست کا بانکپن رہے چادر
سر پہ سایہ فگن رہے چادر
کیوں نہ ہو ناز ہم کو اے طاہر
مصطفیٰ خاں رضا کی چادر ہے

منقبت

حضور حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ

از آغا عبدالرحیم عرشی گوالیاری

روح غوثِ پاک جانِ اولیاء حامد رضا
مظہر انوار محبوب خدا حامد رضا

دستگیر امتِ خیر الوریٰ حامد رضا
ہم جدا تجھ سے نہ تو ہم سے جُدا حامد رضا

حجۃ الاسلام ہے تو مقتدا و پیشوا
روشنیٔ بزم شرع مصطفےٰ حامد رضا

منبعِ جود و سخا ہے مرجعِ لطف و کرم
پیکر ایثار تصویر وفا حامد رضا

گفتگوئے حق ہمیشہ لب پہ ہے حق گو ہے تو
آشنا حق تجھ سے تو حق آشنا حامد رضا

ہم گنہ گارانِ اُمت پہ ترا سایہ رہے
تجھ پہ ہو سایہ فگن ذاتِ خدا حامد رضا

قربِ رب العلمین تیری اطاعت کا صلہ
رہنمائے خلد ہے تیرا رضا حامد رضا

بول بالا ہو تیرا رضا کے لاڈلے
بول بالا تجھ سے ہے اسلام کا حامد رضا

گلشنِ رضویت کے شاداب گل

سـاقیٔ بادۂ الفت مصطفےٰ ‏ ‏ مفتیٔ اعظم ہند تھے باخدا

گلشنِ رضویت کے تھے شاداب گل ‏ ‏ بحرِ عرفاں کے اک دُرِ بے بہا

سُنتیں اور فرائض نہ چھوڑیں کبھی ‏ ‏ آپ یقیناً تھے شیدائے خیرالوریٰ

طاعتِ بے ریا اس نے سو سال کی ‏ ‏ آپ سے ایک ساعت جو سنّی ملا

دشمنیٔ دشمنِ دیں سے جن کا شغف ‏ ‏ سُنیوں کے لئے ابر جود و سخا!

مرکزی دارالافتائے عرب و عجم ‏ ‏ آپ کے نورِ عرفاں سے معمور تھا

آپکو سرورِ دیں نے دی سروری ‏ ‏ آپ تھے سرورِ اہل صدق و صفا

دور ساحل سے منجدھار میں چھوڑ کر ‏ ‏ چل بسے کشتیٔ دین کے ناخُدا

رحلتِ طیّبہ کی خبر سنتے ہی ‏ ‏ ہوگیا سارے عالم میں ماتم بپا

آج سونی ہے پیارے رضا کی گلی ‏ ‏ چلدیئے سوئے جنت شبیہِ رضا

صدقۂ غوث و برکات و اچھے میاں ‏ ‏ سیدِ آلِ رسولِ شہِ اولیاء

پیکرِ نور سرکار نوری میاں! ‏ ‏ اعلیٰحضرت کا سید میاں کا شہا

سیدی شاہ حامد و جیلانی کا نذ ‏ ‏ آپکے جوشِ ایمان کا واسطہ

شاد و آباد سارا گھرانا رہے ‏ ‏ گلشنِ رضویت لہلہائے سدا

سالِ ہجری وفات عرض کرے محب

ہے تو خلد آشیاں وارثِ انبیاء

۱۴ ھ ۲

آہ! تسکینِ دلِ اسلامیاں رخصت ہوا

تاثراتِ غم بر سانحہ ارتحال مفتیٔ اعظم ہند === از === غلام صابر قدیری سندیلوی ۲/۴۲ دریائی ٹولہ ڈپانالہ لکھنؤ ۳

آہ بزمِ شوق کا روحِ رواں رخصت ہوا
جانِ جاں رخصت ہوا جانانِ جاں رخصت ہوا

فخرِ ملت فخرِ دیں فخرِ زماں رخصت ہوا
قطبِ دوراں نازشِ عہدِ رواں رخصت ہوا

"مرگِ عالِم مرگِ عالَم" ہے حدیثِ پاک ہیں
یہ حقیقت کرکے اک عالم عیاں رخصت ہوا

میکشوں کی انجمن میں بچھ گئی ماتم کی صف
جام و ساغر اٹھ گئے پیرِ مغاں رخصت ہوا

گل سے ملکر رو رہی ہیں بلبلیں زار و نزار!
گلستاں سے آہ فخرِ گلستاں رخصت ہوا

کون سمجھائے گا دل کو اب شریعت کے نکات
نکتہ بین و نکتہ سنج و نکتہ داں رخصت ہوا

آفتابِ علم و حکمت ہوگیا آخر غروب
شامِ فرقت آئی مہرِ ضوفشاں رخصت ہوا

رحلتِ گلچیں پہ ہر گل کا ہے دامن چاک چاک
گلعذار و گلبدست و گل فشاں رخصت ہوا

قافلے والے نہ سن پائینگے اب بانگِ درا
کارواں سے آہ میرِ کارواں رخصت ہوا

ہوگیا تھا جو فنا عشقِ رسول اللہ میں
کرکے وہ حاصل حیاتِ جاوداں رخصت ہوا

ناز تھا جس کو غلامیٔ شہِ لولاک پہ
وہ فدائے سرورِ کون و مکاں رخصت ہوا

ایک عاشق کیسے رہتا ہو کے پابندِ مکاں
دل جو گھبرایا تو سوئے لامکاں رخصت ہوا

ہوگیا ظلمت بداماں جادۂ علم و ادب
ہر قدم پر تھا جو منزل کا نشاں رخصت ہوا

محفلِ حجت ہے سونی بزمِ استفتیٰ خموش
مفتیٔ اعظم جہاں سے ناگہاں رخصت ہوا

قوم گریاں ہے غمِ مرگِ زعیمِ قوم پر!
آہ تسکینِ دلِ اسلامیاں رخصت ہوا

اُس کے قدموں پر کرو صابرؔ سرِ تسلیم خم!
چھوڑ کر جو پائے اُلفت کے نشاں رخصت ہوا

نالۂ دلِ بیقرار

بیادِ سرکار حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان

ہے دل پر داغِ مہجوری ہمارے مفتیٔ اعظم
دکھا دو جلوۂ نوری ہمارے مفتیٔ اعظم

مرے آقا دکھا دو خواب ہی میں شکل نورانی
یہ حسرت دل کی ہو پوری ہمارے مفتیٔ اعظم

جگر پھٹتا ہے سینے سے دھواں اٹھتا ہے اے ارشد
قیامت خیز ہے دوری ہمارے مفتیٔ اعظم

ترستی ہیں نگاہیں آپ کے دیدار کو مرشد
مگر ہے آہ! مجبوری۔ ہمارے مفتیٔ اعظم

الٰہی پیر و مرشد ہی کے قدموں میں یہ دم نکلے
تمنا دل کی ہو پوری ہمارے مفتیٔ اعظم

ہمارے لوحِ دل پر نقش ہے وہ شکل نورانی
نہیں پھر دل سے کچھ دوری ہمارے مفتیٔ اعظم

نہ چھوٹے دامنِ پُر نور تیرا میرے ہاتھوں سے
کریں یہ التجا پوری ہمارے مفتیٔ اعظم

قفس سے روح نے پرواز کی طیبہ میں جا پہونچی
گئے فردوس میں نوری ہمارے مفتیٔ اعظم

وہ روئے پاک جس کو رشکِ خورشید و قمر کہئے
ہے تیرا چہرۂ نوری ہمارے مفتیٔ اعظم

تڑپ کر مرغِ بسمل کی طرح مر جائے گا صابر
کریں اب دور یہ دوری ہمارے مفتیٔ اعظم

نتیجۂ فکر محمد صابر القادری
شیخ الادب جامعہ فاروقیہ ریوڑی تالاب بنارس

اربابِ حکومت وسیاست کے
تاثرات

عالیجناب عمّار رضوی صاحب
وزیر قومی یک جہتی وتعمیرات

ودھان بھون لکھنؤ
۲۰؍ نومبر ۱۹۸۱ء

محترم ! السلام علیکم

آپ کے محترم نانا اعلیٰ حضرت کے انتقال کی خبر سُن کر
دلی صدمہ ہوا۔ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند نے اسلامی دنیا
کی بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے انتقال سے اسلامی دنیا میں
جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ جلد پُر ہونا مشکل ہے۔

میری خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور آپکے خاندان کے لوگوں کو صبر جمیل عطا فرمائے

آپ کا عمّار رضوی

تاثرات

عالیجناب محمد صدّیق صاحب ایم ایل اے مُرادآباد

مفتیٔ اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصال کی خبر سُنکر از حد افسوس ہوا۔ اور یہ ایک المیہ ہے جس کو پُر نہیں کیا جاسکتا مفتی صاحب کی جو خدمات ہیں ان کو دنیا کے لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ انکی خدمات کو سنہرے الفاظ میں لکھا جائے گا۔

میری ہمدردیاں ان کے بچوں اور خاندان کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مفتی صاحب کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین) اور تمام ہی متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آپ کا

محمد صدّیق

موت اسکی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کیلئے

غیر ملکی تعزیت ناموں کی ایک جھلک

مدینہ منورہ

حضرت قبلہ مولانا ریحان رضا خاں دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
الحمد للہ۔ بفضل خدا اسکے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت خدا کے فضل وکرم سے نیک مطلوب ہوں۔
دیگر احوال یہ ہے کہ جمعرات کو ۱۵/۱۱/۱۴ کو ظہر کے وقت کراچی پاکستان سے ٹیلیفون آیا کہ حضرت قبلہ مفتی اعظم کا وصال ہوگیا۔ یہ خبر سنتے ہی لوگوں پہ جو گذری وہ اللہ ہی جانتا ہے۔ انکی حضرت پیر مرشد کو پردہ ہوئے بہوں ہی گذرے تھے کہ ایک اور شمع بجھ گئی اور ہم سب یتیم ہوگئے اور سنیت اندھیرے میں ہوگئی دعا ہے کہ رب تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل حضرت کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کو اور ہم کو صبر عطا فرمائے آمین
۸۱/۱۱/۱۲ کو ٹیلیگرام کے ذریعہ تعزیت روانہ کردی تھی امید ہے کہ ٹیلیگرام مل گئے ہوں گے۔

فقط
طالب دعا سگ غوث و رضا
محمد حنیف قادری ضیائی
المدینہ منورہ۔ ص۔ ب ۹۲

۸۶/۹۲

محبی المحترم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی من لدیکم
حضرت مخدومین المکرم صاحب الفضیلۃ مولینا فضل الرحمن دامت برکاتہم العالیہ کی زبانی سیدی وسندی مرشدی ومولائی وکنزی وذخری حضرت فقیہ ملت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ ونور اللہ مرقدہ کے انتقال پر ملال کی اطلاع مدینہ منورہ میں ملی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)
بے حد قلق وملال ہوا۔ دنیائے سنیت میں اس خبر اثر سے تہلکہ مچ گیا اس نقصان عظیم کی تلافی نا ممکن ہے مگر سوائے صبر کے چارہ بھی نہیں۔ مرضی مولی از ہمہ اولی للہ ما اعطی ولہ ما اخذ۔
آنکہ زاد ناچار بایدش نوشید۔ ز جام دہر مے کل من علیہا فان

اللہ حضرت کے درجات اعلیٰ علیین میں بلند فرمائے اور حضرت کی قبر انور کو نور کے پھولوں سے بھر دے۔ آمین اور آپ حضرات کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ میری طرف سے سیدہ چھوٹی بی صاحبہ اور اپنی والدہ ماجدہ اور اختر میاں صاحب و دیگر برادران سے تعزیت فرمائیں اور صبر کی تلقین کریں حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب قبلہ نے اسی روز شب میں ایک تعزیتی مجلس منعقد فرمائی۔ اور قریبی تعلق والے حضرات کا اچھا خاصہ مجمع تھا۔ اب سوم کی مجلس اتوار کے روز رکھی گئی ہے۔ سب مدنی احباب کو مطلع کیا جا رہا ہے سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا لکھوں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو ہمارے حضرت علیہ الرحمۃ کا نعم البدل بنائے۔ آمین۔ میری اور حاجی عبد الغنی کو لمبو والوں کی طرف سے خط کا مضمون واحد سمجھیں۔

والسلام علیکم و علی من لدیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب قبلہ نے دو تار فوراً چھوٹی بی صاحبہ کے نام یہاں سے روانہ کئے ہیں ایک خود کی طرف سے اور ایک سب اہل محفل کی طرف سے خیال تھا کہ آپ شاید بریلی شریف میں موجود نہ ہوں اس لئے حضرت چھوٹی بی صاحب کے نام ارسال کئے ہیں۔ اب حضرت فرماتے ہیں کہ میری طرف سے بھی سب احباب و برادران و ہمشیران سے مزید تعزیت فرمائیں۔ والسلام

دعا گو۔ محبوب احمد عفی عنہ،

مسن مدینۃ المنورہ۔ باب المجیدی

صندوق البرید ۹۲

طائف، سعودی عرب

۹۲/۹۶

آہ! سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان

سُنیوں کو دردِ دکھ میں بے سہارا چھوڑ کر

سوئے جنت وہ ولی باصفا جاتا رہا

بروز جمعہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء کو آل انڈیا ریڈیو شام کے پونے ۹ بجے کی نشریے میں تاجدار سُنیت مرشدی و آقائی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال کی خبر سنکر ایک صدمۂ جانکاہ ذہن و دماغ کو مفلوج کر گیا۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

ربِ قدیر لاکھوں سُنیوں اور آپ پسماندگان حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو حضور کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کے مزار پاک پر رحمت و انوار کی بارش فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آلہ و اصحابہ اجمعین

ملتجی ہے بارگاہ رب میں اطہر صبح و شام

پھول برسیں رحمتوں کے ان کے مرقد پہ مدام

شریک غم

(قاری) محمد اطہر حسین نوری مظفر پوری

وارد حال طائف۔ سعودی عربیہ۔

از میلسی پاکستان

شہزادہ والا جاہ مخدومی مولانا ریحان رضا خاں صاحب مد ظلہ، بعد سلام مسنون حضرت سیدی مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے وصال کی خبر بجلی بنکر گری۔ جملہ وابستگان سلسلہ اور عامۂ اہلسنت کو شدید صدمہ ہوا۔ حضرت مفتی اعظم کا انتقال دنیائے اہلسنت

کے لیے ایک ایسا عظیم حادثہ اور سانحہ ہے جس کے اثر سے دُنیائے اہلسنّت مدّتوں مغموم و متاثر رہے گی۔ آپ حضرات پر بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آن پڑی ہے مسلک کی تبلیغ اور سلسلہ عالیہ رضویہ کی ترویج اور دارالعلوم کی ترقی پر آپ کو زیادہ توجہ دینی پڑے گی۔ سب سے اوّل کام مسلک اعلیٰحضرت پر استقامت اور مذہب کی تبلیغ ہے۔ بریلی شریف کی مرکزیت کو برقرار رکھنا آپ کا کام ہوگا۔ آپ جملہ برادران کرام اتحاد و اتفاق سے رہیں اور سلسلہ عالیہ رضویہ کے وابستگان کو مایوس نہ ہونے دیں۔

سیدنا اعلیٰحضرت سیدنا امام حجۃ الاسلام سیدی مفتی اعظم و سیدی جیلانی میاں قدست اسرارہم کی ارواح پاک ضرور دستگیری فرمائیں گی۔ اپنے چھوٹے بھائیوں اپنے صاحبزادوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنا۔ مذہب کی تبلیغ و مسلک اعلیٰحضرت کی ترویج پر لگانا آپ کا کام ہوگا۔ دارالعلوم میں چند نے قابل و مشتاق مدرسین رکھیں سیدی مفتی اعظم قبلہ کے بعد تبلیغی سرگرمیوں میں فرق نہ آنے دیں۔

آپ کا ہر عمل مسلک اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے تابع ہو آپ کے دارالافتاء کا ہر فتویٰ مسلک اعلیٰحضرت کے مطابق ہو۔ جملہ برادران کرام مل جُل کر کام کریں۔

اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ والسلام دعاگو

حسن علی رضوی بریلوی میلسی پاکستان

لاہور

موت العالم موت العالم

بخدمت اقدس حضرت علامہ ریحان رضا خاں صاحب دام کرمہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء مطابق ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ کو یہ روح فرسا خبر سن کر انتہائی صدمہ ہوا کہ اہل سنت کے تاجدار، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے لخت جگر دُنیائے اسلام کے عظیم فقیہہ و محدث دُنیائے روحانیت کے پیشوا میرے مرشدی و مولائی، میرے آقائے نعمت حضور مفتی اعظم ہند امام مصطفےٰ رضا خاں صاحب قادری رضوی، نوری، برکاتی برضائے الٰہی اس دارالفانی سے دارالخلد کو رخصت ہو کر داخل خلد ہوئے اور اپنے خالق حقیقی کے جوار رحمت میں جا بسے۔ ابھی شیخ العرب والعجم خلیفہ اعلیٰحضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جُدائی کا درد تازہ ہی تھا۔ کہ یہ روح فرسا خبر سن کر اس میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ حضور مفتی اعظم کی تعریف و توصیف حد تحریر میں نہیں آسکتی۔ آپ سچے عاشق رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) ، حد درجہ، متقی و زاہد، ہونے کے ساتھ اعلےٰحضرت علیہ الرحمۃ کی علمی جلالت کے مظہر تھے۔ آپ کو پوری دُنیائے اسلام میں بے حد قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کی تحریک عشق مُصطفیٰ و مقام مُصطفیٰ علیہ صلوٰۃ والسلام کو آپ نے بہت خوبی سے جاری رکھا۔ آج ہندوستان کی طرح پورا پاکستان سوگوار ہے۔ اخبارات و رسائل میں آپ کے تذکرے ہو رہے ہیں۔

حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کی خدمات عرصہ دراز تک یاد رکھی جائیں گی۔ اور آپ کے مینارہ نور سے بندگانِ خدا روشنی حاصل کرتے رہیں گے۔ اس بندہ عاجز کو مئی ۱۹۸۰ء میں مفتی غلام سرور صاحب قادری کی معیت میں بریلی شریف حاضری کا شرف ملا اور حضور کی زیارت و ملفوظات سے اپنی سیاہی دور کی۔ خوش قسمت تھے وہ لوگ جو ہر وقت آپ کی

خدمت میں رہے۔ اور فیض حاصل کیا۔ اس وقت پوری دنیا غم زدہ ہے۔ آپ کے ساتھ شریک رنج و الم ہیں خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے ہر فرد کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتا ہوں خصوصاً حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب فاضل ازہری، مولانا تحسین رضا خاں صاحب، مولانا منان رضا خاں صاحب، مولانا توصیف رضا خاں صاحب اور تمام عقیدت مندوں کو میری طرف سے تعزیت قبول ہو۔

وسلام و رحمۃ اللہ برکاتہ،

بندہ ناچیز: ابو الرضا گلزار حسین قادری رضوی ضیائی مصطفوی

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند

مکرم و محترم آقائے ولی نعمت دام اقبالہ،

السلام علیکم

سلام مسنون کے بعد عرض دل یہ ہے کہ یہ خبر جانکاہ کے سلسلے میں آپ کو کیا تحریر کروں وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جن کے ذریعہ اپنے سیدی و مولائی مرشدی رحمۃ اللہ علیہ کی وصال کی تعزیت ادا کروں۔ جس وقت سے یہ خبر جانکاہ سنی شب و روز دل تڑپتا رہتا ہے آقا کی وہ عنایات و مہربانیاں جو اپنے والدین سے بھی کہیں زیادہ تھیں جب یاد آتی ہیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے آج دنیائے سنیت بے یار و مددگار بے سہارا ہو گئی۔ حضرت چھوٹی بی صاحبہ کی خدمت اقدس میں بھی غلام کی جانب سے تعزیت فرما دیجئے گا۔ مزار اقدس پر تشریف لیجا کر مجھ ناہنجار کی طرف سے سلام فرما دیجئے گا۔ پاکستان کی کوئی سنی مسجد یا مدرسہ ایسا نہیں تھا کہ جہاں حضور سیدی و مولائی کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی اور تعزیتی جلسہ نہ ہوئے ہوں۔ پروردگار عالم مرشدی و مولائی کے صدقہ ہم سنیوں کی مغفرت فرمائے اور آقائے ولی نعمت کے مزار اقدس پر انوار کی بارش فرمائے۔ محترم جناب فضل الرحمٰن خاں صاحب کی خدمت میں سلام علیک۔ جاوید میاں کو دعا۔ حضرت محترمی جناب چھوٹی باجی صاحبہ کی خدمت میں دست بستہ سلام علیک گھر کے سب لوگ سلام عرض کرتے ہیں۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالیہ مصطفویہ سجاد حسین کراچی

جناب مولانا ریحان رضا خاں صاحب السلام علیکم

جمعۃ المبارک کے اخبار میں یہ منحوس خبر پڑھی کہ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیا ہو گیا ہے۔ اخبار میں جھوٹ لکھا ہے یا واقعی ہی ایسا ہوا تھا۔ مگر حقیقت حقیقت ہی ہوتی ہے جمعہ کی نماز کے دوران خطیب صاحب نے بھی اس خبر روح فرسا کی تصدیق کر دی۔

حضرت مفتی اعظم ہند اہلسنت کے سروں پر سایہ تھا۔ افسوس کہ یہ سایہ اٹھ گیا۔ اس کا جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے کاش کہ مفتی اعظم صاحب کا سایہ ہمارے سروں پر کچھ اور عرصہ قائم رہتا۔ لیکن اچھے لوگوں کی طلب اللہ کے یہاں بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور مفتی اعظم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان اور خصوصاً آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے مفتی صاحب نے دنیائے اہلسنت کیلئے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام سنیوں کو

کو ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے اعلیٰ حضرت کو تو نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ میری پیدائش سے کافی عرصہ پہلے جنّت سدھار گئے تھے۔ لیکن مفتیٔ اعظم صاحب کے بارے میں ہم یہ آس لگائے بیٹھے تھے کہ اللہ نے چاہا تو اُن کا دیدار کر کے اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جلووں سے مشرف ہوں گے۔ مگر افسوس کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری یہ آرزو پوری نہ کی۔ میں کیا پوری دُنیائے اہلسنت دُعا گو ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی قبر انور کو کشادہ کرے اور آخرت میں اپنی رحمت سے وافر مقدار میں حصّہ عطا فرمائے۔ والسّلام

نوّاد حسین عباسی حنفی ناظم آباد کراچی ۳۳

شریعت کا اُجالا

پُر از فتنہ۔ نئی ادائیں۔ جدید ڈریس اور اس پر نئی روشنی کا میک اپ خدا کی پناہ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا کا فضل شامل حال نہ ہو تو موجودہ دور کے فتنہ منافقت سے بچنا آب حیات تلاش کرنے سے کم نہیں۔ مسٹر عبداللہ ابن اُبَی کے جسم سے نکلنے والا نفاق کا کوڑھ جس میں مسٹر ذوالخویصرہ اور دور رسالت کے چوٹی کے منافقوں کے ارتداد کا سینٹ ملا ہوا ہے آج شریعت یا جہالت کے نام سے قوم کو تباہ کیا جا رہا ہے اسلام کے نام پر اسلام کے خلاف ایک بھیانک سازش میں چودھویں صدی کے بڑے بڑے سرگردہ منافقوں کا دماغ کام کر رہا ہے اپنے ایمان کی حفاظت اور فتنہ منافقت سے ہوشیار خبردار رہنے کیلئے اہلسنت و جماعت کے پلیٹ فارم سے پیش کی جانیوالی کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ محمد سعید کانپوری کی کتاب شریعت کا اُجالا آپ کو بتائے گی کہ اسلام کیا ہے؟ اور کفر کیا ہے؟ مومن اور منافق میں کیا فرق ہے۔ صحرائے منافقت کے خونخوار درندے کسطرح انبیاء کرام کے فضل و کمال پر پنجہ مار رہے ہیں۔ آج ہی لکھئے قیمت ۲/

مکتبہ اعلیٰ حضرت سوداگران بریلی شریف
جیلانی کتب خانہ ۹۹/۲۲۳ نالا روڈ کانپور ۱

تحریر سید وارا احمد رضا رضوی ملیبی

پاکستان میں شہزادۂ اعلیحضرت کی مجالس تعزیت

تاجدار ملت مصطفٰے رضا خاں

فخر اہلسنت مصطفٰے رضا خاں

مرکز اہلسنّت پاکستان فیصل آباد

لائلپور شریف مرکز اہلسنت یادگار رضا پاکستان دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام پاکستان محدث اعظم پاکستان میں مفتی اعظم شہزادہ اعلیحضرت مولانا شاہ مصطفٰے رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ عنہ کے انتقال پُر ملال کی خبر ملتے ہی دار العلوم میں فاتحہ خوانی کی گئی اور متعدد قرآن عظیم کا ثواب سیدنا مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح پاک کو نذر کیا گیا۔ ۲۱ محرم بروز جمعرات حضرت سیدی مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ مولانا شیخ ضیاء الدین قادری رضوی مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ العصر علامہ مفتی محمد نواب الدین قادری رضوی داماد سیدی سندی محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی یاد میں عظیم الشان جلسہ تعزیتی منعقد ہوا جس میں بکثرت احباب اہلسنت رضوی برادران طریقت مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ کے علاوہ لائلپور کے دوسرے مدارس اہلسنت جامعہ قادریہ رضویہ، جامعہ امینیہ رضویہ، جامعہ نوریہ رضویہ کے طلباء بہت سے علماء اہلسنّت خصوصاً حضرت مخدوم اہلسنّت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مہتمم دار العلوم جامعہ رضویہ و سجادہ نشین درگاہ محدّث اعظم پاکستان حضرت مولانا صاحبزادہ محمد فضل احمد رضا رضوی، مرکزی جماعت اہلسنّت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم حامد رضوی (شہزادگان محدّث اعظم پاکستان) استاذ العلماء علامہ عبد الرشید جھنگوی قادری رضوی تلمیذ محدّث اعظم پاکستان۔ نائب شیخ الحدیث مولانا حافظ احسان الحق قادری رضوی مولانا صوفی اللہ بخش رضوی نے شرکت فرمائی۔ سید تا سرکار مفتی اعظم قبلہ کی سیرت مبارکہ پر تقاریر فرمائیں۔ شہزادۂ اعلیحضرت کی رحلت علمی روحانی دُنیا کے لئے ایک عظیم حادثہ قرار دیا گیا ختم قرآن عظیم و فاتحہ خوانی کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔

جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد (لائلپور)

۱۴ محرم کو سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی یاد میں تعزیتی جلسہ ہوا۔ قرآن خوانی اور ایصال ثواب کے بعد معین الملّت علامہ مولانا محمد معین الدین صاحب شافعی قادری رضوی

تلمیذ محدث اعظم پاکستان و مولانا حافظ احسان الحق قادری، رضوی تلمیذ محدث اعظم پاکستان نے سیدنا مفتی اعظم قبلہ کی بابرکت و باعظمت شخصیت پر روشنی ڈالی اور لنگر تقسیم کیا گیا۔

بزم انوار رضا میلسی کا تعزیتی اجلاس

شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت سیدنا مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خانصاحب بریلوی کے انتقال پُر ملال کی خبر اندوہ اثر ملتے ہی بزم انوار رضا اہلسنت میلسی کے زیر اہتمام مسجد بہادر خاں اور بعد نماز جمعہ چوک غوثیہ رضویہ دفتر انوار رضا میں تعزیتی اجتماع ہوا۔ قرآن عظیم کے متعدد ختم ہوئے۔ مٹھائی اور پھل فروٹ پر فاتحہ خوانی اور ایصال ثواب کے بعد حضرت مجاہد ملت اہلسنت قاطع بدمذہبیت مولانا محمد حسن علی رضوی قادری سرپرست بزم انوار رضا نے شہزادہ اعلیٰ حضرت کی عظیم و جلیل شخصیت پر تبصرہ فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ مفتی اعظم ایک عہد آفریں شخصیت کا نام ہے۔ شہزادہ اعلیٰ حضرت علم و فضل زہد و تقویٰ اتباع شریعت میں اپنے زمانہ کے فرد یگانہ تھے۔ مولانا حسن علی رضوی نے کہا آہ! مسند مارہرہ مطہرہ کا فخر و ناز ہم سے جدا ہو گیا۔ امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت کی عظیم نشانی رخصت ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ مفتی اعظم قبلہ کا علمی روحانی فیضان صبح قیامت تک جاری رہے گا۔ مولانا محمد حسن علی رضوی کے اہم مضامین یہاں کے روزنامہ امروز، روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ آفتاب ہفت روزہ الہام، روزنامہ جنگ، ماہنامہ رضائے مصطفیٰ میں شائع ہوئے ہیں جن میں مفتی اعظم قبلہ کی سیرت طیبہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

جماعت رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

مخدوم اہلسنت مفتی اعظم مولانا شاہ غلام مصطفیٰ رضا خاں بریلوی کے وصال کی خبر ملتے ہی فخر اہل سنت علمبردار مسلک اعلیحضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق رضوی تلمیذ و خلیفہ محدث اعظم پاکستان کی زیر صدارت جماعت رضائے مصطفیٰ کے زیر اہتمام مرکزی جامع زینت المساجد گوجرانوالہ میں تعزیتی جلسہ اور ختم قرآن مجید فاتحہ خوانی ہوئی۔ مولانا سید مراتب علی شاہ تلمیذ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد اکرم رضوی صاحبزادہ محمد داؤد رضوی نے خطاب کیا اور مفتی اعظم ہند کے بے مثال علمی دینی روحانی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے طلباء و مدرسین نے بھی شرکت کی۔

دار العلوم امجدیہ کراچی

میں تاجدار اہلسنت مفتی اعظم علامہ الحاج محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی قدس سرہ کی یاد میں تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں شہزادہ صدر الشریعت فاضل محقق علامہ عبد المصطفیٰ ازہری قادری رضوی امجدی۔ علامہ مفتی ظفر علی نعمانی رضوی مہتمم دار العلوم امجدیہ کراچی۔ علامہ وقار الدین قادری رضوی، علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری رضوی۔ مولانا قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی ابن صدر شریعت مولانا شاہ محمد امجد علی اعظمی رضوی اور بکثرت علماء احباب نے شرکت کی اور قرآن مجید کے ختم کے بعد فاتحہ خوانی ہوئی۔ ایصال ثواب کیا گیا کراچی میں مختلف مقامات پر بکثرت تعزیتی اجلاس منعقد ہو رہے ہیں

. . . .

بزم رضا حیدرآباد

بزم رضا حیدرآباد سندھ کے زیر اہتمام شہزادۂ اعلیٰحضرت، مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ ایک خصوصی اجلاس میں مفتی اعظم کی وفات پر ایک ناقابل تلافی حادثہ اور اہلسنّت کے لئے عظیم سانحہ قرار دیا گیا ہے مولانا حافظ محمد جمیل قادری رضوی نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ریڈیو نے بروقت یہ اہم خبر نشر نہیں کی۔ دارالعلوم احسن البرکات میں بھی فاتحہ خوانی ہوئی۔

مرکزی مجلس رضا لاہور
جامعہ نظامیہ رضویہ

دونوں مرکزی اداروں کے زیر اہتمام ۲۶ نومبر بروز جمعرات جناح ہال قائد اعظم روڈ سیدنا مفتی اعظم شیخ العلماء مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی اور قطب مدینہ مولانا الشیخ ضیاء الدین قادری رضوی مدنی کی یاد میں ایک عظیم الشان تعزیتی جلسہ ہوا جس میں شہزادۂ محدث پاکستان حضرت مولانا صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مہتمم جامعہ رضویہ لائلپور۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی ناظم اعلیٰ مرکزی سُنّی جمعیت العلماء پاکستان مولانا مفتی محمد حسین نعیمی مہتمم دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور مولانا محمود احمد مدیر رضوان ابن علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی۔ مفتی عبدالقیوم ہزاروی۔ مولانا محمد بخش مسلم بی اے، حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرق پوری۔ الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے خطاب کیا وکلاء، دانشور طبقہ اور معززین شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی اس تعزیتی جلسہ کی کارروائی روزنامہ اخبارات نے شائع کیا

مُلتان شریف

درگاہ غوث بہاؤالحق زکریا ملتانی سہروردی رضی اللہ عنہ کے سجادہ نشین مخدوم جناب پیر سجاد حسین قریشی نے مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب بریلوی کی رحلت کو عالم اسلام کیلئے ایک عظیم حادثہ وسانحہ قرار دیا ہے۔ دارالعلوم جامعہ رضویہ انوارالابرار ملتان میں سید محمد عبداللہ شاہ قادری رضوی تلمیذ وخلیفہ محدث اعظم پاکستان اور جامعہ رضویہ مظہرالعلوم دولت گیٹ ملتان میں مولانا محمد شریف رضوی شیخ الحدیث خلیفہ وتلمیذ محدث اعظم پاکستان کے زیر اہتمام تعزیتی اجلاس ہوا۔ انجمن نوجوان اہلسنّت کے زیر اہتمام مدرسہ انوارالعلوم کچہری روڈ ملتان کبھی تعزیتی جلسہ اور فاتحہ خوانی ہوئی۔ جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی سکرٹری جنرل مولانا حاجی محمد فضل کریم حامد رضوی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا کہ مفتی اعظم ہند کی رحلت دنیائے اسلام وسنّیت اور علمی فقہی حلقوں کے لئے ایک ناقابل تلافی حادثہ ہے جماعت اہلسنّت کے مرکزی دفتر میں فاتحہ خوانی ہوئی اور تعزیتی بیان جاری کیا گیا۔

سکھر سندھ

شیخ العلماء امام الاولیاء مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے انتقال کی روح فرسا خبر ملتے ہی مفتی، سندھ مولانا محمد حسین قادری رضوی، مصطفوی تلمیذ ارشد محدث اعظم پاکستان وخلیفہ مفتی اعظم ہند کے زیر اہتمام دارالعلوم جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات علی شاہ سکھر میں ختم قرآن وفاتحہ خوانی کا انتظام کیا گیا حضرت مولانا مفتی محمد حسین رضوی

مصطفوی نے سرکار مفتی اعظم ہند کی سیرت و کرامت پر تقریر فرمائی۔ تبرک تقسیم کیا گیا۔

لائلپور شریف

دار العلوم نوریہ، رضویہ یادگار محدث اعظم پاکستان مدرسہ اہلسنت لائلپور فیصل آباد میں مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری قدس سرہٗ کے وصال پر تعزیتی اجلاس ہوا، جس میں علامہ معین الدین شافعی رضوی اور مولوی محمد حنیف اور قاری محمد صدیق صاحب نے مفتی اعظم کی شاندار خدمات دینیہ پر تقاریر کیں اور لنگر تقسیم کیا گیا

صاحبزادہ محمد اشرف رضا قادری

خطیب اعظم مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری رضوی میرٹھی ابن خلیفہ اعلیٰحضرت مولانا شاہ محمد حبیب اللہ قادری رضوی میرٹھی کے صاحبزادے محمد اشرف رضا قادری نے اپنے دورۂ ملتان شریف کے موقع پر سیدنا سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی رحلت کی اندوہ اثر خبر سنی تو انھوں نے ایک اخباری بیان میں خانوادۂ رضویہ سے اظہار تعزیت کیا آپ نے کہا دنیا ایک عارف کامل اور عالم عامل سے خالی ہوگئی۔ مفتی اعظم قبلہ کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

مولانا محمود رضوی مدیر رضوان لاہور

استاذ العلماء علامہ مفتی ابو البرکات سید احمد قادری رضوی سابق شیخ الحدیث مدرسہ حزب الاحناف لاہور کے صاحبزادے مولانا محمود رضوی مدیر رضوان نے اپنے دورہ ملتان کے موقع پر حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفیٰ رضا خانصاحب بریلوی کے انتقال کی خبر سن کر ایک اخباری تعزیتی بیان جاری کیا اور اسلام و سنیت کے لئے مفتی اعظم کی گراں قدر خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔

شاہ احمد نورانی

مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان کے صدر اور مبلغ اسلام خلیفہ اعلیٰحضرت مولانا شاہ عبد العلیم قادری رضوی میرٹھی کے صاحبزادے مولانا شاہ احمد نورانی نے شیخ العلماء مفتی اعظم ہند کے وصال پر اخبار جنگ کو ایک تعزیتی بیان میں کہا مفتی اعظم علم وفضل اور فقہی بصیرت کے اعتبار سے لاثانی تھے۔ اسلام اور عالم اسلام کے لئے آپ کی عظیم خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ روزنامہ جنگ لاہور۔ کراچی۔ پشاور نے مولانا نورانی کے بیان کے الفاظ پر تعزیتی اداریہ تحریر کیا ہے۔

(سردار احمد رضا رضوی ابن مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی)

(نامہ نگار)

ملفوظات

- حد سے زیادہ شرمانا اچھا نہیں ہے۔
- ہر شئے اپنی پسند کے مطابق نہیں ہوتی۔
- سنگھار و گفتار کو نہیں کردار کو دیکھ۔
- جہاں سے بھی نور علم حاصل ہوسکے حاصل کرلو۔
- صبر کا پھل کھانے والے ہمیشہ میٹھا ذائقہ پاتے ہیں
- حریص ہمیشہ بھوکا ہی مرتا ہے۔

پوری دُنیا میں غم واندوہ کے بادل چھاگئے:

برّاعظم یُوروپ کے شہروں میں شہزادہ اعلیحضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی یاد میں جلسے و محفلیں

حضرت مفتی اعظم کی یاد میں یورپ میں برابر جلسے و محفلیں ہو رہی ہیں، حضرت مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی اکیڈمی ماریشش، حضرت مولانا شاہد رضا سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن یو کے، حضرت مولانا محمد حنیف صاحب رضوی خطیب جامع مسجد بری، حضرت مولانا قاری محمد اسمٰعیل صاحب مصباحی خطیب جامع مسجد راچڈیل، حضرت مولانا پیر سیّد زاہد حسین شاہ صاحب خطیب جامع مسجد نوٹنگھم حضرت علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی، حضرت مولانا نثار بیگ صاحب صدر جماعت اہلسنت برطانیہ حضرت مولانا پیر نورانی بابا کے علاوہ اور بہت سے علماء اور مشائخ نے سرکار مفتی اعظم ہند کی ذات اور کارناموں پر خبر ڈالی اس اجتماعی اجلاس کے علاوہ برطانیہ اور اسکاٹ لینڈ کے ہر شہر میں جلسہائے تعزیت منعقد ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔

چیتھم ہل مانچسٹر

عباد الرحمٰن کلچرل ایسوسی ایشن کی جانب سے جامع مسجد چیتھم ہل مانچسٹر میں محفل ایصال ثواب اور جلسہ تعزیت منعقد ہوا جس میں قرآن خوانی کے بعد علامہ قمر الزمان اعظمی مولانا محمد حنیف صاحب رضوی مولانا قاری محمد اسمٰعیل صاحب مصباحی اور مولانا محمد اقبال مصباحی نے حضور مفتی اعظم کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ جامع مسجد وکٹوریہ پارک مانچسٹر میں جلسہ تعزیت و محفل ایصال ثواب کا انعقاد ہوا جس میں مولانا نثار بیگ صاحب نے حضور مفتی اعظم کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

راچڈیل

سنہری جامع مسجد راچڈیل لینکا شائر میں جلسہ تعزیت منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا قاری محمد اسمٰعیل خطیب جامع مسجد کے علاوہ حضرت مولانا پیر سیّد عبدالقادر شاہ صاحب حضرت مولانا محمد حنیف رضوی حضرت مولانا قمر الزماں اعظمی حضرت مولانا حافظ محمد امین صاحب صاحب نے حضور مفتی اعظم کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

بری لینکا شائر

جامع مسجد نور الاسلام بری لینکا شائر میں جلسہ تعزیت منعقد ہوا جس میں مولانا محمد امین صاحب۔ مولانا مولا داد صاحب، مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مصباحی صاحب اور مولانا قمر الزماں اعظمی صاحب نے تقریر کی۔

مسجد نور الاسلام بولٹن

حضرت مولانا اقبال مصباحی کے زیر اہتمام جلسہ تعزیت منعقد ہوا جس میں خطیب مسجد نے حضور مفتی اعظم کی حیات مبارکہ اور خدمات عالیہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

مکہ مسجد بولٹن بولٹن میں اہل سنّت کی دوسری بڑی مسجد مکہ مسجد میں حضرت مولانا عبدالمنان اشرفی اور ان کے رفقاء نے جلسہ تعزیت اور محفل ایصال ثواب منعقد کیا۔

بلیک برن لنکا شائر میں جامع مسجد پٹ اسٹریٹ میں مولانا محمد بشیر صاحب اور جامع مسجد بالا قلعہ میں مولانا محمد شریف صاحب نے محفل ایصال ثواب و جلسۂ تعزیت کا انعقاد کیا۔

مسجد رضا پرسٹن اعلیٰ حضرت کے نام نامی پر تعمیر ہونے والی مسجد رضا پرسٹن میں برطانیہ کے ممتاز عالم دین اور جماعت اہل سنّت کے سرپرست حضرت مولانا مفتی گل رحمٰن صاحب رضوی کے زیر اہتمام جلسہ تعزیت منعقد ہوا۔

مسجد رضا نیلسن میں حضرت مولانا حافظ محمد امین صاحب خطیب جامع اور اُن کے رفقاء کے زیر اہتمام مجلس تعزیت منعقد ہوئی اور سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔

جامع مسجد بین الاقوامی انجمن تبلیغ اسلام ہالیفیکس میں حضرت مولانا ممتاز احمد اشرف القادری کے زیر اہتمام جلسہ تعزیت منعقد ہوا جس میں مولانا اشرف القادری کے علاوہ چودھری محمد طارق اور دیگر مقررین نے سرکار مفتی اعظم کی حیات مبارکہ اور ان کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔

شیفیلڈ انگلینڈ میں حضرت مولانا منیر الزماں اور حضرت مولانا عبد الصمد صاحب محفل ایصال ثواب کا انعقاد کیا۔

لیسٹر انگلینڈ میں اسلامک تھنک سنٹر لیسٹر کے ڈائرکٹر اور ورلڈ اسلامک مشن یو کے کے صدر حضرت مولانا شاہد رضا نعیمی نیز صدر اسلامک سنٹر چودھری محمد حسین صاحب کے زیر اہتمام جلسۂ تعزیت منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا شاہد رضا نعیمی نے مفتی اعظم کی حیات پر ایک ناقابل فراموش تقریر کی۔ انھوں نے سرکار مفتی اعظم ہند کے علمی، فقہی اور اصلاحی کارناموں پر روشنی ڈالی اور ارشاد فرمایا کہ اب پورے عالم میں ایسا دیدہ ور نظر نہیں آتا۔

ڈرلی انگلینڈ میں حضرت مولانا قاری محمد اسمٰعیل احمد آبادی کے زیر اہتمام جلسہ تعزیت منعقد ہوا۔

کاونٹری انگلینڈ میں حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب شہزادۂ مناظر اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ و نائب صدر ورلڈ اسلامک مشن نے ایک عظیم الشان جلسہ تعزیت منعقد کیا جس میں سرکار مفتی اعظم ہند کے کارناموں پر روشنی ڈالی اور ارشاد فرمایا کہ ورلڈ اسلامک مشن سرکار مفتی اعظم ہند کے دعاؤں کے سائے میں قائم ہوا تھا اب ہم عہد کرتے ہیں کہ ورلڈ اسلامک مشن کو مسلک اعلیٰ حضرت کیلئے وقف کر دیں گے۔

برمنگھم میں حضرت مولانا ریاض محمود صاحب اور حضرت مولانا قاری محمد طاہر آزاد صاحب نے جلسہ ہائے تعزیت منعقد کیے۔ اور سرکار مفتی اعظم کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا

سلو وساؤتھ ہال حضرت مولانا منیر الزماں اور برادر

طریقت عبد القیوم رضوی نے جلسہ ہائے تعزیت منعقد کئے اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔

والتھم اسٹو میں حضرت مولانا علامہ پیر عبد القادر شاہ صاحب نے جلسہ تعزیت منعقد کیا اور اپنی گراں قدر تقریر میں ارشاد فرمایا کہ حضور مفتی اعظم مجدد مائۃ حاضرہ سیدنا اعلیحضرت فاضل بریلوی کے مظہر کامل تھے جنھوں نے پورے عالم اسلام کو حریت فکر اور عظمت عقیدہ کی دولت سے مالا مال کیا دنیا قیامت تک حضور مفتی اعظم ہند کی احسان مند رہے گی۔

الفورڈ لندن میں جناب جمیل بٹ صاحب سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن ایسٹ لندن برانچ نے جلسہ تعزیت و ایصال ثواب کا اہتمام کیا جس میں لندن کی مختلف علاقوں کے کثیر تعداد مسلمانوں نے شرکت کی۔

بارکنگ لندن، ورلڈ اسلامک مشن یوکے برانچ کے صدر حضرت مولانا یونس کاشمیری کے زیر اہتمام جلسہ تعزیت کا انعقاد ہوا جس میں مشن کے جملہ مقامی رہنماؤں نے شرکت کی ایصال ثواب کے بعد تعزیتی تجویز منظور کی گئی اور عہد کیا گیا کہ حضور مفتی اعظم ہند کے مشن کو دنیا کے ہر گوشے میں پہونچانے کیلئے مشن کے مبلغین اپنی تمام توانائیاں صرف کریں گے

ایسٹ لندن کے خطیب مولانا صمدانی صاحب نے فاتحہ کا اہتمام کیا۔

ویمبلے لندن کے خطیب مولانا اویسی صاحب نے ایک اجلاس منعقد کیا جس میں حضور مفتی اعظم کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

ہائی ویکمب میں حضرت مولانا صاحبزادہ امداد حسین صاحب سکریٹری جنرل جماعت اہل سنت برطانیہ نے حضور مفتی اعظم کے حضور خراج احترام و عقیدت پیش کیا گیا۔ اور ان کے وصال کو دنیائے سنیت کا ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔

برٹن آن ٹرینٹ کی جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا ظفر محمود صاحب فراشوی نے جلسہ تعزیت و ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔

گلاسکو اسکاٹ لینڈ میں حضرت مولانا صدیق صاحب صدر ورلڈ اسلامک مشن اسکاٹ لینڈ نے ورلڈ اسلامک مشن کی طرف سے تعزیتی اجلاس منعقد کیا جس میں سکاٹ لینڈ کے مختلف شہروں سے آئے مندوبین نے حضور مفتی اعظم بارگاہ میں نذرانہ اخلاص پیش کیا

مندرجہ بالا جلسوں کے علاوہ برطانیہ کے دیگر قصبوں اور شہروں میں منعقد ہوئے ہیں۔ بیشمار گھروں میں قرآن خوانی جاری ہے مسلمانان برطانیہ آقائے نعمت سرکار مفتی اعظم ہند کے وصال کو اس طور پر محسوس کر رہے ہیں کہ گویا یہ حادثہ اس صدی کا سب سے بڑا حادثہ ہے ورلڈ اسلامک مشن کے جنرل سکریٹری اور سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے مرید حضرت مولانا قمر الزماں اعظمی کی قیادت میں ایک وفد عرس چہلم میں بریلی شریف حاضری کا ارادہ رکھتا ہے خدائے وحدہٗ قدوس جملہ مسلمانان اہل سنت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور شہزادگان و متعلقین مفتی اعظم ہند کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔ اور درسگاہ و خانقاہ بریلی شریف کو تا قیامت زندہ و پائندہ رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

سوگوار
ڈاکٹر بشیر احمد جوائنٹ سکریٹری جنرل
ورلڈ اسلامک مشن۔ مانچسٹر۔

دار العلوم منظر اسلام زندہ باد

آہ! حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان

از محمد صابر القادری باڑادری دارالعلوم علیمیہ دامودر پور مظفر پور

مفتیٔ اعظم جو بن کر ہر سو تھے جلوہ فگن
وہ ہمارے پیر و مرشد جانِ مضطر چل دیئے

چل دیئے دارِ فنا سے ہائے سرور چل دیئے
نائبِ خیر البشر ہم سب کے رہبر چل دیئے

رہبر پیرِ طریقت مظہرِ غوث الوریٰ
ولنشیں شیخ المشائخ سب کے ناصر چل دیئے

ماہتابِ بزمِ سنت شمسِ چرخِ قادری
مصطفےٰ نوری ہمارے روئے انور چل دیئے

پیشوائے دینِ اکرم، خود ولی ابنِ ولی!
دہر سے اک زندۂ جاوید بنکر چل دیئے

مشعلِ رشد و ہدایت تھے جو ماہِ سُنیت
آہ! وہ آقا ہمارے حسن پیکر چل دیئے

ناز تھا اہلِ سُنن کو جنکے روئے پاک پر
رہبرِ کامل وہی پر نور اطہر چل دیئے

ہے غریقِ رنج و غم سن کر یہ ہر فرد و بشر
غمزدوں کے آسرا روئے منور چل دیئے

سونی سونی سی ہے کیوں یہ خانقاہِ رضویہ
کیا حسیں مسند نشیں، ذیشان ولی گر چل دیئے

آرزوئے دید جنکی ہر کسی کے دل میں تھی
وہ رخِ انوار کا جلوہ دکھا کر چل دیئے

کر سکے کچھ بھی نہ ہم تو آپ کی خدمت حضور
ہے یہی افسوس بے حد آپ کیوں کر چل دیئے

رنج و غم میں مبتلا ہے ہر مرید باوفا
چشم نم ہو پھر نہ کیوں جانِ مضطر چل دیئے

السلام اے رہنما اے پیرِ کامل السلام
السلام اے صابرِ نوری کے حامل السلام

قطعۂ تاریخِ وصال

انھیں سے تھی بہارِ اہلِ سُنت
انھیں سے تھا قرارِ اہلِ سُنت

شبِ غم آئی اور رخصت ہو گئے
امورِ تاجدارِ اہلِ سُنت!

۱۴ ۰ ۲ ۰

احمد مصطفےٰ
انصاری
مرادآباد

اعلان ہوا مفتیٔ اعظم کی گلی سے

محمد کامل وفا نعیمی دھامپوری

اللہ نے بچایا ہمیں ہر بولہبی سے
الفت سے ہمیں مفتیٔ اعظم کی گلی سے

گستاخ ہے جو دشمنی رکھتا ہے ولی سے
صدیق سے فاروق سے عثمان و علی سے

دل کیوں نہ ہو پُر نور میرا عشق نبی ﷺ سے
جب واسطہ مجھ کو ہے حسین ابنِ علی سے

جس سینہ میں کینہ ہو اللہ کے ولی سے
ہے فیصلہ اسکے لئے شمشیر علی سے

اللہ بچالیجئے ہر فتنہ گری سے!
فریاد ہماری ہے رسولِ عربی سے

اب فرض ہے بچنا ہمیں ہر بولہبی سے
اعلان ہوا مفتیٔ اعظم کی گلی سے

جو باز نہ آئے کبھی توہینِ نبی سے
یہ گردشِ ایام الجھتی ہے اسی سے

آگاہ اُسے کرتا ہے فرمانِ نبی سے
وہ دوزخی لڑتا ہے جو اللہ کے ولی سے

اللہ کے لئے امن ہو اللہ کے لئے جنگ
یہ مژدہ سُنا ہم نے رسولِ عربی سے

مت چھیڑ کہ ہم عشقِ محمد میں فنا ہیں
اے عقل ذرا ہوش میں آ دل کی لگی سے

جو اہلِ عقیدت ہیں محبت میں ہیں سرشار
تا حشر ملے گا انھیں دربارِ نبی سے

کیا شان ہے واللہ رسولِ عربی کی
جابر ہی سے گیا۔ پوچھئے اصحابِ نبی سے

مسلک میں وفا مفتیٔ اعظم کے ہی رہنا
یہ درس ملا ہم کو حدیثِ نبوی سے

لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعر تاریخ وصال

از احمد مصطفےٰ انصاری مرادآباد

جسے سمجھے ہوئے ہے موت دنیا
ہے رمز تاجدارِ اہلِ سنت

۱۴ ھ ۰۲

آہ! خلیفۂ اعلیٰ حضرت

مولانا ضیاء الدین صاحب قادری مدنی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اس جانکاہ خبر کے ملتے ہی جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور میں کہرام مچ گیا اور فوراً قرآن خوانی کی مجلس شروع ہو گئی۔ نیز حضرت علیہ الرحمۃ کی یاد میں ادارہ جامعہ کی جانب سے جلسۂ تعزیت رکھا گیا۔ جسمیں حضرت کی حیات مبارکہ پر روشنی ڈالی گئی۔

اس محفل میں حضرت علامہ مولانا الحاج محمد سعید صاحب اعجاز کامٹوی مدظلہ العالی جوکہ امسال ہی زیارت حرمین سے مشرف ہوکر آئے ہیں انھوں نے حضرت علیہ الرحمہ سے اپنی آخری ملاقات اور حضرت کی محفلوں میں شرکت وغیرہ پر روشنی ڈالی اور حالات زندگی بیان فرمائے

ولی کامل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ضیاء الدین صاحب مدنی علیہ الرحمۃ اپنے وقت کے زبردست عالم تھے بڑے بڑے علمائے عرب آپ سے استفادہ حاصل کرنے حاضر ہوتے تھے۔ آپنے ستر سال قبل مدینہ سکونت فرمائی تھی اور ایک سو بارہ سال کی عمر میں اس دار فانی سے دار البقا ماہ ذوالحجہ میں وصال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت کے وصال سے دنیائے سنیت میں بڑا خلا پیدا ہو گیا۔ ادارہ اور حضرت مفتی عبدالقدیر صاحب متولی جامعہ واراکین اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی قبر پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اعلیٰ فرمائے۔ نیز پسماندگان وصاحبزادوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

محمد عبد اللطیف سلطانپوری رکن جامعہ اسلامیہ ناگپور

یادگارِ اعلیٰحضرت نیّرِ برجِ ہدیٰ

دلبرِ سرکارِ مارہرہ شہِ نوری میاں
آفتابِ دین و ملت پیشوائے اصفیا

دلبرِ سرکارِ مارہرہ شہِ نوری میاں
وارثِ شاہِ رسالت عارفِ ربِّ عُلا

حاملِ انوارِ برکات و فیوضِ غوثِ پاک
یادگارِ اعلیٰحضرت نیّرِ برجِ ہُدیٰ

مرجعِ علمائے دین و مفتیانِ ذی حشم
مرکزِ اہلِ بصیرت قبلۂ اہلِ ولا!

اولیائے عصر پر ہے فیض جاری آپکا
اے مرے آقائے نعمت منبعِ جود و سخا

اے کریم ابنِ کریم ابنِ کریم ابنِ کریم
بہرِ شبیر، شہِ سنت بھیک ہو داتا عطا

ہجری سن کے ماہِ اول کا ہوا جو انتخاب نو
اس میں بھی ہے رازِ قدرت ہر کوئی سمجھ گا کیا

مظہرِ شاہِ رضا نے آٹھ کو اور آپ نے
چودہ کو فرمائی رحلت وقفہ بائیس سال کا

ہے محبِ حشمتی کی آپ سے یہ التجا
کاش ہو جائے زیارت مفتیٔ اعظم شہا

آہ مفتیٔ اعظمِ ہند
دلِ حسین شمس الضحیٰ

۱۴۰۲ھ

مفتیٔ اعظم، سراجِ ملت احمد رضا
جانشینِ اعلیٰحضرت مرحبا صد مرحبا

کون ہے والی و مونس کون غمخوار و حلیم
آہ وہ صورت ہوئی۔ اب ہم سے رخصت برملا

فخر تھا، علماءِ حق کو ناز ہر درویش کو
ملتِ بیضاء کا یہ روشن ستارہ چل بسا

اس صدی کا اک فقیہہ اور تاجدارِ اہلِ دیں
بے بسی میں چھوڑ کر ہم سب کو تنہا چل بسا

سیدی احمد رضا کا یہ دُرِ نایاب تھا جو
جس پہ نازاں فقر تھا وہ شاہِ مرداں چل بسا

جس کے اوقاتِ حمیدہ روشنی ہی روشنی
جن کے اوصافِ ستودہ پارسائی کا صلا

اس عظیم مرتبت پیرِ طریقت پر سلام
جن کے اخلاقِ کریمانہ پہ صدقے اصفیا

اے مسیحِ دلربا۔ اے تاجدارِ مرتضیٰ
تیری تاریخِ کرامت۔ دلِ حسین شمس الضحیٰ

۱۴۰۲ھ

کشورِ قلب و جگر کا تاجدار اُٹھ گیا

عالم فاضل ماہر و عامل پیر و ولی شہزادۂ کامل

یعنی ابن اعلیٰحضرت مفتیٔ اعظم زندہ باد

ہزاری باغ بہار

مخدوم گرامی حضرت علامہ رحمانی میاں صاحب السلام علیکم

خداوند قدوس آپ کا سایہ ہم وابستگانِ درِ دولت کے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

آقائے نعمت سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی رحلت دُنیائے سُنیّت کا اتنا عظیم حادثہ ہیکہ اس کے اظہار کیلئے الفاظ نہیں ملتے۔ پروردگارِ عالم آقازادوں کو صبرِ جمیل اور ساتھ ہی ساتھ دُنیائے سُنیّت کی زبردست قیادت کی توفیق عطا فرمائے۔

مرشد برحق کے وصال کی خبر بمبئی میں ملی میں اُن دنوں اپنی بدنصیبی سے T.B. جیسے مہلک مرض کا شکار تھا جسکا علاج ہنوز جاری ہے۔ ۹۰ انجکشن مسلسل لگنے ہیں۔ دعاؤں کی درخواست ہے) سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے وصال کی خبر نے جو قلب و جگر پہ اپنا اثر ڈالا ہے ہم غلامان درِ غلامان اس کا اظہار کس طرح کریں۔ بس اللہ تعالیٰ سے دعا ہیکہ وہ سرکار کا نعم البدل خاندان رضویہ سے ہمیں عطا فرمائے۔

میری تقریروں پر ڈاکٹروں نے پابندی لگا رکھی ہے تاہم حضرت سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کے عرس چہلم کی تاریخ سے ضرور مطلع فرمائیں۔ ویسے میں بروز بسم کو بریلی شریف انشاءاللہ حاضر ہو جاؤں گا۔ خداوند عالم میرے آقازادوں کا اقبال بلند رکھے۔ آمین

والسلام مع الکرام

خادم بارگاہ رضویت۔ عبید اللہ خاں رضوی اعظمی

میرٹھ میں محفل ایصال ثواب

مسلم بچوں کا گھر میرٹھ میں حضرت مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر پاکر بغرض ایصال ثواب قرآن خوانی و فاتحہ خوانی ہوئی بعدہ میں شرکاء کو شیرینی تقسیم کی گئی۔

اسلام پور بنگال

آہ رشد و ہدایت کا آفتاب غروب ہوگیا۔

مخدوم گرامی حضور مہتمم دار العلوم منظر الاسلام صاحب قبلہ مدظلہ العالی السلام علیکم۔ یہ المناک پیغام جو قیامت صغریٰ کی مانند ہے

سُن کر کلیجہ پھٹ رہا ہے جس کی جدائی غم کا ملال کسی حال میں برداشت نہیں کی جاسکتا ہے۔ آہ! حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ جنکی ہر ایک ادا سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن دلیل ہے ہمیشہ کے لیئے غروب ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نیز یہ خبر ۱۲ ارنومبر بوقت چار بجے سُنا۔

یکایک ایک پانچ روز کیلئے مدرسہ بند کر دیا۔ اور ساتھ مدرسہ شمس العلوم اکیرحیلا کے طلبہ نے اظہار غم کیا۔ اور ساتھ ہی قرآن خوانی و فاتحہ شریف ایصال ثواب پہونچایا گیا۔ مولی تعالی انکی قبر پر پھول برسائے۔ آمین۔ فقط خادم عبد الغفار مدرس مدرسہ شمس العلوم اکیرحیلا اسلام پور بنگال

محمد لطیف الرحمٰن برن پور

۹۲/۸۲ء

مخدومنا المکرم حضرت علامہ ریحانی میاں وحضرت علامہ منانی میاں، وحضرت علامہ ازہری میاں قبلہ دامت برکاتہم

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ،

آقائے نعمت تاجدار ولایت شہزادۂ اعلیٰ حضرت مرشد برحق حضرت سیدی وسندی مرشدی ومولائی حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال کی خبر ریڈیو سے سنکر دل ڈوبنے لگا۔ دُنیا تاریک معلوم ہونے لگی۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھاگیا۔ دل اس خبر جانکاہ کو تسلیم نہیں کر رہا تھا۔ لیکن قضائے مولیٰ کے سامنے مجبور ہونا پڑا۔ مولیٰ تعالیٰ سرکار کی قبر انور پر رحمت ونور کی بارش فرمائے۔ اور جمیع متعلقین ومریدین کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔ آمین

جمعہ کے دن پورے شہر میں مائیک سے حضرت کے وصال کی خبر دی گئی۔ پورا شہر غم میں ڈوب گیا اور شہر کی تمام مسجدوں میں ایصال ثواب کیا گیا۔ اور ۱۵ ارنومبر کو صبح سے جامع مسجد برن پور میں قرآن خوانی ہوئی۔

فقط سگ بارگاہ مصطفوی

محمد لطیف الرحمٰن نورانی رضوی

بمبئی ۶:

مخدومی حضرت العلام زاد مجدکم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی۔ بڑے رنج وغم کے ساتھ یہ عریضہ حاضر خدمت ہے کہ ہمارے آقائے نعمت سرکار سیدنا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان نے شب پنجشنبہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر مجھے بمبئی میں صبح کو ملی میرا قلب پاش پاش ہوگیا۔ آہ! ہم اہلسنت سرکار مفتیٔ اعظم ہند کے سایہ سے ہمیشہ کیلئے محروم ہوگئے۔ ہم سب یتیم ہوگئے ابھی حضور مجاہد ملّت کے غم میں آسودہ نہ ہونے پائے تھے۔ حضرت نے اس دار فانی سے عالم جاودانی کا سفر فرمالیا۔ مولی تعالی ہم سب کو اور آپ تمام رضوی بھائیوں کو صبر جمیل مرحمت فرمائے آمین

حفیظ القادری رضوی۔

شریعت اسلامیہ کی حرمت و تکریم کا داعی چل بسا

وہ ابن حضرتِ احمد رضا خاں مصطفےٰ ذی شاہ
امام و صدر تھا اس دور میں جو اہلسنت کا

محترم المقام سلام و رحمت

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ تاجدار سنیت حضور مفتی اعظم ہند کی وفات سے ملت و دنیائے سنیت کو جو نقصان عظیم پہونچا ہے اسکی تلافی مستقبل قریب میں پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ میرے عزیز سید محمد طاہر علی دیوی شریف سے حضور قبلہ کی تجہیز و تکفین و تدفین میں شرکت کی غرض سے بریلی شریف پہونچ گئے تھے واپسی پر انھوں نے آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔ بقول مولانا محمد علی ؎ مر کے جوہر آپ کے جوہر کھلے

اپنی تاثرات کو یکجا کر کے ایک نظم کی شکل دیدی ہے جو روانہ خدمت ہے۔ میرا تعلق ایک عرصہ سے ماہنامہ اعلیحضرت سے قائم ہے اسی لئے آپ اسی کے ذریعہ اشاعت کیلئے دیدیں۔ تاکہ میں بھی قبلہ محترم کے نام لیواؤں میں شمار کیا جاؤں۔ فقط

غم اندوہ و غم گسار

وصی سیتاپوری۔ محلہ آزاد نگر سیتاپور۔ یوپی

مخدوم محترم! زیدت عنایتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ، مقتدائے اہلسنت خدائے قدیر آپ سبھوں کے ساتھ دنیائے اہلسنت کو صبر وجمیل کی دولت سے نوازے۔ یکشنبہ کو شہریوں کے اجتماع میں مدرسہ ہذا میں طلبہ و مدرسین کے ذریعہ ایصال ثواب کی خصوصی نشست ہوئی۔ دعاؤں کا محتاج

علی احمد عفی عنہ

مدرسہ تیغیہ انوار العلوم ماری پور مظفر پور

عالیہ محترمہ آپا صاحبہ السلام علیکم

حضرت قبلہ مفتی اعظم علیہ الرحمتہ کی وفات کی اطلاع پہاڑ بن کر ٹوٹی خدا جانے آپ لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ مشیت ایزدی ہے سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں اللہ تعالےٰ انکی قبر کو منور فرمائے۔ جملہ لواحقین خصوصًا آپ لوگوں کو اس حادثہ عظیم پر صبر جمیل عطا فرمائے ہم گنہگاروں پر حضرت کا فیض جاری رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کارلائق سے یاد فرمائیں۔ فقط والسلام

کفش برادر

شفیع محمد

بعد سلام و قدمبوسی کرکے عالیہ محترمہ چھوٹی بی صاحبہ کی خدمت میں میری طرف سے تعزیت پیش کردیں ہمشیرہ صاحبہ کی خدمت میں سلام مسنونہ عرض ہے۔

از بھوساول

محترم قبلہ پیر و مرشد (رحمانی میاں)

اسلام وعلیکم

تاجدار اہلسنت سرکار مفتی اعظم ہند کے وصال پر بے حد رنج محسوس کر رہا ہوں سچ تو یہ ہے کہ نہ صرف خانوادۂ رضویہ بلکہ پورے دنیائے سنیت آج یتیم ہوگی اور افسوس کا مقام یہ ہے کہ جو اسلاف ہم سے جدا ہوتے جارہے ہیں اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ کی قبر انور پر تا قیامت رحمتوں کی بارش فرمائے۔

بھوساول کی مقامی تنظیم انجمن اہلسنت وجماعت نے حضرت کی روح کو ایصال ثواب کے لئے جامع محلہ مسجد میں قرآن کا اہتمام فرمایا جس میں کثیر سنی حضرات نے شرکت فرمائی۔

شریک غم

ابراہیم رضوی۔ بھوساول

مکرم و محترم علامہ محمد ریحان رضا خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مقام افسوس ہے کہ اس دار فانی سے پیر و مرشد رہبر شریعت علامہ الحاج مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں صاحب انتقال فرماگئے۔ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

رب العالمین اس کے فضل اور حضور علیہ السلام کے صدقے سے مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور پس ماندہ کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

مفتی اعظم ہند کو ہم گنہگاروں سے والہانہ محبت تھی جب کبھی احمد آباد (گجرات) کا دورہ ہوتا مسکین کے مکان پر قیام فرماتے۔ اس طرح ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمیں آپ کی تھوڑی سی خدمت کرنے کا موقعہ مل جاتا

ہم حقیقت میں ان کی دعاؤں سے آج خوشحال ہیں۔ امید و توقع ہے کہ آخرت میں بھی کامیاب و کامران ہونگے

دعائے خیر میں برائے کرم مسکین کو یاد رکھئے خاکسار

عبد المصطفیٰ

برٹن۔ یوکے۔

حضرت عزت مآب محترم المقام علامہ ریحان رضا خاں صاحب قبلہ زید مجدکم العالی۔ سلام مسنون وطلب خیر۔ حضور سرکار مفتی اعظم صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال پر ملال کی خبر ہم لوگوں بہت دیر سے پہنچی یہ اپنی بدنصیبی ہے کہ ہمارا محل وقوع کوردہ علاقہ ہے۔ اس غمناک اطلاع پر سکتہ سا طاری ہو

ہوگیا۔ دل کی دھڑکنیں رکنے لگیں۔ پوری دنیا سے سنیت خالی خالی سی نظر آرہی ہے۔ اب سفینۂ ملت کا خدا ہی حافظ ہے۔ بہر حال خبر ملتے پر فوراً مدرسہ نور العلوم ٹنڈوا بند کردیا گیا۔ قرآن خوانی و ایصال ثواب فی الفور کیا گیا۔ بعدہٗ مسلسل ہفتہ بھر پورے طلبہ و مدرسین تلاوت قرآن پاک کا کرتے رہے۔

ماضی کی ایک جھلک
دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

۱۳۲۲ھ ۱۹۰۴ء میں اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے قائم فرمایا تھا۔ سب سے پہلے رحیم یار خاں کے مکان پر مولانا ظفر الدین صاحب بہاری اور مولانا عبد الرشید عظیم آبادی دو طلبہ سے مدرسہ کا افتتاح ہوا اور اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے بخاری شریف کا سبق شروع کرایا۔

منظر اسلام مدرسہ کا تاریخی نام ہے۔ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے برادر خورد حضرت علامہ حسن رضا خاں بریلوی نے یہ نام تجویز کیا تھا اور مدرسہ کے پہلے مہتمم بھی وہی مقرر ہوئے تھے

مستقل عنوان

کیا آپکو معلوم ہے؟

- نجدی عقیدوں کو پھیلانے کے لئے اب عورتوں کو بھی خریدا جا چکا ہے اور گھر گھر جا کر منافقت کا زہر پھیلا رہی ہیں۔
- آج ہی ہر سنی عورت کو مبلغہ بن جانا چاہئے اور اپنے حلقۂ اثر میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔
- میلاد شریف کی محفلوں میں اب عورتوں کو عقائد بیان کرنا چاہئے تاکہ دین و ایمان میں تازگی پیدا ہوتی رہے۔
- منافقین کی ایجنٹ عورتوں سے اپنے کو دور رکھئے اور خود ان سے دور رہئے۔
- ماں بہنوں سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو کلمہ نماز کی تلقین کے ساتھ ساتھ عقائد اہلسنت بھی سکھائیں۔
- بچوں کو بتائیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔
- حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہماری حاجت روائی فرماتے ہیں اور قیامت کے دن ہماری شفاعت فرمائیں گے۔
- میلاد شریف پڑھنا پڑھانا جائز ہے اس کو بدعت و حرام کہنے والا ابن ابی کی معنوی اولاد ہے۔
- جو شخص آقائے مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر حملہ کرے تو اس کے نطفے کی تحقیق کیجئے۔
- جو یہ کہے کہ حضور کو علم غیب نہیں تھا تو برائے کرم پتہ لگائیے کہ اس کی ماں کا حلالہ ہوا ہے یا نہیں۔
- عبد اللہ ابن ابی کے منافقانہ کردار کو اس زمانے میں نجدی گرگے خوب خوب اجاگر کر رہے ہیں۔
- رسول گرامی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے موقع پر شیطان پہاڑ کی کھوہ میں اوندھا پڑا رو رہا تھا۔
- شیطان کے چیلے اور ابن لعین کے فرزند آج ربیع الاول شریف میں عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلوس اور جشن چراغاں کو یہود و نصاریٰ کا طریقہ بتا رہے ہیں۔
- ہر شخص کو اپنے اپنے باپ دادا کی پیروی اور ان کے طریقہ کو اپنانے و پھیلانے کا حق حاصل ہے۔
- شیطان کی اولاد سوچتی ہے کہ چودہ سو سال پہلے جب امام الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جلوہ گری فرمائی تھی، تو ہمارے ابا پہاڑوں میں چھپتے پھر رہے تھے اور اوندھے پڑے رو رہے تھے اب ہم کیا کریں تو انھوں نے میلاد حرام سلام حرام جلوس کو بدعت اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ بتانا شروع کر دیا اس طرح شیطان کی اصلی اولاد ہونے کا بانگ دہل اعلان

کر رہے ہیں • آخر یہ کیسا چلہ ہے کہ واپسی کے آدمی میلاد حرام ۔ سلام بدعت ۔ فاتحہ شرک اور سب سے بڑھ کر خباثت ورزنہ کی، یہ کہ علم غیب کا منکر اور شفاعت کا منکر ہو جاتا ہے ۔

• مسلمان کی سب سے قیمتی دولت ایمان و اسلام ہے۔ جان دے کر بھی اسکی حفاظت کیجئے ۔

• جنت میں داخلے کی شرط ایمان ہے ۔ عمل سے جنت میں مراتب بلند ہوتے ہیں ۔

• حضور نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے زمانۂ آخری کے بارے میں فرمایا ہے کہ آدمی صبح کرے گا اس حال میں کہ مومن ہوگا اور شام تک کافر ہو جائے گا

• ان بہنوں کو چاہیئے کہ اپنے گھروں میں **جماعت اہلسنت کی تبلیغی محفل** کے نام سے جمع ہوں اور عقائدِ اہلسنت بیان کریں ۔

• جماعت اہلسنت کے کانپور دفتر کا پتہ :- ۱۰۵/۱۳۶ مسجد گھوسیان سید آباد حسین گنج کانپور

• دنیا میں ہمارا مرکز مدینہ منورہ ہے اور بھارت میں بریلی شریف ۔

• نجات پانے والی جماعت، جماعت اہلسنت ہے ۔

کیا آپ جانتے ہیں ؟

• قبر میں ایمان کا امتحان لیا جائے گا ۔ اور حشر میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا ۔

• جو چیز سب سے پہلے والی منزل میں پوچھی جائے گی اس کی کوئی فکر نہیں اور جو بعد میں دریافت کی جانے والی ہے اس کا خوب پرچار کر رہے ہیں اب بتایئے کہ گدھے ہیں یا نہیں ؟

• شیطان بہت بڑا نمازی تھا اس کو خدائے وحدہٗ لاشریک کے سجدے سے کوئی انکار نہ تھا۔ تعظیم نبی کا انکار کیا جنت سے نکال دیا گیا ۔ لعنت کا طوق اس کی نمایاں نشانی ہے ۔

• جس بنیاد پر شیطان جنت سے نکال دیا گیا وہ ہے تعظیم نبی ۔ جب انکار کرنے پر استاد اندر سے باہر کر دیئے گئے، تو شاگرد لوگ باہر سے اندر کیسے جائیں گے ۔

• شیطان اس راز سے بخوبی واقف ہے کہ عقیدے خراب کر دو اور عمل خوب کراؤ کچھ کام آنے والا تو ہے نہیں • •

عصر حاضر میں تقویٰ وطہارت کا تاجدار اٹھ گیا

جانِ مریداں شمع ہدایت مفتیٔ اعظم زندہ باد

آپ پر قربان اہل عقیدت مفتی اعظم زندہ باد

بشرف نظر محترم المقام

۱۰۴ × ۱۴۴ × ۹۷۰

سرگرم محبت سعید جیلانی

مولوی — محمد ۹۲

۲ — ھ — ۱۴

السلام علیکم

حضور مفتی اعظم ہند رح کے سانحہ ارتحال پر ملال پر یہاں اہل سنت وجماعت میں صف ماتم بچھ گئی۔ ہماری مجلس عرفان کیطرف سے فوراً الگش ٹمل نوٹس چھپوا کر تمام مساجد میں العبد نماز جمعہ فاتحہ وایصال ثواب کروایا گیا۔ اور ایک جلسہ تعزیت رکھ کر اس کا اعلان تام ٹمل اخباروں اور ریڈیو میں بھی کیا گیا۔ اس کی تفصیل الگ روانہ کر رہا ہوں گنجائش ہو تو اعلےٰحضرت کے رسالے میں طبع فرمادیں۔ اس سے قبل حضور ریحان رضا خاں صاحب کو اطلاع دیجا چکی ہے تفصیلی اطلاع آپ کو دے رہا ہوں

نوٹ۔ اس خط کے ساتھ حضور مفتی اعظم ہند کے سال وصال کی تاریخیں بھی روانہ کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ ضرور طبع فرمائیں گے۔

زیادہ السلام

کلیم ہزاروی قادری رضوی

موت العالِم موت العالَم حق — فانوس چرخ اولیا گل شد

۲ — ھ — ۱۴ — ۲ — ھ — ۱۴

اولیائے نوری ؛ اُولٰئِکَ علیہم صلوٰۃ مِن رَّبِّہِم

۲ — ھ — ۱۴

فراق مفتیٔ اعظم ہند

۸۱ — ع — ۱۹

قطعۂ تاریخ نور قمر

۸۱ — ع — ۱۹

در عالم تمام ایں غلغل شد بہ آہ گرفتار اجل بلبل بلبل شد
رفت از جہاں مصطفےٰ رضا بہ فانوس چرخ اولیا گل شد

۲ ۔ ۰ ـــ ھ ـــ ۱۴

٧٠٦ × ٣٦٧ × ٣٢٩

زبان خامہ العبد المصطفےٰ کلیم ہزاروی

۲ ۔ ۰ ـــ ھ ـــ ۱۴

ترچناپلّی میں حضور مفتیٔ اعظم ہند کیلئے جلسۂ تعزیت و فاتحہ ایصال ثواب

مورخہ یکم صفر المظفر ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۸۱ء

بروز یکشنبہ بوقت ۱۰ بجے شب بمقام درگاہ حضرت طبل عالم بادشاہ ترچناپلی (ٹملناڈو) منجانب مجلس عرفان اہلسنت وجماعت ترچناپلّی حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب کے سانحہ ارتحال پر ایک تعزیتی جلسہ رکھا گیا۔ جس میں مولانا کلیم ہزاروی قادری رضوی نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت اور حضور مفتی اعظم کی مذہبی و دینی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کو خراج عقیدت پیش کیا۔ بعدہٗ حضور مفتی اعظم ہند کے لئے فاتحہ ایصال ثواب بھی کیا گیا اور مقامی تمام مساجد میں بعد نماز جمعہ حضور مفتی اعظم ہند کے لئے فاتحہ ایصال ثواب بذریعہ مجلس عرفان کرایا گیا۔ المشتہر

پیرزادہ نعیم القادری، رضوی کنوینر مجلس عرفان ترچناپلی

آہ! مفتی اعظم ہند

دُنیا میں جو بھی آیا ہے ایک نہ ایک دن ضرور مرے گا۔ روزانہ بے شمار لوگ مرتے ہیں اور ہر ایک کا ماتم اس کے مخصوص حلقہ میں ضرور ہوتا ہے کچھ لوگ اس سے زیادہ اہمیت حاصل کرتے ہیں اور نسبتاً ان کا ماتم وسیع تر حلقوں میں منایا جاتا ہے۔ لیکن بعض شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا سوگ صوبہ، ملک اور بر اعظم سے گذر کر عالمگیر حیثیت حاصل کرتا ہے۔ ایسی ہی شخصیتوں میں "مفتی اعظم ہند" بریلی بھی تھے۔ کل وہ ہم میں موجود تھے اور افسوس کہ آج ہم اُن کو "حضرت مفتیٔ اعظم ہند مرحوم" کہنے پر خود کو مجبور پاتے ہیں۔ مرحوم نے بانوے سال کی عمر پائی۔ ان کی ساری زندگی ان کے والد مرحوم کی کتابوں سے ظاہر عقیدہ و مسلک کی پابندی میں گذری اور بلا مبالغہ ان کو اتنی شہرت حاصل ہوئی جتنی شہرت خود ان کے والد مرحوم کو حاصل تھی کیونکہ وہ خواص علماء میں متعارف تھے اور حضرت مفتی اعظم ہند مرحوم کو عوام و خواص میں یکساں مقبولیت حاصل ہوئی ان کے غم گسار صرف اُن کے اہل خانہ اور اہل بریلی نہیں بلکہ پوری دُنیا کے طُول و عرض میں پھیلے ہوئے بریلوی مسلمان

ہیں۔ اس لئے تعزیت کے مستحق سارے سُنّی مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل دے اور اب مرحوم کے بعد ایک ایسا رہبر عطا فرمائے جو وقت کی نبض پر ہاتھ رکھے اور تمام مسلمانوں کو اللہ ورسُول کی مرضیات پر چلائے۔ آمین۔

عبدالقادر رحمانی
مدرس مدرسہ اسلامیہ گوپال گنج بہار

سیکٹ کوٹہ:

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کرنے سے دُنیائے سُنیت میں تہلکا مچ گیا ہے۔ ہر طرف صف ماتم بچھ گئی ہے اپنے تو اپنے بیگانے بھی آپکی وفات سے بیحد رنجیدہ خاطر ہیں آج مورخہ ۱۸/۱۱ کو جامع مسجد سیکٹ میں جناب مولانا محمد سعید الرحمٰن مبارک حسین نے اعلیحضرت کے شہزادے حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت سے مسلمانان سیکٹ کو روشناس کرایا۔ اور آپکے کارناموں کو لوگوں کے سامنے رکھا۔

اراکین کمیٹی مدرسہ اہلسنت وجماعت گلشن بغداد سیکٹ کوٹہ

نئی دِلّی

آقائی و مولائی حضور ریحان رضا صاحب نواسہ مفتی اعظم رح

السلام علیکم۔ میں خیریت سے ہوں اور حضور کی خیریت چاہتے

یہ خبر بہت ہی پُرملال میرے لئے ہوئی کہ حضور مفتی اعظم ہند اس دار فانی کو چھوڑ کر چلے گئے۔ میں حضور مفتی اعظم سے دست بیعت تھا میرے طرف سے حضور کو سلام عرض ہے اور میرے لئے دعا کرتے رہیں کہ میں جابہ جائز مقاصد میں کامیاب رہوں۔ آپ کا عقیدتمند

محمد شمس الدین رضوی
کیر آف گورداس ٹیلر بی ۔ ۱/۲۷
لاجپت نگر ۔ نئی دہلی ۱۱۰۰۲۴

ہگلی۔ ویسٹ بنگال

بشرف ملاحظہ حضرت علامہ شاہ مولانا ریحان رضا خاں قبلہ مدظلہٗ (ایم۔ ایل سی) السلام علیکم

آپ کے خاندان کا اور در کا ایک ادنیٰ غلام سے جہاں تک ہوسکا اور ہو رہا ہے اس عظیم سانحہ سے قلب وجگر پارہ پارہ ہو رہا ہے وہ کل ہند پیمانہ پر اشاعت وصبر جمیل اور شرکت عرس کا اعلان مندرجہ مضمون میں کمی و زیادتی کے ساتھ کر رہا ہے دعا فرمائیں۔ کامیابی ہو اور اپنی غلامی کا پورا ثبوت پیش کرسکوں۔ محتاج دعا

(مولانا) محمد رحیم اللہ خاں رضوی
ہیڈ معلم:۔ ادبی سوسائٹی مدرسہ ہنگس
پوسٹ ہنگس۔ ضلع ہگلی
(مغربی بنگال)

حضور مفتی اعظم ہند کا مختصر تعارف

۱۔ آپ کا خاندان افغانستان کے معزز خاندان بڑہیچ سے تعلق رکھتا ہے اور مغلیہ دور حکومت میں ہندوستان تشریف لائے۔ وزیر مالیات ۔ ڈی ایم ۔ گورنر ۔ اور سپہ سالار جیسے عظیم عہدوں پر فائز رہے ۔ آخر عمر میں ترک عہدہ کر کے اپنے اپنے زمانہ میں اپنے پیر و مرشد کے توسل سے درجہ ولایت پائے ۔ خدمت خلق کے ر علم دین و دنیا کو مکمل طور پر اپنے خاندانی روایات کے مطابق بیس پچیس سال کی عمر تک حاصل کر لیتے تھے ۔ اور سلسلہ قادریہ میں اپنے والد سے فیض لیتے تھے ۔ اور قدرے تعلیم بھی مکمل کر لیا کرتے تھے ۔

اور تقریباً آٹھ سو سال سے آپ کا خاندان ہندوستان میں آباد ہے پہلے آپ کے آباء و اجداد لاہور تشریف لائے ۔ لاہور کا شیش محل اور مغلیہ دور میں روہیلکھنڈ (موجودہ مغربی یو پی) آپ کے خاندان کی جاگیریں تھیں ۔ غلبہ روحانیت درجۂ ولایت کے سبب آہستہ آہستہ تغیر زمانہ کے ساتھ سب ختم ہو گئے ۔

۲۔ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء بمطابق ۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ کو جمعرات کی رات ایک بج کر چالیس منٹ پر وصال پا گئے ۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

۳۔ آپ کے وصال کی خبر لکھنؤ ریڈیو، آل انڈیا ۔ بی ۔ بی سی لندن اور پاکستان ریڈیو وغیرہ نے نشر کیا ہے ۔ الجمعیۃ دہلی دعوت دہلی، سیاست کانپور، قومی آواز لکھنؤ، ہفتہ وار ترجمان بریلی، ہفتہ وار رو داد جمن پیلی بھیت اور پندرہ روزہ رفاقت پٹنہ ، اس کے علاوہ سیکڑوں ہندی اردو اور دیگر زبانوں کے روزناموں اور ہفتہ واروں نے اس خبر کو شائع کیا ہے ۔

۴۔ موجودہ ایشیائی ، افریقی اور عرب ممالک ، ہند و بیرون ہند کے سرکاری، مذہبی ، سماجی ، اور عقیدت مند شخصیتوں نے دہلی ، بمبئی، لکھنؤ ، اور کانپور ہوائی اڈوں پر اور خصوصی اجازت حکومت ہند سے پا کر بذریعہ طیارہ بریلی ہوائی اڈہ پر اترے ۔ اور نماز جنازہ میں شرکت کئے ۔

۵۔ آپ کے نماز جنازہ میں اوسط محتاط تخمینہ کے مطابق ، لاکھ لوگوں نے شرکت کیا جنازہ میں مسلم غیر مسلم بھی شریک تھے آپ کے مریدوں کی تعداد پوری دنیا میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ بتائی جاتی ہے جس میں سات لاکھ علماء و مشائخ اور چار لاکھ کے قریب اجنہ بتائے جاتے ہیں ۔

۶۔ آپ کے نماز جنازہ کو مخزن اسرار خفی و جلی حضرت علامہ سرکار کلاں سید شاہ مختار اشرف قبلہ مدظلہ القدسیہ (کچھوچھہ) نے پڑھایا ہے چونکہ وصال سے قبل آپ کی بارہا خواہش سنی گئی ہے کہ میری نماز جنازہ کوئی اہلبیت سادات کرام سے پڑھائے ۔ آپ کی سن شریف وصال کے وقت بانوے ۹۲ سال

بتائی جاتی ہے اور خانقاہ قادریہ، رضویہ، برکاتیہ مصطفویہ محلہ سوداگران بریلی میں اپنے کریم والد بزرگوار سیدنا حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ کے پہلو میں آپ کو چھ بجکر چالیس منٹ پر لحد میں اتارا گیا۔ اور مدفون ہوئے۔

"عرس چہلم شریف": آپکا عرس چہلم شریف ۲۱ دسمبر ۱۹۸۱ء کو ہوگا جس میں دُنیا کے کونے کونے سے عقیدت مند حضرات شریک ہوں گے۔ اور جو لوگ نماز جنازہ میں شرکت نہیں کر سکے ہیں۔ وہ بھی اس بار جائیں۔ جسکی تیاری وصال شریف کے تیسرے دن سے اپنی اپنی حیثیت اور عقیدت کے اعتبار سے جانیوالے شروع کر دیئے ہیں اور پھر بریلی شہر اس سال ۲۱ر دسمبر ۱۹۸۱ء سے دو چار روز قبل اور بعد انسانی عقیدت مند، ہر قوم و ملت کے امن و سکون اور پیار کے سیلاب میں ڈوب کر غسل وصحت کیا کریگا۔ اور اپنے حُسن بے پناہ سے لوگوں کو مالا مال کریگا۔

اشعار

تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ ؛ تو ماہ جلالت ہے اے جلوۂ جاناں
سیّدی مرشدی مُصطفےٰ خاں رضا ؛ ان کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام
ایک حرمت میں میرا ہی دعویٰ نہیں ؛ شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

حضور مفتیٔ اعظم ہند بریلوی علیہ الرحمۃ الرضوان کے پروانوں سے مفتیٔ اعظم کی عقیدت کا عالمگیر سطح پر چند خوبصورت مطالبے:

(۱) مسجد، مدرسہ، لائبریری، انجمن اور کسی مذہبی تعلیمی ادارہ کو آپکے نام سے موسوم کرنا۔

۲۔ روزنامہ، ہفتہ وار، ماہنامہ وغیرہ جیسے اخبار و رسالہ، پرچوں کو آپکے نام سے منسوب کرکے جاری کرنا۔

۳۔ آپکی ذات سے متعلق اور آپکے مذہبی قومی اور خدمت خلق کے عالمگیری خدمات پر مضمون مکالے، مراسلہ، کتابچہ، کتابیں ہینڈبل، پوسٹر شائع کرنا اور کرانا۔

۴۔ آپ کا خاندانی، مختصر تعارف، آپ کی سوانح عمری، آپ کی کرامتیں، آپ کی تصانیف وغیرہ سے قوم و ملت اور عالم انسانیت کو متعارف (جانکاری کرانا)

۵۔ آپ کے پسماندگان کو حتی المقدور ہر ممکن طریقے سے تسلی دنیا اور ذاتی مفاد، شان، ہتک عزت، کو شرعی دائرے میں بلا تاخیر ختم کرکے اپنے چھوٹوں سے مل کر جماعتی بنیادی کام کو تنہا ہی سہی مگر آگے بڑھانا۔ منجانب

مولٰنا محمد حبیم اللہ خاں رضوی غمخوار ادبی سوسائٹی ہائی مدرسہ انگس پوسٹ انگس۔ ضلع ہگلی۔ مغربی۔ بنگال

محترم معظم اسلام علیکم

مرشدی و مولائی آقائے نعمت حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے وصال پر ملال پر سخت صدمہ ہوا۔ جلسہ تعزیت کرکے حضرت کو ایصال ثواب کیا گیا

منجانب۔
عبد الحفیظ رضوی کندن گنج۔ رائے بریلی

عشق و عرفان کا سنگم اور تقویٰ کا ستون، آہ مفتی اعظم

دنیائے اسلام میں نالہ و کرب کی چیخیں بلند ہوئیں۔

امام اہلسنت، صدر ملت، مفتی اعظم

عرب سے تا عجم شہرہ ہے جنکی افضلیت کا

محمد حسین رام پور کٹرہ

۸۶/۹۲ء

مخدومی و معظمی حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم

بعد ادب سلام مسنون!

حضور سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی رحلت کی روح فرسا خبر سنکر ہم تمام اراکین مدرسہ و متوسلین کو از حد رنج و غم ہوا۔ فوراً مدرسہ میں تعطیل کردی گئی اور گیارہ قرآن عظیم پڑھوا کر ایصال ثواب کیا گیا۔ مولیٰ تعالیٰ آپ سب اہل خاندان اور ہم تمام مریدین و متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور حضرت کا نعم البدل پیدا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر حقیر محمود حسین قادری رضوی حشمتی غفرلہ

حضور مخدوم ملت اسلام علیکم

حضور مرشد برحق رحمۃ اللہ علیہ کی خبر سن کر دل بیقرار ہوگیا۔ دنیا سونی ہوگئی۔ میرے سرکار اب کب میں گے

یا اللہ اب نورانی صورت اپنے مرشد کی کب دیکھوں گا۔ زمانہ سنیت کا درخشاں آفتاب ہم سے جدا ہوگیا۔ اے اللہ ہم سب کو صبر اور حضرت کا ثانی پیدا فرما۔ آمین

ڈاکٹر حافظ

منیر الزماں مصطفوی

برام پور میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا بیسواں بڑے پیمانہ پر منایا گیا۔ قرآن خوانی اور ایصال ثواب کئے گئے۔ اور عظیم الشان جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ جلسے میں خطاب کرنے والے علماء میں مولینا سید محمد ہاشمی کچھوچھوی مولنا معصوم رضا خاں پیلی بھیتی اور مولانا اسلم بستوی کے نام قابل ذکر ہیں۔ تمامی علماء نے اپنے اپنے انداز میں حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی۔ اور آخر میں حسان الہند حضرت بیکل اتساہی صدر کل ہند بزم عزیزیہ امجدیہ کیجانب سے مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد

پیش کی گئی۔

تعزیتی قرارداد

آج اس عظیم الشان اجلاس میں کل ہند بزم عزیزیہ امجدیہ بلرام پور کی جانب سے عالم اسلام کی جلیل القدر شخصیت شیخ الاسلام والمسلمین تاجدار اہلسنت، شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا الشاہ الحاج مصطفیٰ رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے

بلاشبہ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کی ذات گرامی نہ صرف ہند و پاک و بنگلہ دیش کے لئے بلکہ پورے عالم اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ تھی؛ افسوس کہ ہم آج اس سرمائے سے محروم رہ گئے۔

لاریب حضور مفتی اعظم ہند خدا کی نشانی، اپنے نبی کا معجزہ اور اپنے والد بزرگوار کی زندہ کرامت تھے؛ اور کفر و الحاد کی اس کڑی دھوپ میں قوم و ملت کیلئے ایک سایہ دار درخت تھے۔ افسوس کہ آج وہ سایہ ہم سے چھن گیا۔ حضور مفتی اعظم ہند آج کی پیاسی روح اور ٹھکرائی ہوئی انسانیت کیلئے مہر و محبت کا جام اور ملجا و ماویٰ تھے۔ افسوس کہ آج اُن کے وصال سے ہم سب یتیم ہو گئے۔ پوری دنیائے سنیت یتیم ہو گئی۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب لوگوں کے حال پر رحم فرمائے اور حضرت والا کی روح پرفتوح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تحریک۔ اسلم آبتوی

تائید۔ حسان الھند حضرت بیکل اتساہی

نوٹ: کل ہند بزم عزیزیہ امجدیہ کے صدر حسان الھند حضرت بیکل اتساہی کے حکم پر پورے ہندوستان میں پھیلی ہوئی بزم کی شاخوں کو بہت پہلے ہی جاری کر دیا گیا ہے کہ وہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کیلئے تعزیتی جلسے اور ایصال ثواب کریں۔

نور محمد شاہ۔ دھاروار ۹۲/۸۶ء

آہ ناخدائے کشتی اہل سنت

تاجدار اہلسنت شاہزادہ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء پیر طریقت حضور مولانا مولوی الحاج حضرت شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال پوری دنیائے سنیت کے لاکھوں انسان آج اپنے روحانی پیشوا کے رخصت دنیا سے ہم اپنا محسوس کرتے ہیں آج ہم یتیم ہو گئے ہیں۔ غم زدہ خطیب نور محمد شاہ

مدنی مسجد دھاروار

السراج قادری بمبئی

مجلس قرآن خوانی و ایصال ثواب

بمبئی: ۱۲ نومبر: دن گذر کر شب میں بعد نماز عشاء بمقام

مسجد کھڑک ڈونیا اسٹریٹ زیر صدارت علامہ سید شاہ حسن میاں صاحب برکاتی سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد قرآن عظیم ختم ہو کر نعت و منقبت خوانی ہوئی۔ بیرونی علمائے کرام نے علامہ مولانا قاری عبد السمیع صاحب قاضی شہر کانپور اور علامہ مولانا نسیم بستوی صاحب نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی۔ علامہ موصوف نے نہایت فاضلانہ اور بلیغ انداز میں حضور تاجدار اہلسنت عارف باللہ مفتیٔ اعظم ہند رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اُن کی ذات گرامی کے مختلف تابناک گوشوں پر روشنی ڈالی اور حاضرین مجلس سے اپیل کی کہ وہ حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی المولیٰ تعالیٰ کے اسوۂ حسنہ کو اپنے لئے سنگ میل و نشان منزل بنائیں۔ اور حضور کی دینی، ایمانی، روحانی، تعلیمات پر سچے دل سے عمل کریں

الیس۔ ایچ۔ قادری بمبئی

تعزیتی قرارداد منجانب انجمن عاشقان رسول قنوج

سیدی مرشدی حضرت مفتیٔ اعظم ہند الحاج شاہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے وصال المناک و دلوں کو تڑپا دینے والی خبر سنکر مورخہ ۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۲ نومبر ۸۱ء کو انجمن عاشقان رسول قنوج کا ہنگامی جلسہ منعقد ہوا جس میں عہدیداران و اراکین نے حضرت کے وصال کو سُنیت و اسلام کا عظیم نقصان بتایا اپنے تاثرات میں انھوں نے حضرت کی بے پناہ خدمت اسلام کی تعریف کی۔ جلسہ میں یہ بھی کہا گیا کہ حضرت کے وصال سے صرف اُن کا ہی خاندان ہی پسماندگان میں شامل نہیں ہے بلکہ دُنیائے سُنیت بھی پسماندگان میں شامل ہے اللہ تعالےٰ ہم سب پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اور حضرت کی قبر شریف پر ہمیشہ رحمتوں کی بارش ہوتی رہے جلسہ میں تلاوت کلام پاک کر کے حضرت کو ایصال ثواب کیا گیا۔ نذرانہ عقیدت پیش کرنے والوں میں انجمن کے اراکین کے علاوہ اور بھی لوگ جلسہ میں شامل تھے۔ اللہ تبارک تعالیٰ مسلک اعلےٰ حضرت کو تا قیامت قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

سوگواران سُنیت

عہدیداران و اراکین و مخلصین انجمن عاشقانِ رسول قنوج

اسباط حسین میر علی پور۔ گوپال گنج۔ بہار

۹۲/۹۶ء

قائد ملت :۔ سرمایۂ اہلسنت۔ مخدوم سُنیت۔ گرامی منزلت حضرت علامہ رحمانی میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی۔ سلام مسنون و تمنائے قدمبوسی! تاجدار اہلسنت شہزادہ مجدد ملت۔ آقائے نعمت حضور عارف باللہ سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی رحلت پر آج جس طرح دنیائے سُنیت میں کہرام اور صف ماتم بچھی ہوئی۔ وہ ہر سُنی کو احساس ہے کہ ہم سے ہمارے قائد۔

مربی، پیشوا، سردار اور ایک عاشق مصطفےٰ، نائب خیر الوریٰ۔ ملت کے ناخدا، مجدد ملت کے آنکھوں کا تارا، حضرت حجۃ الاسلام اور حضرت مفسر اعظم ہند اور حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ والرضوان کے سچے جانشین رخصت ہو گئے۔ جسنے امام اہلسنت کے مشن کو دنیا کے ہر ہر گوشہ میں پہونچایا وہ آج ہم سے رخصت ہو کر جدا ہو گئے۔ حضور مفتی اعظم ہند نوراللہ مرقدہٗ یادگار اسلاف اور ولی باکرامت تھے۔

اب اُن کی جدائی سے آپ کو جیسا صدمہ اور افسوس ہے آج ہر سُنّی بھی آپ کے مونس ہیں سب کی آنکھیں پُرنم اور اشکبار ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے درجات کو بلند سے بلند فرمائے۔ آمین　فقط والسلام

اسباط حسین صدر المدرسین مدرسہ قادریہ رضویہ میر علی پور۔ پرکھوا میل گوپال گنج۔ بہار

سکتی ضلع بلاسپور ایم پی

پیکر خلوص و گوہر اخلاق مظہر سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان

سلام و رحمت، مزاج ہمایوں! مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۸۱ء کی شب دواخانے میں بیٹھا ہندی کے مقامی اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا کہ حضور پیر مرشد تاجدار علماء اہلسنت، پیشوا ملت کے وصال کی خبر پڑھی قلب کو ایک دھچکا سا لگا۔ یقین نہیں ہوا! دو مرید یہاں اور تھے کسی کو یقین نہیں ہو رہا تھا۔ مگر چونکہ اخبار مذکور میں مُسلم یتیم خانہ رائے پور کا حوالہ دیا ہوا تھا مجبوراً یقین کرنا پڑا۔ مورخہ ۱۵ نومبر بروز اتوار صبح قرآن خوانی مسجد میں کرایا اور ڈیڑھ قرآن پڑھکر اپنے روحانی تاجدار کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کیا گیا۔ خاکسار حقیر سراپا تقصیر ایک صاحب کے ساتھ اگلے ماہ بریلی شریف حضور کی زیارت کرنے کی تیاری کر رہا تھا خاکسار ایک غریب ہے اور امارت سے جو نذرانہ ملتا ہے اسی پر گذر اوقات ہے لہٰذا رائے گڑھ والوں کو ۲۲ لوگ میں مرید کروایا تھا۔ وہی حضرت ایک طرف کا کرایہ دے رہے ہیں اور دوسری طرف کا کرایہ کچھ لوگوں سے کہکر بطور امداد حاضری کا ارادہ تھا۔ اور ابھی ہے آگے رب کا ئنات مسبب الاسباب ہے مگر اس اندوہناک خبر نے گویا ہلاک کر کے رکھدیا۔

فقط

سید اصغر علی رضوی مصطفوی غفرلہٗ خطیب جامع مسجد پوسٹ مقام تحصیل سکتی ضلع بلاسپور ایم پی۔

مصنفین توجہ فرمائیں

اسمٰعیل دہلوی کے پیر سید احمد رائے بریلوی کو اکثر حضرات بریلوی لکھتے ہیں جو سخت قسم کی بھول ہے یاد رہے سید احمد رائے بریلوی رائے بریلی ضلع میں مقام تکیہ کا رہنے والا تھا

زیر وزیر صفحہ ۲۹۲ / ۲۸۷ پر اسکو بریلوی لکھا گیا ہے قارئین تصحیح فرمالیں
سعید جیلانی

رہنمائے اہلسنت مفتی اعظم ہند

از مولانا سید محمد حسینی اشرفی رائے چوری مدرس دار العلوم امجدیہ ناگپور

اللہ تبارک و تعالیٰ نے کامل انسان کی زندگی یقین محکم کے سانچے میں ڈھالی ہے، اسے اپنی محبت کا رنگ عطا فرمایا جہد پیہم کی توانائی بخشی انسان کا پیکر خاکی کہ جو اپنی سرشت میں نیکی کا چشمہ اور بدی کی عمیق وادی چھپائے ہوئے اس وسیع و عریض کائنات میں اپنے اللہ کو پہچانتے ہوئے اپنے نفس کو مغلوب بنا کر روحانی توانائی کے ساتھ اپنے پاکیزہ کردار کی شعل لے کر سوئی ہوئی قوموں کو جگایا جن کی زندگی قرآنی احکام اور فرامین رسول کا نمونہ ہے ہمارے اکابر نے اللہ و رسول کی محبت اور اشاعت اسلام میں اپنی زندگی فنا کر دی ایسے لوگ اس کائنات میں آئے اپنی خدمات اور اشاعت اسلام سے عالم کو مسحور کر دیا جب دنیا سے گئے تو اپنا ثانی نہیں چھوڑا، ایسے فرزندان اسلام کے اسمائے گرامی ہمیشہ نمایاں اور ممتاز نظر آتے ہیں، تاریخ ایسے ہی فرزندان اسلام پر فخر کرتی ہے، اسلام کی پاکیزہ تعلیمات نے ایسی قوم پیدا کی ہے اور اس قوم کے بطن سے ایسے افراد ہمیشہ پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے پسندیدہ افعال اور بلند کردار کے جاوداں نقش تاریخ کے صفحات پر بنائے ہیں جب تک دنیا میں ایک شخص بھی حق گو اور انصاف پسند باقی رہیگا، یہ نقوش ابھر ابھر کر نظر آتے رہیں گے اور منکروں سے بھی اقرار کراتے رہیں گے۔ خداوند تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرماتا رہا، آخر نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر نبوت و رسالت کا دروازہ بند فرما دیا آپ کے بعد انسانوں کا تزکیۂ نفس و ہدایت کا کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی امت کے اولیاء کرام کے سپرد ہوا، اور تبلیغ و اصلاح اور شریعت کی حفاظت علمائے کرام کے ذمہ رہی یہی علمائے کرام حامل و محافظ شریعت و طریقت کہلائے ظلمت کدۂ عالم میں ہدایت کا چراغ روشن کرنا اور باطل پرستوں کو راہ ہدایت بتانا انہیں کے ذمہ رہا انہیں مقدس و پاکیزہ ہستیوں میں سے ایک منفرد ہستی موجودہ دور میں تاجدار اہلسنت شہزادہ اعلیحضرت علامہ مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ صورتاً اور سیرۃً اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت سیدنا

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاہزادے عمل و کردار میں اپنے والد معظم کے نمونہ تھے جس انسان میں روحانی طاقت موجود ہو وہی انسان اپنے دور کا عظیم انسان ہے نفس پر روحانی اوصاف کا غالب رہنا ایک نعمت خداوندی ہے کیونکہ روح جوہر لطیف علوی انسان کے باطن میں وہ مخلوق ہے جو صفات رحمانی سے متصف ہے چونکہ روح لطیف اور نورانی ہے جو پیدائشی مسلمان ہے اس کی توجہ عالم قدس سے ہے اور اس کی لذت علم و معرفت اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی ذات و صفات سے ہے اور نفس اس کے برعکس

اگر کوئی روح نفس کے ساتھ اختلاط جوڑ کیوجہ سے نفس کی محبت اور اس کے عشق میں گرفتار ہو کر اپنے سررشتہ کو گم کر دیتی ہے وہ اپنی قوت کھو دیتی ہے اور قلب ان دونوں کے درمیان منقلب رہتا ہے اگر روحانی احکام غالب ہوں تو نفس اور قلب اس کے تابع ہو جاتے ہیں، یہاں سے خیر و صلاح کا اظہار ہوتا ہے اگر نفس غالب آئے تو روح اور قلب اس کے تابع ہوتے ہیں اس سے شر و فساد ظاہر ہوتا ہے کتب عقائد میں مذکور ہے کہ ہر مکلّف پر فرض عین ہے کہ وہ اپنے نفس کو امارہ سے لوامہ پھر ملہمہ اور مطمئنہ بنائے نفس کو حیوانی اوصاف ذمیمہ سے ملکی اوصاف حمیدہ اور امارگی سے لوامگی اور مطمئنگی سے موصوف کریں۔ اس حقیقت کو سامنے رکھنے کے بعد مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے

کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کو جو روحانی طمانیت حاصل تھی وہ اس زمانے میں کسی اور عالم دین کو نصیب نہیں ہو سکی حضور مفتی اعظم ہند شریعت کی ایک چلتی پھرتی مثال تھے مفتی اعظم ہند کا شریعت و طریقت میں کیا مقام تھا ملاحظہ فرمایئے وسط ہند کی متبحر شخصیت حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ شیخ الحدیث و ناظم متولی دارالعلوم امجدیہ ناگپور ۱۹۵۳ء سے پہلے ابھی آپ کسی سے شرف بیعت سے مشرف نہیں ہوئے تھے کسی بھی سلسلہ میں وابستہ ہونے کیلئے بے چین تھے آخر کار ایکدن ہندوستان کی ایک مشہور شخصیت حضرت علامہ مولانا الشاہ الحاج مفتی عبدالرشید خاں صاحب علیہ الرحمہ بانی جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور سے دریافت فرمایا کہ حضور مرید ہونے کے لئے بے چین ہوں کس سے مرید ہونا چاہیئے؟ تو حضرت مفتی عبدالرشید خاں صاحب علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ مولانا اب کہاں ایسے پیر رہ گئے ہیں۔ جو شریعت و طریقت میں کامل ہوں سوائے مفتی اعظم ہند کے اس کے بعد ہی حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب مدظلہ العالی حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہو جاتے ہیں حضور مفتی اعظم ہند نے مزید یہ کرم فرمایا کہ خلافت سے بھی نوازا، حضرت مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ حضور مفتی اعظم ہند کے ارشد خلفا میں سے ہیں، زمانے کے مشہور خطیب حضرت سیدنا محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ حضور مفتی اعظم ہند کے ایک شرعی کئے ہوئے فیصلہ پر یہ کہہ کر دستخط فرماتے ہیں ھذا قول عالم

المطاع وما علینا الا الاتباع، آپ کی شخصیت موجودہ دور میں سب پر بھاری تھی بڑے بڑے صاحبان علم وفضل آپ سے ڈرتے تھے کہ کہیں حضور مفتی اعظم ہند ہماری گرفت نہ فرمائیں، شریعت کے خلاف کسی نے کوئی حیلہ بھی استعمال کیا ہے وہ اپنے وقت کا بحر العلوم اور مدقق ومحقق و یکہ علم وفضل ہی کیوں نہ ہو تو راً حضور مفتیٔ اعظم ہند ٹوکدیا کرتے تھے حضرت مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ جس طرف تشریف لے جاتے راستے میں عقیدت مند پروانے کی طرح دوڑتے اور مصافحہ اور دست بوسی کرتے، وہ عجیب پر رونق منظر ہوتا کہ جب حضرت کسی سواری پر تشریف لے جاتے عقیدت مند چاہے امیر ہو یا غریب حاکم ہو ماتحت سب کے سب عقیدت میں بچھے جاتے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی عادل شہنشاہ اپنی محبوب رعایا کے ساتھ چل رہا ہے حضور مفتیٔ اعظم کا ہر عمل شریعت کی مثال کہلاتا تھا حضرت مفتی اعظم ہند نے ہر معاملہ کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھا اور دینی و شرعی بصیرت کا ثبوت دیا یہ آپ کے معاصر علماء میں الا ماشاء اللہ کسی کو یہ مقام حاصل نہ تھا۔ حق گوئی اور حق پسندی میں آپ بے مثال تھے، بڑے بڑے علماء آپ کو شریعت کی تلوار کہا کرتے تھے۔ آپ دنیا پرستوں سے کوئی مصلحت یا کسی کی رو رعایت نہیں فرماتے تھے۔ حضرت مفتیٔ اعظم ہند سنی مسلمانوں کو متبع شریعت دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ کے اندر شریعت مصطفوی کی حفاظت واتباع کا اتقدر خیال تھا کہ جب آپ ۱۹۷۲ء میں دوبارہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جانے لگے تو اس وقت بھی آپ نے فوٹو نہیں کھنچوایا۔ دنیا میں صرف دو شخصیتیں ایسی گذری ہیں کہ جنھوں نے بغیر فوٹو کے حج کیا پہلی منفرد شخصیت میرے استاد مکرم جلالۃ المعظم حافظ ملت حضرت علامہ مولانا الشاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث مبارکپوری ہیں اور دوسری منفرد شخصیت حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ کی تھی حکومت ہند اور حکومت سعودی عربیہ نے صرف ان دو شخصیتوں کو بغیر فوٹو کے پاسپورٹ اور ویزا دیا ان دونوں حضرات نے عالمی ریکارڈ توڑ دیا ایک مصلح اور عامل شریعت کو ذاتی طور پر جن محاسن ومحامد اور فضائل ومناقب سے آراستہ ہونا چاہیئے مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ ان میں منفرد و یکتا تھے۔ خاص طور پر زہد و تقویٰ حزم واحتیاط کا پہلو اتنا نمایاں تھا کہ دیگر محاسن کو قطع نظر کر لیا جائے صرف اسی پر آپ ممتاز نظر آتے تھے۔ یہ مرد حق آگاہ زہد و تقویٰ وطہارت اور حزم واحتیاط کے کس بلند مقام پر فائز تھا اپنے تو اپنے غیروں کو بھی اس کا اعتراف تھا ۷۵ء و ۷۶ء کا امرجنسی کا دور اس وقت نس بندی کیوجہ سے پورا ملک لرز رہا تھا، ملک کا دانشور طبقہ جانتا ہے کہ قاری طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند اور دیگر وہابی دیوبندی علماء نے کس طرح احکام اسلام کے خلاف جائز کا فتویٰ دیا تھا ایسے نازک موقع پر اسلام کی لاج حضور مفتی اعظم ہند نے رکھی چنانچہ دہلی کا اخبار ہفت روزہ مستقیم مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء ص۸ کے آخر کالم میں لکھتا ہے۔ " اے ماتا سلامیہ تیری ہمدردی کے گیت تو بھی گاتے ہیں تیرے حقوق وحفاظت کی اہمیت تو

سمجھے جاتے ہیں، لیکن صرف الیکشن میں ووٹوں کے وقت اور قوم مسلم اتنی نادان پائے جس ثابت ہو رہی ہے کہ وہ خود اپنی اہمیت اور حیثیت نہیں سمجھ پاتی۔ عالم اسلام میں شہرت و نیک نامی رکھنے والا ایک گھرانہ اور جماعت بھی ہے جس نے بوقت امر جنسی اور نس بندی کے پر آشوب دور میں حق گوئی بیباکی اور نمائندگی کا حق ادا کیا اور اسلام کے اس قول کی لاج رکھ لی کہ مسلمان کبھی بھی حق بات کہنے اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے سے نہیں چوکتا۔ اور وہ ہستی ہے جناب مصطفےٰ رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند کی جنھوں نے بیبانگ دہل نس بندی کے خلاف فتویٰ صادر فرما کر حق گوئی کا ثبوت فراہم کیا

(اخبار مستقیم دہلی مورخہ ۲؍ دسمبر ۷۹ء)

حضرت مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نفس کی بدی اور شیطان کے شر سے محفوظ تھے، بلکہ نفس کی بدی شیطان کے شر سے بڑھ کر ہے۔ نفسانی خطرہ برائی پر ہٹے بغیر یکساں قائم رہتا ہے اور شیطانی خطرہ برائی پر قائم نہیں رہتا بلکہ متزلزل ہوتا ہے اسی وجہ سے ان سیاطین سے مجتنب اور متنفر رہنے کے اجماعی احکام ہیں جب تک نفس مسلمان نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی شخص سنی مسلمان نہیں ہو سکتا طریق آخرت کا چلنا نفس کی تہذیب اور اخلاق کی درستگی کے بغیر ممکن نہیں۔ حضرت مفتی اعظم ہند نفس کی تہذیب اور اخلاق کی درستگی کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے یہی مقام خدا کو پسند ہے اس کے برخلاف شیطان چاہتا ہے کہ مسلمان کو گمراہ کرے اور نفس و ہوی پر کھینچتا ہے، اسی نفس کو دیکھ کر تخلیق حضرت آدم علیہ السلام پر فرشتوں نے عرض کیا تھا قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء ترجمہ۔ بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے، اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ قال انی اعلم ما لا تعلمون ۝ فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔ دشمن اسی وقت ہلاک ہوتا ہے جب اس کی ضد میں بجائے شہد کے زہر استعمال کریں نفس کی امارگی سے نکل کر مطمئن ہوتا اسی وقت ممکن ہے اس کی مالوفات اور محبوبات اور اس کی ہوی کے خلاف چیزوں سے ماریں اسی لئے صوفیائے کرام نے ان لوگوں کو جو زہد کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو کر علم فقہ کے حصول کے بعد اس راہ پر چلنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے، اب حضرت مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو دیکھئے کہ علم فقہ کے اونچے مقام پر پہونچنے کے بعد زہد کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہو کر نفس کو مطمئنہ بنائے ہوئے تھے جس کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے وہ قرب و وصال باری سے مشرف ہو کر اس کے اوصاف سے آراستہ ہو کر ارکا ولی و محبوب ہو جاتا ہے چنانچہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب بندہ نوافل سے قرب حاصل کر لیتا ہے تو وہ میرا محبوب ہو جاتا ہے اور جب وہ محبوب ہو جاتا ہے تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں اس سے وہ سنتا ہے نظر ہو جاتا ہوں اس سے وہ

دیکھتا ہے ہاتھ ہو جاتا ہوں اس سے وہ پکڑتا ہے اسی
درجہ پر پہونچنے کے بعد جو حق الیقین درجہ ہے وہ ارتداد
وفسق کے خوف سے مامون ہو جاتا ہے الا ان اولیاء
اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۝ ترجمہ: سن لو
بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم حضرت اس
نفس مطمئنہ کے ساتھ رضا الٰہی کی دولت سے سرشار ہو کر
اپنے پروردگار کے وصال کی دولت سے ہمکنار ہو رہے
ہیں، حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت ۱۴؍
محرم الحرام ۱۴۰۲ھ بروز بدھ صبح ہی سے بگڑنی شروع
ہوئی تقریباً سات گھنٹے اس قدر شدید کھانسی رہی کہ حضرت
کی زندگی میں شاید ہی ایسی کھانسی رہی ہو جو دیکھنے والوں
سے دیکھی نہیں جاتی تھی۔ ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت مفتی اعظم
ہند مسلسل ۱۳۷۸ھ سے واقعۂ زہر خورانی کے بعد مختلف قسم کے
امراض کو برداشت فرما رہے ہیں۔ صرف زہر کے بعد زندہ
رہنا ہی تعجب خیز ہے ضعف ونقاہت انتہا کو پہونچ چکی
ہوئی تھی اب دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب
ہے دنیا سے رخصت ہونے کا ظاہری سبب شدید کھانسی
اٹھتی ہے اور پرانے شدید امراض الگ اس حالت میں
بھی حضور مفتی اعظم ہند اپنی طہارت، ستر اور نمازوں کا اور
شریعت کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں زندگی کی آخری مغرب
کی نماز بھی کھڑے ہو کر ادا فرماتے ہیں، انتہائی ضعف و
نقاہت کی وجہ سے آپ کے پاؤں مبارک کپکپا رہے ہیں
بلکہ مغرب کی نماز کے لئے وضو بھی بغیر کسی کی مدد کے فرمایا نماز
مغرب کے بعد استغراقی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، حضرت
مفتی اعظم ہند اس حالت میں کثرت سے کلمۂ طیبہ شریف اور
حسبنا اللہ ونعم الوکیل اللہ لا الہ الا ھو
الحی القیوم کی کثرت سے تلاوت فرما رہے ہیں۔ پھر
حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ جو جو بھی مجھ سے بیعت کی تمنا
رکھتا ہے میں نے ان کو داخل سلسلہ کیا پھر فرمایا کہ جمعہ
کی نماز ہم محلہ میں پڑھیں گے کپڑے بدل دو حاضرین انتہائی
حیرت میں ہیں کہ یہ رات کا وقت ہے اور یہ جمعرات کی
شب ہے بہر صورت حاضرین نے حضرت کا لباس تبدیل کر
دیا۔ وصال سے چند منٹ قبل حضرت مفتی اعظم نے آنکھیں
کھول کر ادھر ادھر سر شریف کو پھیر پھیر کر دیکھنا شروع
کر دیا، اب حضرت کی نگاہیں آس پاس موجود لوگوں
کو نہیں دیکھ رہی تھیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت
مفتی اعظم ہند کسی اور مخلوق کو ملاحظہ فرما رہے ہیں پھر
تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ "نہیں ہم بھی ساتھ چلیں گے نہیں
ہم بھی ساتھ چلیں گے، نہیں ہم بھی ساتھ چلیں گے، اس کے
بعد حضرت مفتی اعظم ہند کلمۂ طیبہ شریف پڑھتے ہوئے بدھ
اور جمعرات کی درمیانی شب یعنی ۱۴؍ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ
مطابق ۱۲؍ نومبر ۱۹۸۱ء ٹھیک ایک بجکر ۴۰ منٹ پر اپنے
محبوب حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون ۝
یقیناً حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے اس نفس مطمئنہ

سے اللہ راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔ احادیث میں آیا ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام خدا کے کسی محبوب و مقرب بندے کی جان نکالنے کے لئے تشریف لاتے ہیں تو نہایت حسین و خوبصورت شکل اختیار فرماتے ہیں اور اس بندے کی روح قبض فرماتے ہیں وہ تا حد نگاہ رحمت کے فرشتوں اور پاک روحوں کو دیکھتا ہے اور سکرات کی تکلیف بہت سہل کر دی جاتی ہے وہ نہایت شاداں و فرحاں اپنے معبود حقیقی سے جا ملتا ہے یہی کیفیت حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت لوگوں نے ملاحظہ کیا۔ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کا وصال کے بعد جمعہ کے دن ۱۰ بجے غسل کے وقت پیش آیا کہ غسل دینے والے حضرات نے حضرت کی تہبند شریف کو گھٹنہ سے اوپر ہٹا یا نی بہانا چاہا تو حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دو انگلیوں سے گھٹنے کے نیچے ہی سے تہبند کو پکڑ لیا۔ حضرت مفتی اعظم ہند کے وصال کی خبر پورے ملک اور ساری دنیا میں پھیل گئی ریڈیو اور اخبارات سے عوام نے سن لیا کہ چند لاکھ مسلمانوں نے نماز جنازہ پڑھی

اور اس سے دو گنے لوگ جگہ کی قلت کی وجہ سے محروم رہ گئے اور اتنے ہی لوگ چونکہ پہلے تدفین کا اعلان سنیچر کے دن کا کیا گیا تھا بعد میں گھر والوں کو خیال آیا کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جمعہ کی نماز ہم تو محلہ میں ادا کریں گے لہٰذا تدفین جمعہ کے دن عمل میں لائی گئی اس لئے سنیچر کے خیال سے جو لوگ نکل پڑے تھے اتنے ہی لوگ راستے میں تھے، بی بی سی لندن ریڈیو اور پاکستان ریڈیو اور دنیا کے اور ریڈیو خبر کی بنیاد پر بیس لاکھ سے زائد لوگ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین اور تعزیت اور تیجہ میں بریلی شریف حاضر ہوئے یہ ایک تاریخی جنازہ ہے دنیا میں اتنے لوگ کسی کے جنازہ اور تعزیت میں شریک نہیں ہوئے اور نہ اتنے مسلمان کسی مسلمان کی نماز جنازہ ادا کی۔ جنازہ لے چلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جنازہ شریف خود ہی کندھوں پر چل رہا ہے۔ تیجہ کے دن پہلے ہی سے بریلی شریف آس پاس کے علاقوں اور رام پور پیلی بھیت، شاہجہانپور وغیرہ میں چنے ختم ہو گئے گھر والوں کو بمشکل بیس روپیہ کلو کے حساب سے تھوڑے چنے مل گئے حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کا جسم اقدس وصال سے لے کر دفن تک بیحد نرم و نازک تھا دست مبارک اور پائے اقدس اور انگلیوں کو اخیر تک جس طرح جو چاہے پھیر سکتا تھا۔ وصال سے تدفین تک پیشانی اور ناک پر پسینہ کھیلتا رہا دفن کے لئے جب حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کو قبر

شریف میں اتارا گیا تو حضرت کا سر مبارک سیدھا ہی تھا مگر فوراً خود بخود چہرۂ مبارک قبلہ کی طرف مڑ گیا حضرت علامہ مولانا ریحان رضا خاں صاحب رحمانی میاں مدظلہ العالی نے لوگوں کے لئے زیارت کے واسطے سر انور کو سیدھا کیا جیسے ہی سیدھا کیا لوگ دیکھ رہے ہیں چہرۂ مبارک خود بخود قبلہ کی طرف مڑ گیا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ سر انور کو سیدھا کیجئے اب علامہ رحمانی میاں صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ اب میں سیدھا نہیں کروں گا اب آپ لوگ اسی حال میں زیارت کیجئے دو مرتبہ سیدھا کیا گیا مگر دونوں مرتبہ سر مبارک قبلہ کی طرف متوجہ ہو گیا یہ ہے حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی طمانینت۔ حضرت کی تعزیت میں لاکھوں افراد کے ساتھ ساتھ ہند کے ممبران پارلیمنٹ و اسمبلی اور وزراء کے علاوہ پاکستانی سفیر سمیت ۲۶ ایشیائی افریقی اور عرب ملکوں کے نمائندوں نے حضرت مفتی اعظم ہند کی رہائش گاہ پر جا کر تعزیت پیش کی۔ اور دنیا کے اکثر مسلم ممالک میں غم منایا گیا۔

میری التجا ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے کرم کی بارش کے چند چھینٹیں تمام مریدین و معتقدین و متوسلین کے ساتھ ساتھ اس حقیر پر برسیں ؎

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
الا حدیث یار کہ تکرار می کنیم

منقبت

اسرار نسیمی۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی رمپوری بریلی

گھٹا رنج والم کی دل پہ یہ سرتا کے چھائی ہے
خبر جب سے وصالِ مفتیٔ اعظم کی آئی ہے

وہ جس کو دیکھ کر غوث الوریٰ کی یاد آئی ہے
کچھ ایسی شکل نورانی مرے مرشد نے پائی ہے

در سرکار پہ جا کر لگی دل کی بجھائی ہے
جناب مفتیٔ اعظم کی جب بھی یاد آئی ہے

ہیں جن کا زہد و تقویٰ دیکھ کر حیراں ملائک بھی
انہیں کی ذات پر نازاں وجود پارسائی ہے

نمایاں جس سے آثار ولایت ہیں بحمد اللہ
جناب مفتی اعظم نے صورت ایسی پائی ہے

وہاں پر بارشِ انوار ہوتے میں نے دیکھی ہے
مرے مرشد کامل کی جہاں تشریف آئی ہے

ذرا تمثیل تو دو منکرو مجھ کو کوئی ایسی
کہ جس کے آخری دیدار کو ہر قوم آئی ہے

یہ اسرار حزیں ہے رضوی و مصطفوی و نوری
اسے ہے ناز قسمت پہ کہ نسبت ان سے پائی ہے

امسال بھی دارالعلوم منظر اسلام نے علماء و حفاظ و قاری حضرات کی ایک بارات سجائی ہے۔

دینِ اسلام کے نئے نئے وکلاء

جو علم و فضل سے آراستہ و پیراستہ ہو کر ملک و ملت کی خدمت کے لئے میدان میں نکلنے والے ہیں

ان کو دارالعلوم کی جانب سے اسناد پیش کیجائینگی

یہ روح پرور اور دلنواز منظر دیکھنے کے لئے

۱۲، ۱۳، ۱۴، مارچ ۱۹۸۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ۱۵، ۱۶، ۱۷، جمادی الاولی ۱۴۰۲ھ کی مبارک تاریخوں میں

اعلیحضرت کی گلیوں میں پہونچ جائیے۔ جہاں

ملک کے مشاہیر علماء و دانشوروں کے ہاتھوں طلباء کے سروں کو دستار سے مزین کیا جائے گا۔

ادارہ

تدفین و چہلم حضور مفتی اعظم ہند

عاشقوں اور پروانوں کے اژدھام میں چند خاموش شخصیتیں حقیقت کے آئینہ میں

حضرت پیرو مرشد آقائی و مولائی حضور سرکار مفتی اعظم ہند حضرت مصطفےٰ رضا خاں صاحب شاہزادۂ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال پرملال کے اندوہناک خبر قیامت اثر سن کر عاشقوں کے اژدھام کی آمد کے سمندر میں وہ منظر بھی دیکھنے میں آیا کہ آستانہ عالیہ حضرت سلطان الہند خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری کے کلید بردار خادم خاص اور حضور سرکار مفتی اعظم ہند علمائے اکابرین اہلسنت والجماعت سلسلہ عالیہ چشتیہ رضویہ قادریہ کے وکیل مکرمی جناب سید رضا علی رضوی صاحب مجاور خاص کلید بردار گدی نشین حضور سرکار غریب نواز رضوی منزل" اجمیر شریف جن کو خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔

آپ از خود بنفس نفیس روتے اور بلکتے آنسوؤں کی روانی کے ہمراہ یاد کرتے ہوئے دنیائے سنیت کے عظیم حادثہ کے موقعہ پر بریلی تشریف لاکر شریک ہوئے صدمہ سے نڈھال تھے۔ اور شدت غم کی تاب نہ رکھتے ہوئے بے قرار اور بدحال ہو چکے تھے کہ مجمع میں سے چند حضرات نے سہارا دیا اور سنبھالا۔ الغرض اس طوفان میں ان کی ہستی اپنے پیرو مرشد کے آخری دیدار کر رہی تھی۔ سید صاحب موصوف سے سوم کی فاتحہ وغیرہ میں شرکت کے بعد فقیر کی طویل ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو معلوم ہوا کہ بارگاہ غریب نواز اجمیر شریف میں برخوردار برادر جواد میاں سید ارشد علی رضوی صاحب خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند نے اعلان عام فرما کر اپنے گہرے رنج و غم و دکھ کا اظہار کیا اور مجاورین اور شاہزادگان آستانہ عالیہ اجمیر و مسلمانان اجمیر و زائرین اجمیر کی کثیر تعداد کے ہمراہ قرآن خوانی اور صلوٰۃ و سلام فاتحہ خوانی کرائی بعد ایصال ثواب لنگر بھی تقسیم کیا ہے۔

جناب سید رضا علی رضوی صاحب نے ان امور کی تکمیل کی ہدایات بوقت روانگی اجمیر شریف جناب سید ارشد علی صاحب رضوی و سید محمد ریحان رضا عرف رحمانی میاں و سید سراج

علی رضوی کو دیکر ہی بریلی شریف تشریف لائے تھے۔
اور ان جملہ امور کی تکمیل کی اطلاع سید صاحب کو بریلی شریف
میں معتمد حاضر باش زائرین سے موصول ہو چکی تھی۔

سید صاحب موصوف نے بتایا ان کے گھر میں اس
اندوہناک صدمہ سے صف ماتم بچھ گئی اور سید ارشد علی صاحب
رضوی وغیرہم کے جذبات میری روانگی کے وقت برانگیختہ
تھے اور وہ خود بھی حضرت کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے
بے قرار تھے کیونکہ بارگاہ عالیہ حضور سلطان الہند غریب نواز رح
میں حضرت قبلہ کی حیات پاک کی حاضریوں کے دوران کی مانند
فی الوقت وہاں ان امور کی ادائیگی کی قیادت کی اشد
ضرورت تھی۔ لہٰذا انہوں نے بارگاہ عالیہ اجمیر شریف میں
اپنے فرائض انجام دیئے اور دعا کی کہ مولیٰ تعالیٰ بطفیل حضور
مفتی اعظم ہند رح کے صدقہ میں ہم تمامی عالم کے سنیوں رضویوں
میں ہمیشہ ہمیشہ اتفاق و اتحاد رہے آمین اور ان بزرگوں
کے فیوض و برکات کا کرم ہم سب پر تا ابد تک جاری و
ساری رہے آمین اور شہزادگان اعلیٰ حضرت کے
چراغ مشن اعلیٰ حضرت کے علمبردار بن کر دنیائے سنیت
میں لہلہاتے اور جگمگاتے رہیں آمین اور ان کے مسلک
پر قائم و دائم رہ کر ایک لاثانی حیثیت کے حامل ہوں
آمین ثم آمین۔

جناب سید رضا علی رضوی صاحب موصوف
اجمیر شریف سے بریلی شریف کے لئے روانہ ہوتے وقت
آستانہ عالیہ حضور سرکار غریب نواز رح کے مزار پر انوار
شریف کے چڑھے ہوئے پھول اور ایک زرین نہایت
خوبصورت مخملی چادر شریف مزار پاک اعلیٰ حضرت رض اور
ایک مزار پاک شاہزادہ اعلیٰ حضرت رض کے مزار پر انوار شریف
پر پیش کرنے کے لئے اپنے ہمراہ لائے تھے۔ عطر کیوڑہ
گلاب و صندل وغیرہ بھی ہمراہ تھا جو کہ انہوں نے حضرت
کے مریدین عاشقان رسول کے ایک بہت بڑے ہجوم کے
ساتھ جس میں نمایاں شخصیتیں مندرجہ تھیں۔

حضرت علامہ ریحان رضا خاں صاحب رحمانی،
حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری حضرت
مولانا خالد علی خاں صاحب حضرت مولانا شاہد رضا خاں
صاحب پیلی بھیتی مولانا شاہ محمد رفیق رضوی صاحب دھنبادی
و علماء اکابرین اہلسنت والجماعت اور شاہزادگان اعلیٰ
حضرت نے اپنے سروں پر رکھ کر نہایت تزک و اہتمام کے
ساتھ مزارات پر انوار شریفین پر درودوں نعتوں و کلمات
اور نعروں و دعاؤں اور صلاۃ و سلام کے ساتھ پیش کیں
اور ایصال ثواب کیا گیا۔

بعد ایصال ثواب روضۂ انوار کے قرب میں ہی
حضرت مولانا ریحان رضا خاں صاحب رحمانی و حضرت علامہ
مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری جناب سید رضا علی رضوی
صاحب سے بے تابی اور آنسوؤں کی روانی کے ساتھ
بغلگیر ہوئے اور بے اختیار روئے اور حضرت ایک

دوسرے کو صبر کرنے کے لئے ہی فرماتے رہے۔ اور آن حضرات نے اپنے قدیم آبائی رشتہ وکالت دعاگوئی آستانہ عالیہ حضور غریب نواز رح کو بھی بدستور قائم و دائم رہنے و رکھنے کا ایک دوسرے کو یقین دلایا اور دعائیں کی گئیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان عظیم ہستیوں کی یہ نسبتیں تاقیامت مابانان اہلسنت والجماعت پر قائم و دائم رکھے آمین۔

برادران اہلسنت والجماعت خصوصاً رضوی حضرات اجمیر شریف میں حاضریوں کے موقعہ پر اپنے پیر و مرشد حضور مفتی اعظم ہند رح کے "تحریری ارشاد گرامی" کی ہدایتوں کے عین مطابق ان سے محبت اور عقیدت کے طریقۂ کار کے پیش نظر سید صاحب موصوف کو برابر یاد رکھ کر ان کی دعاؤں سے فیوض و برکات حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں حضرت کی تحریری ہدایات کی دستاویز سید صاحب کے پاس محفوظ ہیں۔ میری خواہش ہے کہ وہ حسب الحکم اپنے پیر طریقت کی عین خواہش کے مطابق اشاعت فرمائیں۔ مولیٰ تعالیٰ جناب سید رضا علی رضوی صاحب قادری چشتی رضوی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند رح "رضوی منزل" اندرون چھوٹا چوک اجمیر شریف کی عمر دراز فرمائے آمین۔

سید صاحب تے ہر دو موقعہ یعنی تدفین و چہلم و عرس رضوی کے موقعہ پر بھی اسی طرح شرکت فرمائی اور ہمیشہ بدستور عرس رضوی میں شرکت فرماتے رہے ہیں۔ برادران رضوی ان سے رجوع ہوں۔ اور انکی دعاؤں سے مستفیض ہوں اور انکی خدمت کریں۔ فقط •

خادم سید صاحب موصوف و خادمان شاہزادگان اعلیٰحضرت عبدالحسیب معروف انو میاں ستار ریوٹ ہاؤس بازار ساری مسجد بریلی شریف۔

غور فرمائیے

○ پانی کے برتن میں بغیر دُھلا ہاتھ نہ ڈالئے کیونکہ پھر وہ پانی وضو، غسل کے قابل نہیں رہتا۔ اس کو شریعت اسلامیہ کی روشنی ماء مستعمل کہتے ہیں۔

● طہارت نصف ایمان ہے۔

○ طہارت نماز کی کنجی ہے۔

● پاک رہنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے

○ اپنے بچوں کو کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے منع کیجئے۔ ان کو سمجھائیے کہ تم انسان ہو گدھے یا گھوڑے نہیں۔

● ناپاکی کی حالت میں موت آگئی تو سمجھ لو کہ سخت پریشانی ہوگی۔ موت کی تکلیف یوں ہی کیا کم ہے اس پر ناپاکی جلے پر نمک کا کام کرے گی۔

۴۸۶
۹۲

گلدستۂ خلوص

حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

محمد سعید الرحمٰن مصطفوی پورنوی مدرسہ گلشن بغداد قصبہ سکیت کوٹہ (راج)

پاک و ہند ہوں یا کہ مصر و شام بغداد و عدن　　ہوں حجازی یا عراقی یا کہ ہوں اہلِ یمن!

تجھ کو جو پاتے نہیں ہیں رونق بزم سخن　　خوں چکاں ہیں نوحہ خواں ہیں غمزدہ ہیں مردؔ زن

آج پھر اہلِ زمانہ کو ضرورت ہے تری

تیرے دم سے تھی شگفتہ باغ ملت کی کلی!

جانشینِ اعلیٰ حضرت داغ فرقت دے گئے　　پیشوائے اہلسنت داغ فرقت دے گئے

معدن جود و سخاوت داغ فرقت دے گئے　　آہ وہ پیر وطریقت داغ فرقت دے گئے

بجھ گیا افسوس اک روشن چراغ اسلام کا!

حامیٔ دیں اب کہاں پائینگے ہم اس نام کا!

ہر طرف شور فغاں ہے آج فرقت میں تری　　ہر بشر نالہ کناں ہے آج فرقت میں تری!

اشک کی بارش رواں ہے آج فرقت میں تری　　سوز غم سے دل تپاں ہے آج فرقت میں تری

نورسا مکھڑا دکھا دو غم کے ماروں کو حضور

بخش دو دیدار سے بیکے دلوں کو پھر سرور

آہ! نائب شہنشاہِ جہاں۔ جا تا رہا　　آہ! ملت کا نقیب و پاسباں جاتا رہا

شور برپا ہر طرف ہے مہرباں جاتا رہا　　قوم و ملت کا امیر کارواں جاتا رہا

پرچم اسلام دنیا میں وہ اونچا کر گیا

عظمتِ عصر کا رہبر امت پہ شیدا کر گیا

علم و عرفاں کا دیا تھے مفتی اعظم میرے — حامیٔ دین ہدیٰ تھے مفتی اعظم میرے
صاحب جود و سخا تھے مفتی اعظم میرے — رونق بزم صفا تھے مفتی اعظم میرے

سایۂ ریحاںؔ و اخترؔ با خدا ہم پر رہے
غوث اعظم کا کرم یارب سدا ہم پر رہے

آنکھ ہے پرنم تیرا دیدار کرنے کے لئے — دل ترستا ہے مرا گفتار کرنے کے لئے
آئیے آئیے پھر خوابیدار کرنے کے لئے — یعنی علم دین سے سرشار کرنے کے لئے

اے امیر کارواں اکبار پھر کردے کرم
اس غلام بے نوا کا اب تو رہ جائے بھرم

نائب شاہِ ہدیٰ تھے سرزمین ہند میں — رہبر شاہ و گدا تھے سرزمین ہند میں
دلبر احمد رضا تھے سرزمین ہند میں — پیکر صدق و صفا تھے سرزمین ہند میں

علم و حکمت کا خزینہ آج دنیا سے گئے
نائب شاہِ مدینہ آج دنیا سے گئے

دل مرا تو چور ہے صدموں سے یارو بیحساب — نجدیت پھر چھا رہی ہے آج دنیا میں جناب
مفتی اعظم کی ہستی تھی جہاں میں لاجواب — وہ نقیب سنیت تھے سنیت کے آفتاب

حال دل کس کو سنائے اب سعیدؔ بے نوا
جو سنا کرتا تھا وہ تو آج دنیا سے گیا

نماز پڑھیے

نماز دین کا ستون ہے

کم تولنا بہت بڑا گناہ ہے کم تولنے والے لوگ کھلے ہوئے چور اور گرہ کٹ سے زیادہ مجرم ہیں۔ ترازو خدا نے اس لیے بنانے کا ذہن دیا ہے تاکہ انصاف کے ساتھ لوگوں کو سامان فراہم ہو سکے۔

تعزیتی ٹیلی گرام

علم و فضل کا آفتاب سوداگران بریلی میں غروب ہو گیا

انگریزی سے ترجمہ:۔ جناب اشفاق حسین خانصاحب

پروفیسر حلیم ڈگری کالج کانپور

جدھر نگاہ اٹھی کھنچ کے آ گئی منزل
بڑا حسین ملا میر کارواں مجھ کو

مالیگاؤں

مولانا رحمانی میاں محلہ سوداگران

بریلی

"حضور مفتی اعظم ہند صاحب کے پر ملال انتقال پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہوں۔"

مفتی زین الدین۔ مالیگاؤں

ناگپور

مفتی اعظم

سوداگران۔ بریلی

"حضرت مفتی اعظم کے سانحۂ ارتحال پر غم کا اظہار کرتا ہوں۔ اور حضرت کے خاندان کیلئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہوں۔"

محمد اشرف ناگپور

الہ آباد

مولانا ریحان رضا صاحب

محلہ سوداگران۔ بریلی

"سانحہ ارتحال سے شدید دلی صدمہ پہونچا۔ اپنی قلبی پریشانی کی وجہ سے حاضر ہونے سے قاصر رہا۔"

شاہ عزیز

الہ آباد

کلکتہ

مولانا ریحان رضا خاں صاحب
محلہ سوداگران۔ بریلی

"انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ تمام اراکین و کنبے کو
میری دلی تعزیت پہنچا دیجئے عظم اللہ اجرکم"

ابوالبشر و اہل خانہ
کلکتہ

دھوراجی

مفتی اعظم ہند بریلی۔ یوپی

مفتی اعظم ہند مصطفےٰ رضا صاحب کے انتقال پُرملال
میں ہم غمزدہ خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

سنی مسلم جماعت
مدرسہ مسکینیہ میمن مومنی جماعت

ترچناپلی

ریحان رضا خاں
محلہ سوداگران۔ بریلی

"انتقال پُرملال کی تاریخ سے مطلع فرمایئے
اور دلی تعزیت قبول فرمایا۔"

کلیم ہزاروی۔ ترچناپلی

مالیگاؤں

مولانا رحمانی میاں
محلہ سوداگران۔ بریلی

"حضور مفتی اعظم ہند کے ارتحال پر دلی تعزیت
پیش کرتے ہیں۔"

رولنگ کمیٹی
دارالعلوم حنفیہ سنی۔ مالیگاؤں

خط۔ انگریزی سے ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چیئرمین انٹرنیشنل اسلامک کونسل جمعہ نومبر ۱۹۸۱ء

عزیز برادر۔

ہم لوگوں کو حضرت مفتی اعظم ہند کے انتقال پُرملال کی خبر سے شدید دلی صدمہ پہنچا۔ اور ان کے ارتحال پر تعزیت پیش کرتے حضرت کے انتقال سے ہندوستانی مسلمانوں اور عالم اسلام کو شدید نقصان ہوا ہے۔ ہم آپ کے غم میں برابر شریک ہیں۔ اور خدا سے دعاگو ہیں کہ وہ ہم سب کو اس عظیم سانحہ کو برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ ہم لوگوں کو حضور کو خوش آمدید کہنے اور میزبانی کرنے کا شرف اس وقت حاصل ہوا تھا جب سیوان میں ۱۹۶۲ء میں منعقد ہونے والی بہار اسٹیٹ سنی مسلم کانفرنس کی صدارت آپ نے فرمائی تھی۔

ہم غمزدہ خاندان کے لئے اپنی دلی تعزیت پیش کرتے ہیں

رنجیدہ دل و جذبات کے ساتھ آپکا۔ ڈاکٹر ایم ایس اختر

منقبت

شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان

پیش کردہ: محبوب رضا روشن القادری خادم دار الافتاء و ناظم تعلیمات دار العلوم المشرقیہ حمیدیہ قلعہ گھاٹ (دربھنگہ)

ہمارے پیشوا و مقتدا تھے مفتیٔ اعظم
شبیہ حضرت احمد رضا تھے مفتیٔ اعظم

تھا نوری نام نوری جسم نورانی بدن ان کا
مثال شمع بزم اصفیا تھے مفتیٔ اعظم

سراپا ذات اقدس آپ کی اک مشک عنبر تھی
دل خوشتر گلستان رضا تھے مفتیٔ اعظم

نہیں آتا نظر شب زندہ دار ایسا زمانے میں
یقیناً آفتاب اولیاء تھے مفتیٔ اعظم

یہی تھے زیب سجادہ بریلی آستانے کے
جہان معرفت کے رہنما تھے مفتیٔ اعظم

ادب کرتے تھے علماء عاشقان مصطفیٰ ان کے
کہ بیشک نائب خیر الوری تھے مفتیٔ اعظم

فقیہ اہل سنت عالم و مخدوم ملت تھے
امیر کاروان و اتقیاء تھے مفتیٔ اعظم

منور جن سے ہندوستان کا ہر گوشہ گوشہ تھا
وہ نور دیدۂ غوث الوری تھے مفتیٔ اعظم

تمہارے سر پہ روشنؔ پیر کی رحمت کا سایہ ہے
کہ روشن دل سراج الاولیاء تھے مفتیٔ اعظم

جاگنے کی ضرورت ہے

ابن عبد الوحید نعیمی

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

میں تاریخ کا ایک معمولی طالب علم ہوں بچپن ہی سے مجھے تاریخ اور سیرت وسوانح کا ذوق رہا ہے۔ اور اس میں مجھے یک گونہ لُطف ملتا رہا ہے زندگی کے نشیب فراز سمجھنے کا میرے خیال میں اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔ یہ صرف ایک فن ہی نہیں بلکہ مختلف ادوار کا ایک مرقع ہے جنہیں قوموں کے عروج وزوال انتشار وانحطاط کی پوری تصویر دیکھی جا سکتی ہے اور پوری داستان پڑھی جا سکتی ہے اور خفیف سا خفیف فرق محسوس کیا جا سکتا ہے اور سچ پوچھئے تو تاریخ تصویر حیات کا دوسرا نام ہے مذہبی ذمہ داری نے ایک مسلمان ہونے کے ناطے میرے اندر کبھی عصر حاضر کی مذہبی تحریکات کے جائزہ کا داعیہ پیدا کیا اور توفیق ایزدی نے اس فریضہ سے سبکدوش ہونیکی توفیق مرحمت فرمائی۔ اس دوران مجھے کئی تحریکات کو پڑھنے اور سمجھنے کا اتفاق ہوا۔ خصوصًا آجکل کی مشہور تحریک اسلامی جس کا سورج نصف النہار پر ہے۔ اور اپنی چمک دمک سے دوسری تحریکوں کو مات کئے ہوئے ہے۔ تقریبًا ہر جگہ اس کا دور دورہ ہے۔ اور دن بدن پھیلتی اور بڑھتی جا رہی ہے اور جگہ جگہ اس کی یونین ہے جن کے زیر اہتمام بانی تحریک ابوالاعلیٰ مودودی اور دیگر رفقاء ادارہ کی تالیفات کا ایک انبار وہاں کی لائبریری میں موجود رہتا ہے۔ مجھے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا ہے مطلوب صرف اپنے دردِ دل کا اظہار ہے۔ میرے رفیق نے مجھے سُنی بریلوی تحریک کے مطالعہ کا مشورہ دیا، اور بار بار کے تقاضہ سے میرے اندر ایک شوق سا پیدا کر دیا۔ "واقعی ممنون میں اُن کا یہ میرے اوپر احسان عظیم ہے" کچھ چند در چند کتابیں لا کر سامنے رکھ دیں۔ آخر کہاں تک ٹالتا۔ چار و ناچار مطالعہ شروع کیا۔ روز بروز دلچسپی بڑھتی گئی اب میری پیاس اور بڑھ چکی تھی انھیں کتابوں پر قناعت نہ کر سکا۔ ادھر ھل من مزید کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ ان عزیز محترم نے میری پیاس کا علاج کیا! اُن کا سارا ذخیرۂ کتب چند ہی دنوں میں چھان [illegible] چکا تھا۔ اب انھوں نے میری طلب دیکھی تو علماء بریلی کی بہت ساری کتابیں منگالیں جس میں کچھ کتابیں شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ المشائخ فخر الاماثل

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمت اللہ علیہ اور ان کے مرید خاص معمار قوم و ملت حضرت علامہ احمد یار خان نعیمی رحمت اللہ علیہ کی کتابیں شامل ہیں۔ یہ شیخ الاسلام والمسلمین کی سوانح کا بھی ایک نسخہ ہاتھ لگا۔ سب سے پہلے میں نے ان کی سوانح پڑھی جس کے لکھنے والا مولنا یسین اختر صاحب اعظمی ہیں۔ فاضل موصوف علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات میں میرے لئے ایک عجیب کشش پیدا ہو گئی اب مجھے ہوش و حواس ہی نہ تھا کہ میری دینی زندگی کی ناؤ کس طرف بہہ رہی ہے اور میں کس سمت سفر کر رہا ہوں۔

بڑھتے بڑھتے اس جذبہ نے عشق کی راہ پیدا کر لی اور میں ان کی تصنیفات کی سطر سطر عقیدت کی نگاہوں سے پڑھنے لگا۔ جہاں تک میرے استنتاج کا تعلق ہے اور جسے میں نے محسوس کیا ہے وہ یہ کہ آپ غیر معمولی شخصیت کے مالک تھے علمی پایہ بڑا ہی بلند تھا۔ اور صحیح بات تو یہ ہے کہ آپ کی تصنیفات میں دریا کا تلاطم اور پانی کی روانی ہے لکھنے پر آتے ہیں تو موضوع کا حق ادا کر دیتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت میں معانی کا ایک سیل رواں ہے جو ختم ہونے کو نہیں آتا۔ علمی دنیا کو ہمیشہ آپ پر فخر رہے گا۔ خدمت دین کے معاملے میں بھی آپ کی عجیب شان ہے۔ آپ دین کی عظمت رفتہ کی بحالی کیلئے زندگی بھر سرگرم عمل رہے اور دین و ملت کے لیے ایثار و قربانی خلوص و للہیت کی ایک مثال قائم کر دی۔ وقت کی تمام طاغوتی طاقتوں سے پنجہ آزمائی کی دین و مذہب کے خلاف ہر چیلنج کو قبول کیا۔ اور اس کے سامنے سد سکندری بن کر حائل ہو گئے، آپ کیا تھے؟ اللہ کی سونتی ہوئی تلوار اپنے رسول کے سچے عاشق اور وفادار اگر دین کو آپ کی ذات میں اس کی حرکت پر

پر مر مٹنے والا سرفروش نہ مل گیا ہوتا تو نہ جانے دین و ایمان کے لٹیرے قوم کا کس کے ہاتھ سودا کر چکے ہوتے آپ نے ان کے چہروں سے نقاب الٹ کر دین کی ایک نمایاں خدمت انجام دے دی۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ بد مذہبوں اور گمراہوں سے جنگ میں کٹا اور آپ احقاق حق اور ابطال باطل کے میدان میں انتہائی ثابت قدمی سے ڈٹے رہے اور اس کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء۔

میں جب آپ کی تاریخ کے اوراق پریشاں الٹتا ہوں تو مجھ پر ایک بیخودی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے عجیب وجد آفریں منظر سامنے آجاتا ہے۔ تھوڑی دیر کے لیے میں آپ کے خیالوں میں محو ہو جاتا ہوں، پھر جب یہ نشہ اترتا ہے۔ تو ایک چبھن شروع ہوتی ہے اپنے ضمیر سے سوال کرتا ہوں آخر یہ کیوں ہے کہ ان کی طرف سے بدگمانی پیدا کیجاتی ہے انھیں طرح طرح سے بدنام کیا جا رہا ہے اور ان کے خلاف نفرت و حقارت کی یہ فضا ہموار کی جا رہی ہے کیا یہی ایک مصلح کی خدمات کا صلہ ہے کیا یہی ایک مجدد کے تجدیدی کارناموں کی قدر و اعتراف ہے کیا یہی اللہ و رسول سے تعلق کا انجام ہے کیا دین کی قدروں پر مر مٹنے کا یہی ثمرہ ہے؟

ہاں ہاں! تجدید و اصلاح کی پوری تاریخ گواہ ہے۔ واقعات کا تسلسل بتلا رہا ہے کہ مصلحین امت کیساتھ ہمیشہ یہی سلوک کیا گیا۔ بندگان خدا کیساتھ یہی زیادتی روا رکھی گئی۔ " او کلما جاء کم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم و فریقا تقتلون،، آج اگر مولانا احمد رضا علیہ الرحمت والرضوان

کے ساتھ یہ داستان ظلم دہرائی جا رہی ہے تو کیا عجب ہے اس
کے رسول کو بھی اسی اصلاح کی خاطر گھر بار چھوڑنا پڑا
تھا۔ بال بچوں کو الوداع کہنا پڑا تھا۔ مکہ کے در و دیوار
پر حسرت بھری نگاہ ڈالنی پڑی تھی۔ گل است سعدی و در
نظر دشمناں خار است لیکن یہ نہیں سمجھ میں آتا کہ ان کے اپنوں نے
آخر انھیں کیوں نظر انداز کیا۔ ان کے ماننے والوں نے
ان کے ساتھ یہ دلخراش سلوک کیوں روا رکھا۔ کیا کسی
قوم نے اپنے محسن کو اس طرح ضائع کیا۔ کیا کسی انسانی
برادری نے اپنے ہیرو کے ساتھ اس طرز عمل کو استحسان
کی نظر سے دیکھا؟

میں ان کے ماننے والوں سے یہ عرض کرنے کی
جرأت کروں گا۔ تمہاری عزت کہاں مر گئی ہے کہ تم ان کی
مظلومیت کا تماشہ دیکھ رہے ہو اور جنبش نہیں ہوتی
ان پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ اور تمہیں دفاع
کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ منظم سازش کے تحت آپ کا
کفن تیار کیا جا رہا ہے اور تمہارے جسم پر جوں تک نہیں
رینگتی۔ آپ کی قبر کھودی جا رہی ہے۔ اور تم کھڑے
تماشہ دیکھ رہے ہو۔ دوسری طرف میں نے یہ محسوس
کیا کہ فقط آپ ہی نہیں آپ کی تحریک بھی دم توڑ
رہی ہے۔ اس کی موت و حیات کے لمحے جلد از جلد گذر
رہے ہیں لیکن ان کے ماننے والوں کا کم و بیش وہی
حال ہے جو کہ زوال پذیر قوم کا ہوا کرتا ہے جب الفانسو
کے زیر قیادت مسیحی ملکر اندلس کے مسلمانوں کی موت و
حیات کا فیصلہ کر رہے تھے۔ اس وقت بھی وہاں کے حکمراں
جوتیوں میں دال بانٹ رہے تھے خدارا آپ لوگ اپنے اوپر
رحم فرمائیے۔

میری صاف گوئی معاف! میں نے اب تک پڑھ کر
سُن کر، دیکھ کر یہ اندازہ لگایا ہے کہ ان سے وابستگی کا
دعویٰ رکھنے والے عموماً جاہ پسند، پست ہمت، مفاد
پرست، ناعاقبت اندیش، سُست، کاہل، جی چور
نااہل، ناکارے، اتحاد کی دولت سے محروم کم حوصلہ ہیں
ان میں اتنی بھی اہلیت نہیں کہ اسلاف کی میراث بھی
محفوظ رکھ سکیں۔ ان میں اتنی بھی جرأت نہیں کہ اپنے
بدن کی نجاست الگ کر سکیں۔ اور یہی ان کی تحریک کی
زوال پذیری کا راز ہے دنیا ان کو اور ان کی تحریک کو
ان کے ماننے والوں سے سمجھنے کی کوشش کرتی ہے اور جب
ماننے والوں پر نظر پڑتی ہے تو وہ اخلاق فاضلہ سے
یکسر خالی انسانیت کی اعلیٰ اقدار سے کوسوں دور
اپنے اسلاف کے جادۂ استقامت سے ہٹی ہوئی نظر
آتی ہے بس یہیں سے ان کے خلاف بدگمانی کی ابتداء
ہو جاتی ہے اس پر طرّہ یہ کہ ان کے حق میں پوری فضا مسموم
کر دی گئی ہے اور ان کے خلاف نفرت و حقارت کا
ماحول پیدا کر دیا گیا ہے اب آپ خود اندازہ لگائیے
کہ اس صورتحال میں صحیح نتیجہ تک پہونچنا کس قدر دشوار
ہے کون ہے جو تاریخ کا ایک طویل سفر طے کرے۔
اور حقائق کو سمجھنے کی کوشش کرے۔

دوسری چیز یہ کہ ان کے "ماننے والے" خواہ کسی
وجہ سے ہو، حقائق کا مقابلہ کرنے کے عادی نہیں وہی
مرغی کی ایک ٹانگ سوجھ بوجھ اور عقل و فکر سے خالی
جب میں دیکھتا ہوں کہ ان کو مٹانے کے لیے کس طرح
سے جال بچھائی جا رہی ہے۔ اور یہ دیکھتا ہوں کہ وہ کس
طرح خواب خرگوشی میں مبتلا اور حالات سے بے نیاز
ہیں تو شتر مرغ کی کہانی یاد آ جاتی ہے۔ جو آندھی طوفان
یا شکاری کو آتا دیکھ کر ریت میں سر چھپا لیتا ہے اور سمجھتا

ہے۔ نجات مل گئی۔ ذرا سوچیے کہیں شکاری کو دیکھ کر ریت میں سر چھپانے سے شکاری کا وجود باطل ٹھہر جائیگا۔

مسائل سے آنکھیں میچنے سے کہیں مسائل ختم ہو جائیں گے ظاہر ہے وہ آپ سے حل کے طالب ہیں۔ اگر جرأت ہے تو بڑھ کر انھیں حل کرنے کی جد وجہد کرو یہ کیسی بوالعجبی ہے کہ آپ ان کے وجود ہی کے منکر ہیں۔ میں ان کے ماننے والوں سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ اپنے ذہن و فکر کا پیمانہ بدلیں نظر میں وسعت پیدا کریں۔ حقائق کا مقابلہ کریں۔ حالات کو سمجھ کر ان سے نمٹنے کی کوشش کریں ورنہ وہ یاد رکھیں کہ نتیجہ کی دنیا میں اُن کے لئے ایک عظیم الشان صفر کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

سنبھلو کہ وہ زنداں گونج اٹھا، اٹھو کہ وہ بیٹھیں دیواریں جھپٹو کہ وہ قیدی چھوٹ گئے، دوڑو کہ وہ ٹوٹیں زنجیریں

مستقبل کا مورخ جب ان کی تاریخ لکھے گا۔ تو اُن کے حصہ میں آئیگا کہ:

ناداں قوم جس نے اپنا عقلی و فکری توازن کھو دیا تھا کاہل و سُست جو اپنے جسم کی نجاست بھی نہ دور کر سکی۔ اپنے اسلاف سے منحرف جس نے ان کے حقیر بھی بیچ کھائے نااہل و ناکارہ قوم جو باپ دادا کی کمائی بھی لٹیروں کے دست بُرد سے نہ بچا سکی۔ قرآنی حکم و مصالح سے نابلد جس کی تعلیم ہے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم جس کے نتیجہ میں اپنی ساری زندگی سر پھوڑتی رہی۔ اور اتفاق پر اختلاف اور اختلاف پر اتفاق کرتی رہی۔ اخوت و اتحاد کی برکات کی منکر جس کے طرز عمل نے واضح کر دیا ہو کر اینٹ سے اینٹ بج جائے، لیکن سینہ سے سینہ نہیں ملے گا۔ قومی وجود باطل قرار پا جائے لیکن اصلاح حال کی طرف دھیان نہیں جائے گا۔ قوم کی قوم اس کے عالموں اور پیروں کی شکم پروری کے بھینٹ چڑھ جائے لیکن اس کی حالت نہ بدلے گی۔ آج کیا ہو رہا ہے کس کی نظروں سے پوشیدہ نہیں، شاید مفکر اسلام ڈاکٹر اقبال نے انھیں کے لئے کہا تھا ؎

جن کو آتا نہیں دُنیا میں کوئی فن تم ہو
نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں وہ آسودہ خرمن تم ہو
بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن تم ہو

آج وہ اپنے گھروں کی چہار دیواریوں میں بیٹھے یہ سمجھ رہے ہیں کہ مولانا عبد المصطفیٰ احمد رضا کی تحریک پروان چڑھ رہی ہے موصوف کا نتیجہ فکر مقبول عام ہو رہا ہے ذرا گھر کی چہار دیواریوں سے نکل کر دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ حالات کیسے ہو چلے ہیں شاعر کی نوحہ گری شاید انھیں کے حال پر تھی ؎

وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آکے پڑا ہے
جس دین نے غیروں کے دل آکے ملائے
اس دین میں اب خود بھائی سے بھائی جدا ہے
جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اس دیں پہ ہر ذرہ ورا ہے

ان حالات سے واقعتاً ان کی روح کو صدمہ ہوگا اور کیونکر نہ ہوگا بھلا کون مالی اپنے چمنستان کو نذر آتش ہوتا دیکھ کر نہ رو پڑے گا۔ کون ماں اپنے گود کے بچّہ کو بلکتا دیکھ کر اپنا صبر و قرار نہ کھو دے گی۔ کون کسان اپنے مشقت کے ثمرات میں آگ لگی دیکھ کر اضطراب سے مچل نہ اُٹھے گا۔ لے کاش ان کی روحانیت کی تسکین کا سامان فراہم ہوتا کوئی

جیا!! غیور اٹھتا اور وقت کے ان فرعونیوں کے تار پود کو بکھیر دے۔ جنہوں نے ستم کے نئے نئے ڈھنگ ایجاد کئے ہیں۔ آخر یہ مایوس کن صورتحال اُن کے ماننے والوں کی غیرت کو کب تک اپیل نہیں کرے گی۔ ان کی آتش حمیت کب تک نہ بھڑکے گی۔ کیا اس سے سخت طوفان اور تیز آندھی آئیگی۔ تب وہ سمجھیں گے۔ کہ شمع انجمن کی حفاظت کرو ورنہ ہوا کے تیز جھونکے اسے بجھا دیں گے۔ کیا اس سے بھی زیادہ تباہ کن سیلاب آئے گا۔ تب انکو بند باندھنے کی فکر ہوگی آخر انھیں کیا ہوا ہے۔ کیا یہ مرنے ہی کے مشتاق ہیں کیا یہ مٹنے ہی کے خواہشمند ہیں۔

ایک دردِ دل ہے جسے بیان نہیں کر سکتا ایک اضطراب ہے جسے محسوس نہیں کرا سکتا۔ ایک سوزِ دروں ہے جسے دیکھا نہیں جا سکتا۔ تاہم اس کی آنچ میرے ان الفاظ میں ضرور محسوس کیجا سکتی ہے۔

میں وہ صور کہاں سے لاؤں۔ جسکی آواز لاکھوں دلوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کردے۔ میں اپنے ہاتھوں میں وہ قوت کیسے پیدا کروں کہ ان کی سینہ کوبی کے شور سے سرگشتگانِ خواب و موت بیدار ہو جائیں۔ آہ کہاں ہیں وہ آنکھیں جنکو دردِ ملت میں خونباری کا دعویٰ ہے۔؟ کہاں ہیں وہ دل جنکو زوالِ ملت کے زخموں پر ناز ہے۔ کہاں ہے وہ جگر جو آتش غیرت و حمیت کی سوزش کی لذت سے آشنا ہیں؟ اور پھر آہ کہاں ہیں اس برہم شدہ انجمن کے ماتم گسار اس برباد شدہ قافلہ کے نالہ ساز؟ اس صفِ ماتم کے فغاں سنج اور اس کشتی طوفان کے مایوس مسافر۔ جنکی موت و حیات کے آخری لمحے جلد جلد گذر رہے ہیں اور وہ بےخبر ہیں یا خاموش! روتے ہیں یا مایوسی سے چپ و راست نگراں مگر نہ ان کے ہاتھوں میں اضطراب ہے نہ پاؤں میں حرکت نہ ہمتوں میں اقدام نہ ارادوں میں عمل کا ولولہ، دشمن شہر کے دروازوں کو توڑ رہے ہیں اور اہلِ شہر رونے میں مصروف ہیں۔ ڈاکوؤں نے قفل توڑ دیے ہیں اور گھر والے سوتے ہیں

آہ! تمہاری غفلت سے بڑھ کر آج تک کوئی اچنبھے کی بات نہ ہوئی اور تمہاری نیند کی سنگین کے آگے پتھروں کے دل چھوٹ گئے میں کیا کروں اور کہاں جاؤں اور کس طرح تمہارے دلوں کے اندر اتر جاؤں؟ اور یہ کس طرح ہو کہ تمہاری روشیں پلٹ جائیں۔ اور تمہاری غفلت مر جائے یہ کیا ہوگیا کہ پاگلوں سے بھی بدتر ہو گئے ہو! اور کیوں تمہاری عقلوں پر ایسا چھا گیا ہے کہ سب کچھ کہتے ہو اور سمجھتے ہو پر نہ راست بازی کی راہ تمہارے آگے کھلتی ہے اور نہ احمقانہ روش کو چھوڑتے ہو۔

مراسلات و خبریں

مدارس عربیہ کا وفد ایجوکیشن سکریٹری سے ملا

مدارس عربیہ کی ٹیچرس ایسوسی ایشن کا ایک وفد زیر قیادت استاذ العلماء مولانا محمد دانش علی صاحب فریدی کار شیخ الحدیث جامعہ عربیہ احسن المدارس ایجوکیشن سکریٹری مسٹر ترپاٹھی صاحب سے ان کی فرمائش پر ملنے گیا۔

اراکین وفد میں مولانا افضال صاحب جنرل سکریٹری ایسو سی ایشن و جناب حسام الدین صاحب، جناب مولانا نعمان صاحب جناب ماسٹر لطیف عباس صاحب، مولانا صدیق صاحب وغیرہ تقریباً دس پندرہ افراد پر مشتمل جو مختلف حلقوں سے آئے ہوئے تھے۔

جناب سکریٹری صاحب نے نہایت ہمدردی سے عربی ٹیچروں کو درپیش مشکلات کو سنا اور وعدہ فرمایا کہ جلد از جلد ان کو حل کرنے کی کوشش کروں گا۔

مطالبات میں اسپیشل گرانٹ، سروس رول، امتحانات کا درجہ و مقام وغیرہ اہم تھے۔ جنکی دو ماہ کے اندر حل ہونے کی توقع ہے۔ (جناب حسام الدین صاحب سکریٹری)

سلگٹہ میں یادگارِ شہید اعظم

سلگٹہ کرناٹک میں ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ نومبر ۸۱ء بروز اتوار وی. جی. ٹی روڈ پر نوجوانانِ اہلسنت خواجہ کمیٹی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ یادگار شہید اعظم کے عنوان سے منایا گیا۔

جلسے کا آغاز جناب حافظ قاری شفیق احمد امام مسجد مارکیٹ میسور نے تلاوت قرآن پاک سے کیا اس کے بعد شاعر اسلام شہنشاہ ترنم حضرت مولانا قاری محمد لیاقت رضا صاحب قادری نے اپنا کلام بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور بارگاہ شہید اعظم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پیش کر کے کافی داد حاصل کی۔ بعدہٗ علامہ محبوب عالم صاحب رضوی القادری نے فلسفۂ شہادت پر پُر جوش تقریر فرمائی۔ باہر سے تشریف لانے والے معزز مہمان حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں رئیس میسور عالیجناب عبد المجید خاں صاحب ثریانی صدر مجلس فلاح ملت۔ عالی جناب عادل رشید صاحب رکن جامع مسجد میسور (کمیٹی میسور کرناٹک) عالیجناب سید فیض اللہ صاحب سکریٹری۔ فلاح ملت میسور۔ بشیر احمد صاحب میسور۔

میسور میں یادگار شہید اعظم

میسور میں ۹ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ جامع مسجد میں خطبہ کے ساڑھے نو بجے دوسرا پروگرام ۹ محرم الحرام

مطابق ۱۰ نومبر بمقام مسجد اعظم میں زیر اہتمام تنظیم اہلسنت والجماعت رجسٹرڈ میسور منائے گئے جس میں حضرت مولانا حافظ وقاری محمد لیاقت رضا صاحب قادری رضوی انصاری امام جامع مسجد میسور نے نعت و منقبت کے بعد فلسفۂ شہادت پر بصیرت افروز تقریریں کیں۔

پروگرام بہت ہی کامیاب رہا کثیر مقدار میں عاشقانِ رسول و شیدائیانِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرکت فرمائی جلسہ کا اختتام صلوٰۃ و سلام و دعا پر ہوا۔

فقط والسلام طالبِ دعا ۔ شفیق احمد

خطیب و امام مالائی میمن مسجد

سیورام پیٹ ۔ میسور (کرناٹک)

مخدومنا المحترم ذوالمجد والکرم دامت فیوضکم السلام علیکم

طالب خیر بخیر ہے۔

عرض یہ ہے کہ :-

۱۵ محرم الحرام ۹ بجے شب آل انڈیا ریڈیو سے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان کی وصال کی جانکاہ خبر سُن کر سینے سے دل نکل پڑا۔

مولیٰ تعالیٰ حضور کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور تمام متعلقین و معتقدین و مریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ محمد سلطان رضا قادری ابراہیمی

کاٹھمنڈو شاہی مسجد نیپال میں بزم ایصال ثواب

۱۶ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ بروز شنبہ بعد نماز مغرب شاہی جامع مسجد کاٹھمنڈو ملک نیپال میں برائے ایصال ثواب حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ ایک محفل درود خوانی منعقد ہوئی مجلس کے اختتام پر خطیب شاہی جامع مسجد جناب مولانا محمد سلطان رضا قادری ابراہیمی صاحب نے حاضرین کو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی شخصیت سے آشنا فرمایا۔ اور حضور کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ پھر صلوٰۃ و سلام کے بعد قل شریف پر مجلس کا اختتام ہُوا۔

تمام حاضرین نے حضرت کیلئے دعا مانگیں۔

اراکین شاہی جامع مسجد پنچ کیشمیری تکیہ

کاٹھمنڈو ۔ نیپال

آرزوئے مدینہ
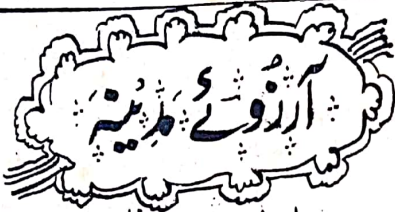
(مولانا اظہار احمد اعظمی)

در اقدس پہ ہم کو پھر بُلانا یا رسُول اللہ
ہمیں گلزارِ طیبہ پھر دکھانا یا رسُول اللہ

نہیں تابِ جُدائی دل پریشاں ہے مرے آقا
ہمیں پھر خواب میں صورت دکھانا یا رسُول اللہ

تصور ہی میں آجائے کہ دل کو کچھ قرار آئے
دلِ مضطر کو مل جائے ٹھکانا یا رسُول اللہ

سفینہ جا رہا ہے ہند کی جانب مرے آقا
مرا دل سوئے طیبہ ہے روانہ یا رسُول اللہ

بہت گُل پوش کانٹے راہ میں دامن پکڑتے ہیں
بہت دشوار سیدھی راہ جانا یا رسُول اللہ

بہت اب یاد آتے ہیں در و دیوارِ طیبہ کے
ترے در پردہ آنسو کا بہانا یا رسُول اللہ

مرے آقا قبا میں وہ کھجوروں کا حسیں منظر
نظر کو پھر وہ نظارہ دکھانا یا رسُول اللہ

جمال احمد کمال احمد کلکتہ

محترم و مکرم کرم فرمائے من! السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ عرض ہے کہ قبلہ اعلیٰ حضرت ہم لوگوں کے آقا و مولا و مرشد کے وصال پُر ملال کی اندوہناک المناک خبر ان ناچیز بدنصیبوں نے یہاں کے مقامی اخبار میں پڑھی دل کو ذرہ بھی یقین نہیں آیا۔ جا بجا دوڑ کر اس سانحۂ عظیم کی تصدیق بھی کر لی۔ کیا لکھوں بحید دلی صدمہ ہے جس کا ذکر خطوں میں لکھنا محال ہے۔ ناچیز کے بس کے باہر ہے۔

اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں ابھی کچھ عرصہ ہی قبل تو ہم لوگوں نے قدم بوسی کیلئے حاضری دی تھی۔ کیا معلوم کہ یہ اُن سے آخری دیدار تھی۔ بس یہی التجا ہے کہ دُعا فرمادیں کہ باری تعالیٰ ہم لوگوں کے دلوں میں صبر کی طاقت بخشے۔

بس آپ لوگوں سے یہی استدعا ہے ہم لوگوں کو اپنی دُعا میں یاد فرمائیں۔

جمال احمد و کمال احمد

دھام پور

۱۵ نومبر ۱۹۸۱ء کو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے لئے مدرسہ نوریہ میں ایصال ثواب کیا گیا۔ اور ایک جماعت شرکت کیلئے دھام پور سے پہنچی۔ جملہ اہل سنت نے اپنے پیشوا کو بصدق دل ایصال ثواب کیا گیا۔ فقط والسلام

ڈاکٹر تسلیم احمد نائب مہتمم
مدرسہ نوریہ دھام پور ضلع بجنور

علامہ قاضی شمس الدین صاحب کی وفات حسرت آیات دارالعلوم اہلسنت میں تعزیتی جلسہ

آہ! فقیہ اجل دورِ حاضرہ کے منطق و فلسفہ کے امام حضرت مولانا شمس الدین صاحب جعفری جونپوری علیہ الرحمۃ مصنف قانون شریعت یکم محرم الحرام ۱۴۰۲ھ کو داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے واصل بحق ہو گئے۔

(اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)

آج دنیائے سنیت ایک ایسی عظیم شخصیت سے محروم ہو گئی جو اپنی بے لوث دینی خدمات اور علم و تقوی میں ممتاز تھی۔ اس خبر کو سنتے ہی دارالعلوم اہلسنت میں ایک تعزیتی جلسہ زیر اہتمام مولانا سید محبوب اشرف صاحب کچھوچھوی منعقد ہوا جس میں دارالعلوم کے اراکین و مدرسین و طلباء و نیز شہر کے لوگوں نے شرکت کی اور قرآن خوانی و ایصال ثواب حضرت کی روح کو کیا گیا۔ خدائے غافر و نعیم علوی درجات اور اپنی بے کراں رحمتوں سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نیازمند سید محبوب اشرف کچھوچھوی
نائب مہتمم دارالعلوم اہلسنت جبلپور (ایم پی)

مکرمی جناب مولانا ریحان رضا خاں صاحب مدظلہ العالی

سلام مسنون! واضح ہو کہ قبلہ روحانی حضرت مفتی اعظم مصطفےٰ رضا خاں صاحب کے انتقال کی خبریں پڑھ کر مجھ کو بہت صدمہ ہوا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت قبلہ مفتی صاحب کا مجھ پر اور جماعت روحانی پر نہایت کرم رہا۔ اللہ پاک مرحوم مفتی صاحب کو جنت فردوس نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ آمین۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی وفات سے اہل سنت جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ خدا پاک اس کو پُر کرے۔ آمین۔

فقط احقر محمد اسلام فاروقی عفی عنہ،

جلسۂ تعزیت

بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۸۱ء کو مدرسہ عربیہ غوثیہ چک کھول ضلع بلیا کے زیر اہتمام جلسۂ تعزیت منعقد ہوا اور قرآن خوانی بھی ہوئی۔ جس میں علاقے کے کثیر مسلمان شریک ہو کر فقیہہ عصر تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند کا سایہ اٹھ جانے پر بے پناہ رنج و غم میں غرق ہو کر خراج عقیدت پیش کیا۔ حضرت حافظ و قاری نور الہدیٰ صاحب مدرس دار العلوم امجدیہ فیض الرسول بلیا نے اشعار میں حضرت کے فضائل و مناقب بیان کئے اور حضرت مولانا حافظ و قاری عبد المنان خانصاحب خطیب بڑی مسجد سلی گوڑی (بنگال) نے اپنے آقائے نعمت مرشد کامل کی سیرت و کرامت پر بصیرت افروز تقریر فرما کر اپنے دلی تاثرات کا اظہار کیا۔

محمد عثمان غنی قادری چھپراوی
خادم مدرسہ عربیہ غوثیہ چک کھول
پوسٹ بڑسری ۔ جاگیر ۔ ضلع بلیا (یوپی)

سنوسرا ۔ ضلع راجکوٹ

بخدمت اقدس حضرت قبلہ اختر رضا صاحب ازہری و حضرت قبلہ رحمانی میاں صاحب اور سب اہل خانہ خداوند قدوس آپ تمام کا سایہ خدا ہم پر دراز فرمائے۔ آمین

سلام مسنون! اخبار میں دیکھا حضور قبلہ و کعبہ مفتی اعظم ہند صاحب جنت الفردوس کی طرف تشریف لے گئے۔ سرکار کا سایہ سب سنیوں کے سر سے اور خصوصاً ہم سب مریدوں کے سر سے اٹھ گیا رب تعالیٰ نے اُن کے فیوض و برکات کو جیسے حیات میں جاری و ساری فرمائے تھے۔ ایسی ہی فیوض و برکات جاری ہیں۔ اور تا قیامت جاری رکھے۔ خدائے پاک آپ سب کو اور ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا سے اُن کے تشریف لیجانے سے سارے عالم میں اندھیرا چھا گیا۔ ہمکو اخبار کے ذریعہ سے خبر پہونچتے ہی ہمارے یہاں آج شنبہ کو مسجد میں زیارت رکھی گئی۔ صلوٰۃ سلام و دعا پر جلسہ ختم کیا۔ اُن کے فضائل مبارکہ یہاں بیان کئے گئے بطفیل اُن کے ہدیہ کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات فرمائے۔

شریک غم خادم مرید عبد القادر رضوی مصطفوی۔
۱۴ نومبر ۱۹۸۱ء شنبہ

مولانا اجمل کچھوچھوی۔

مخدوم گرامی۔ تحیات مسنونہ

رات اچانک حضرت کے وصال کی جانکاہ اطلاع پاکر

صدمہ سے دل پاش پاش ہوگیا۔ آہ اب سُنیت کا نگہدار نہ رہا۔ عشقِ حبیب علیہ التحیۃ والثناء کا روشن سورج غروب ہوگیا۔ ہر سو بس اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ دُنیائے اسلام آج یتیم ہے۔ اُمیدوں کا آخری سہارا بھی نہ رہا خداوند کریم حضرت کے ظل روحانیت سے تاابد فیضیاب رکھے اور وہ نوری فیضان سب کی نورانیت نے ایک عالم کو نور اخلاق وصداقت سے مامور فرمایا تھا ہمیشہ ہمیش جاری وساری رہے۔ ربّ کریم ہم سب کو صبر واستقامت عطا فرمائے اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے نقش قدم کو ذریعہ نجات وہدایت بنا کر ہمیں توفیق عمل سے مالامال فرمائے۔ آمین

والسلام۔ غمزدہ سید محمد اجمل

۱۳ نومبر ۸۱ء از بمبئی

ہادیٔ راہ دینِ متین حضور قبلہ رحمانی میاں صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آرزوئے قدمبوسی کے بعد ملتمس ہوں کہ حضور قبلۂ اعظم ہند۔ یعنی مفتیٔ اعظم عالم۔ نائب غوث الوریٰ قطب عالم۔ ولیٔ کامل۔ پیر بے نظیر۔ ابوالبرکات محی الدین جیلانی آلِ رحمٰن مولانا شاہ محمد عبدالمصطفیٰ رضا خاں صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی ذات پرنور کی دلخراش خبر وصال پاک ریڈیو پر سنی گئی اور دوسرے ہی روز جمعہ کو بعد نماز تمام مسلمانان چتوڑ کی جانب سے سوم کیا گیا۔ ختم قرآن پاک کلمۂ طیبہ کا دور وغیرہ کا ایصال ثواب کیا گیا۔ اور سرکار کی زندگی پاک کلمۂ طیبہ کا دور وغیرہ کا ایصال ثواب کیا گیا۔ اور سرکار کی زندگی پاک پر مختصر طور پر روشنی ڈالی گئی۔ تمامی مسلمانان چتوڑ کو بھی عالم اسلام کی طرح دلی قلق سرکار کی جدائی کا ہوا۔ موت العالِم موت العالَم کا احساس قلبی ہوا۔ مگر" ینقلبون من دارٍ الیٰ دارٍ" سے تسلّی وتشفی بھی دی گئی مگر آنکھوں کے ساتھ قلب کی آنکھ نے بھی اشک باری سے کوئی گریز نہ کیا آنکھوں نے عالم میں ایک اندھیرا محسوس کیا۔ خداوند کریم اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں میرے آقائے نعمت حضور مفتی اعظم صاحب قبلہ قدس سرہٗ کو جنت الفردوس کے مخصوص مقام رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

غلام ماسٹر عزیز محمد حامدی رضوی غفرلہٗ

چتوڑ گڈھ (راجستھان)

مدرسہ قادریہ اشرفیہ رضویہ نوریہ نلہٹی (مغربی بنگال) میں عرس اعلیٰ حضرت

۲۳ر دسمبر ۱۹۸۱ء مطابق ۲۵ر صفر ۱۴۰۲ھ بروز بدھ مدرسہ قادریہ اشرفیہ رضویہ نوریہ میں عرس اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اور چہلم حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ منایا گیا۔ مولانا محمد مستقیم صاحب رضوی نینگرامی مرشدآبادی کا پیش امام مسجد گوپاپور نلہٹی اور مولانا عبدالسلام صاحب رضوی مرشدآبادی پیش امام پرتاپپور ضلع بیربھوم نے سیرت اعلیٰ حضرت پر ولولہ انگیز اور بصیرت افروز تقریریں کیں۔ محمد نورالاسلام اشرفی

نائب سکریٹری مدرسہ قادریہ اشرفیہ رضویہ نوریہ نلہٹی قصبہ پاڑہ

ضلع بیربھوم۔ مغربی بنگال

بھوساول میں عرس وچہلم شریف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس مبارک اور تاجدار اہلسنت سرکار مفتی اعظم ہند کے چہلم کے سلسلے میں انجمن کی جانب سے مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء، جامع محلہ مسجد میں قرآن خوانی منعقد کی گئی۔ کثیر تعداد میں احباب ومعتقدین نے شرکت فرمائی۔

منجانب:۔ انجمن اہلسنت والجماعت دفتر جامع محلہ مسجد

بھوساول۔ ۲۵۲۰۱ (مہاراشٹر)

آہ حضور مفتیٔ اعظم ہند

حضرت خطیب اعظم ہند مدظلہ العالی سلام مسنون اسلام!

حسرت طرقین نیک مطلوب حضور آقائے اہلسنت جانشین اعلیٰحضرت سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کی خبر مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۱ء کو بذریعہ ریڈیو دہلی دلوں کا جو حال ہوا اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔"

کشیر کی آبادی میں ہر طرف صف ماتم بچھ گئی ہر زباں سے یہی صدا آہ مفتیٔ اعظم آہ مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ" جمعہ کو بعد فجر قرآن خوانی تعزیتی جلسہ مدرسہ رحمانیہ کے وسیع صحن میں منعقد ہوا علمائے کرام شعرائے عظام نے خراج عقیدت و محبت پیش کیا۔ جلسہ صلاۃ و سلام پر ختم ہوا۔ قبل کے بعد کئی ختم قرآن شریف اور مٹھائیوں کا ایصال ثواب کیا گیا۔

دعا ہے پروردگار عالم جب تک افلاک پر خورشید تاباں تابندہ درخشاں رہیں اس وقت تک تاجدار اہلسنت کی تربت پر تیرے رحم و کرم کی برسات ہوتی رہے آمین ثم آمین۔

ہم سبھی اہلسنت آپکے غم میں برابر کے شریک ہیں تشنۂ کرم سوگوار۔ ابن انوبی فقیر محمد حمید الرحمٰن قادری عفی عنہ

خانقاہ نوریہ رحمانیہ پوکھریرا شریف سیتامڑھی

غوث الوریٰ عربی کالج مخدوم سرائے علی گنج سیوان بہار

آہ! مفتیٔ اعظم ہند

میزان شریعت، فقیہہ اکبر، تاجدار اہلسنت شہزادہ اعلیٰحضرت آل رحمان شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں مفتی اعظم ہند بریلی شریف کے وصال پاک کی خبر ریڈیو، اخبارات سے سنتے اور دیکھتے ہی حضرت مولانا شبیہ القادری صاحب پوکھریروی نے مدرسہ کے تعلیمی سلسلہ کو تین روز تک منقطع کرتے اور مسلسل اساتذہ کی معیت میں قرآن خوانی کا سلسلہ جاری رکھنے کا حکم صادر فرما دیا۔ اس قرآن خوانی میں شہر کے سیکڑوں لوگوں نے بھی قرآن خوانی کی ہر نشست میں شرکت کرتے رہے اور تین روز کے بعد آج مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۸۱ء کو مدرسہ کے احاطہ میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا جس میں مدرسین اور سیکڑوں طلباء مدرسہ ہذا کے علاوہ شہر سیوان کے ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت فرمائی

المرسل۔ محمد عبدالباری غوثی متعلم درجہ مولوی اول مدرسہ ہذا۔ بتاریخ ۱۶ر نومبر ۱۹۸۱ء

از مکن پور شریف۔ تعزیت نامہ

مولانا المحترم السلام علیکم

قبلۂ ارباب نظر مرجع اصحاب بصر

حضرت علامۃ الحاج مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال پر ملال میرے اور پوری دنیائے سنیت کے لیے وجہ اندوہ الم اور سانحہ عظیم ہے۔

باری تعالیٰ ہم کو آپ کو اور تمام اعزہ کو صبر و سکون عطا فرمائے آمین۔

غلام سبطین مکن پوری

۱۸ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ بروز دوشنبہ

مفتیٔ اعظم ہند جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ

میرے پیر و مرشد میرے روحانی پیشوا حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا عرف جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی کے صاحبزادے اور اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے پوتے ہیں۔ آپ کی پیدائش ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء میں بریلی شہر میں ہوئی اپنے زمانے کے نامور عالم دین بنکر چمکے جن لوگوں نے حضرت کے جلوۂ جہاں آرا کو دیکھا ہے کہتے ہیں کہ ہم نے ہزاروں لاکھوں علماء میں جیلانی میاں کو سب سے نمایاں دیکھا۔ درود شریف بکثرت پڑھا کرتے تھے جب بھی کانپور تشریف لائے اور ماسٹر عقیل احمد مرحوم کے مکان پر قیام ہوتا۔ اکثر رات کے وقت محفل ذکر منعقد ہوتی اور بڑے والہانہ انداز میں ذکر شریف ہوتا تھا۔ اہلِ محفل پر ایک روحانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ افسوس کہ اب ہم اپنے روحانی پیشوا کی آواز نہیں سن پا رہے ہیں۔ لیکن ان کی روحانی توجہ آج بھی غلاموں کی رہنمائی کر رہی ہے۔ ۱۱ر صفر ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۲ر جون ۱۹۶۵ء کو اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی راہ لی۔

مولانا محمود قادری نے اپنی کتاب تذکرہ علمائے اہلِ سنت میں حضرت جیلانی میاں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پوکھریرا ضلع مظفرپور کا ایک پیدائشی گونگا آپ کی دعا سے زبان والا ہو گیا تھا۔ آپ کی اس روشن کرامت نے گاؤں کے بکثرت دیوبندیوں کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ تقریر میں سوز و گداز بہت تھا۔ آستانۂ رضویہ بریلی شریف میں اعلیٰحضرت کے قریب ہی آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ پاک و ہند کا بچہ بچہ آپکے نام سے واقف ہے آپ جسطرح جمالِ ظاہری میں باکمال تھے اسی طرح جمال باطنی میں بھی بے مثال تھے۔ آپ جید عالم دین اور ولی کامل تھے۔ آپ دورِ حاضرہ کے مجددِ برحق اعلیٰحضرت مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کے لختِ جگر و نورِ نظر تھے۔ آپ کی ذات عالی صفات کو آسمانِ معرفت کے ستاروں میں آفتاب نصف النہار کی حیثیت حاصل ہے۔ مولانا کے جمال و کمال کی ایک جھلک سطورِ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔ علم و فضل کا یہ چمکتا دمکتا آفتاب ربیع الاول ۱۲۹۲ھ کو سرزمین ہند پر نہایت آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوا اور عرصۂ دراز تک اپنی نورانی تابشوں اور عرفانی ضیا پاشیوں سے عالم اور اہلِ عالم کو جگمگاتا رہا۔ ۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ کو آپ نے وصال فرمایا۔

اس آفتاب ولایت و معرفت کا حسن و جمال شہرۂ آفاق تھا۔ آپ چمنستان شریعت کے خوش رنگ و خوشبودار پھول تھے۔ آپ جب کسی محفل میں تشریف لیجاتے تو محفل کی زینت کو چار چاند لگ جاتے۔ اہل محفل آپ کے حسین و جمیل اور نورانی چہرے کو دیکھ کر بہت مسرور و لطف اندوز ہوتے اور جب آپ زبان فیض ترجمان کھولتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں جنھیں عقیدت مند اپنے دامنوں میں سمیٹ رہے ہیں۔ گھنٹوں یہ سلسلہ جاری رہتا مگر لوگوں کی تشنگی نہ جاتی بلکہ یہی تمنا ہوتی کہ حضرت کچھ اور ارشاد فرمائیں۔

بہر حال آپ جہاں تشریف لے جاتے آپکے ظاہری و باطنی حسن و جمال کی دھوم مچ جاتی۔ اس میں شک نہیں کہ ایک طرف تو آپکے کلمات حسنہ تبلیغ کا حق ادا کرتے تو دوسری طرف آپ کا نورانی چہرہ حق و صداقت کی غمازی کرتا۔ بہت سے غیر مسلم آپکے حسن و جمال کو دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے اور جب آپ اپنے مخصوص انداز میں کلمات تبلیغی ادا فرماتے تو غیر مسلم بے اختیار ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوجانے کی تمنا ظاہر کرتے حضرت انھیں کلمہ پڑھا کر سلسلۂ عالیہ قادریہ میں داخل فرما لیتے اسی لئے بہت سے بے راہ رو آپکے بارونق چہرہ کو دیکھ کر نہ صرف یہ کہ راہِ راست پر آکر بامراد ہوگئے بلکہ اہل عالم کے لئے راست بازی اور دینداری میں مشعل راہ بن گئے۔ اس چہرۂ فیض و کرامت، کی جھلک جن حضرات پر پڑی ان میں محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب بانی و شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور (فیصل آباد) کا نام نامی اسم گرامی سر فہرست آتا ہے جنھوں نے دنیاوی تعلیم میٹرک تک پوری کرنے کے بعد پٹواری جیسے بدنام پیشے کے لئے بھی امتحان پاس کر لیا تھا مگر اس بدنام پیشے کو اختیار کرنے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کی ملاقات حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی سے کروادی اور محدث اعظم اور شیخ الحدیث کے بلند پایہ منصب پر فائز کر دیا۔

آج ہی ابھی توبہ کیجئے

- اگر آپ نے میلاد شریف کو حرام کہا ہے تو
- اگر آپ نے فاتحہ کو بدعت کہا ہے تو
- اگر آپ نے سلام پڑھنے کو حرام کہا ہے تو
- اگر آپ نے سلام پڑھنے کو نا جائز کہا ہے تو
- اگر آپ نے بزرگان دین کے مزارات پر جانے سے کسی کو روکا ہے تو۔
- اگر آپ نے بزرگوں کے مزارات مقدسہ پر چادر چڑھانے کو نا جائز کہا ہے تو۔
- اگر آپ نے شب برات کے حلوے کو نا جائز کہا ہے تو
- اگر آپ نے فاتحہ شدہ حلوے کو مثل خنزیر کہا ہے تو۔
- اگر آپ نے محرم کے کھچڑے کو حرام کہا ہے تو
- اگر آپ نے میلاد کو کنھیا کے جنم سے تشبیہ دینے والوں کو اپنا پیشوا سمجھ رکھا ہے تو

کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

تضمین اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ از مولانا اختر الحامدی ضیائی

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

جسکی عظمت پہ صدقے وقارِ حرم
جسکی زلفوں پہ قربان بہارِ حرم
نوشۂ بزم پروردگارِ حرم
شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

پڑگئی جسپر محشر میں بخشا گیا
دیکھا جس سمت ابرِ کرم چھا گیا
رخ جدھر ہو گیا زندگی پا گیا
جسطرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

دین دنیا دیئے مال اور زر دیا
حور و غلماں دیئے خلد و کوثر دیا
دامنِ مقصدِ زندگی بھر دیا
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ڈوبا سورج کسی نے بھی پھیرا نہیں
کوئی مثلِ یداللہ دیکھا نہیں
جس کی طاقت کا کوئی ٹھکانہ نہیں
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

جب ہوا ضو فگن دین دنیا کا چاند
آیا خلوت سے جلوت میں اسرا کا چاند
نکلا جسوقت مسعود بطحا کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

مرشدی شاہ احمد رضا خاں رضا
فیض یابِ کمالاتِ حسّاں رضا
ساتھ اختر بھی ہو زمزمہ خواں رضا
جبکہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام